☆

نوٹ

اس ناول کے تمام نام۔ مقام۔ کردار۔ واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لیے مصنف۔ پبلشر زقطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

☆

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہاکاڈو میں اپنے دوست رچرڈ کی دی ہوئی کوٹھی میں موجود تھا جبکہ رچرڈ کا با اعتماد آدمی رانسن عمران کے لئے ضروری اسلحہ لینے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن پھر اچانک رانسن کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اجنبی بھی تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس اجنبی کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان خوفناک حالات میں کوئی اجنبی اس طرح اچانک ان کے سروں پر پہنچ جائے گا۔

یہ بگ باس رچرڈ کے بیٹے اور ان کے اسسٹنٹ ڈیوڈ ہیں۔ رانسن نے شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر فوراً ہی اپنے ساتھ آنے والے اجنبی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے تعارف سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے تنے ہوئے اعصاب بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

آپ میں پرنس کون ہیں ڈیوڈ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

''میرا نام پرنس ہے۔'' رچرڈ نے تو کبھی تمہارے بارے میں مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ان کی زندگی میں مجھے سامنے آنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں صرف انہیں

اسسٹ کیا کرتا تھا'' ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

'' کیا مطلب کیا ہوا ہے رچرڈ کو کیا اس کے جہاز کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے''عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

'' جی نہیں انہیں پہلے اغوا کیا گیا اور اب سے تھوڑی دیر پہلے ان کی لاش ایک ویران جگہ سے ملی ہے۔ان پر بدترین تشدد کیا گیا ہے۔ان کے چہرے اور پورے جسم پر کوڑوں کے نشانات اور زخم ہیں۔ڈیڈی دل کے مریض تھے اس لئے شاید وہ یہ سفا کانہ تشدد برداشت نہ کر سکے اور ہلاک ہو گئے'' ڈیوڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر غم کے گہرے سائے تھے جبکہ ساتھ کھڑے ہوئے رانسن کا چہرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

کس نے اغواء کیا ہے۔اور کب اس نے تو مجھے فون پر کہا تھا کہ وہ فوری طور پر اپنے خصوصی طیارے سے باچان جا رہا ہے اور پھر وہاں سے وہ پہلی فلائٹ سے ایکریمیا چلا جائے گا عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

انہوں نے مجھے بھی یہی کہا تھا لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ ائیر پورٹ پر ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ میں نے ہاکاڈو کے تمام ہسپتالوں سے رابطے کئے لیکن کہیں سے بھی ان کی موجودگی کی اطلاع نہ ملی۔ ابھی ہم انہیں تلاش کر ہی رہے تھے کہ اچانک ان کی لاش ملنے کی اطلاع ملی۔چنانچہ ہم موقع پر پہنچے تو وہاں کی لاش موجود تھی۔ان کے پورے جسم اور چہرے پر کوڑوں کے زخم اور نشانات تھے۔پولیس ڈاکٹر نے انہیں چیک کیا اور کہا کہ ان کی موت ہارٹ اٹیک سے ہوئی ہے۔ویسے وہ دل کے بھی مریض تھے۔اس پر میں ان اپنے خصوصی ڈاکٹر کو بلایا۔اس نے بھی یہی رپورٹ دی کہ بے پناہ اور انتہائی سفا کانہ تشدد کی بنا پر ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔مجھے آپ کے بارے میں تو انہوں نے بتایا

تھا لیکن آپ کہاں تھے اس بارے میں مجھے معلوم نہ تھا۔ پھر رانسن نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر اس نے بتایا کہ آپ یہاں ہیں تو میں رانسن کے ساتھ یہاں آ گیا ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

میں مارکیٹ میں تھا کہ وہاں میں نے بگ باس کی لاش ملنے کے بارے میں سنا تو میں پریشان ہو گیا اور پھر میں نے بار میں رابطہ کیا تو چیف ڈیوڈ سے بات ہوئی۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا جس پر انہوں نے مجھے بار میں بلایا اور پھر ہم اکٹھے یہاں آ گئے رانسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اسے باقاعدہ ایئر پورٹ سے اغواء کیا گیا اور پھر اس پر تشدد کیا گیا اور اس تشدد کے نتیجے میں رچرڈ ہلاک ہو گیا۔ کچھ پتہ چلا کہ کس نے ایسا کیا ہے کوئی کلیو عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی افسوس کے تاثرات نمایاں تھے۔''

''جی ہاں اور اسی لئے میں آپ سے فوری ملنا چاہتا تھا۔ میرے آدمیوں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق یہ سارا کھیل ریڈ آرمی کے بغیر وردی والوں نے کیا۔ وہ ایئر پورٹ پہنچے۔ انہوں نے وہاں ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر ڈیڈی کی شراب میں بے ہوشی کی دوا ملوائی اور جب ڈیڈی بے ہوش ہو گئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ڈیڈی کے آدمی بتا کر انہیں ہسپتال لے جانے کا کہہ کر انہیں کار میں ڈال کر لے گئے۔ اس کار کا نمبر معلوم ہو گیا ہے اور پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کار ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے نام رجسٹرڈ ہے اور ان آدمیوں کے حلیوں سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ ان کا تعلق ریڈ آرمی سے ہے'' ڈیوڈ نے کہا۔

ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ میری اور رچرڈ کی فون کال بھی کیچ کر لی گئی اور اسے اس لئے اغوا کیا گیا کہ اس سے ہمارے بارے میں تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن رچرڈ نے بہادروں کی طرح جان دے دی لیکن انہیں اس رہائش گاہ کے بارے میں

کچھ نہیں بتایا ورنہ اب تک ریڈ آرمی یہاں ریڈ کر چکی ہوتی۔ڈیوڈ مجھے رچرڈ کی موت پر دلی افسوس ہوا ہے۔وہ میرا بہت طویل عرصے سے گہرا دوست تھا۔عمران نے کہا۔

مجھے معلوم ہے آپ نے جب پہلی بار انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا تو میں ان کے پاس موجود تھا اور پھر میرے پوچھنے پر انہوں نے مجھے آپ کے بارے میں تفصیل بتائی تھی۔ میں آپ سے اس لئے ملنا چاہتا تھا کہ اب ڈیڈی کے بعد میں بگ باس ہوں۔اور آپ ڈیڈی کے دوست ہیں اس لئے آپ میرے لئے بھی قابل احترام ہیں۔آپ قطعی بے فکر رہیں اور جو سہولیات آپ کو ڈیڈی نے دی ہیں میں اس سے بڑھ کر دوں گا ڈیوڈ نے کہا۔

''گڈ شو تم واقعی رچرڈ کے قابل فخر بیٹے ہو لیکن ایک بات بتا دوں کہ رچرڈ نے چونکہ زبان نہیں کھولی اس لئے کرنل جوش اب لازماً رچرڈ بار کے دوسرے آدمیوں کو ٹرائی کرے گا اور وہ انتہائی احمق آدمی ہے اس لئے تم نے محتاط رہنا ہے عمران نے کہا۔''

''آپ بے فکر رہیں میں ہر طرف سے نہ صرف محتاط رہوں گا بلکہ اب ریڈ آرمی کے ساتھ ہماری کھلی جنگ ہو گی، ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا''

''وہ سرکاری ادارہ ہے۔اس سے کھلی جنگ کرنے کی حماقت نہ کرنا ورنہ حکومت سے مقابلہ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔البتہ جن لوگوں نے رچرڈ پر تشدد کیا ہے یا کرایا ہے ان سے تم پرائیویٹ طور پر انتقام لے سکتے ہو اور میرا وعدہ کہ رچرڈ پر تشدد کئے جانے کا ان لوگوں سے پورا پورا بدلہ لیا جائے گا''عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔جیسے آپ کہیں، آپ بہر حال مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں''ڈیوڈ نے کہا

''بس تم نے ہوشیار اور محتاط رہنا ہے''عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران سے مصافحہ کر کے رانسن کے ساتھ واپس چلا گیا۔

''میں گیٹ بند کر آؤں'' رانسن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''رچرڈ کی بات اور تھی لیکن یہ ڈیوڈ ابھی ناتجربہ کار ہے۔ اس سے پوچھ گچھ ہوئی تو یہ اپنی زبان بند نہ رکھ سکے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دینی چاہیئے'' صفدر نے رانسن اور ڈیوڈ کے باہر جاتے ہی کہا۔

''ہاں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے لئے ٹھکانے کا رانسن کو بھی علم نہ ہو سکے۔ رانس میک اپ کا سامان اور لباس لے آیا ہو گا اس لئے ہم رانسن کو کسی کام کے لئے مارکیٹ دوبارہ بھجوا دیتے ہیں۔ اس کی غیر حاضری میں میک اپ اور لباس بدل کر ہم یہاں سے نکل جائیں گے'' عمران نے کہا۔

''لیکن لباس کی تفصیلات تو رانسن کو معلوم ہو گی'' جولیا نے کہا

''لباس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ہم علیحدہ علیحدہ دوبارہ بھی خرید سکتے ہیں۔ اصل بات ہمارے چہروں پر میک اپ کی تھی۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے رانسن واپس آیا تو اس نے بڑے بڑے کئی ڈبے اٹھائے ہوئے تھے۔''

''سر آپ کا سامان ان ڈبوں میں موجود ہے'' رانسن نے کہا

ٹھیک ہے اب تم ایسا کرو کہ اسلحہ مارکیٹ چلے جاؤ۔ میں تمہیں ایک لسٹ دے دیتا ہوں صرف چند خاص چیزیں لینی ہیں۔ وہ لے آؤ عمران نے کہا

''ٹھیک ہے سر'' رانسن نے جواب دیا تو عمران نے میز پر موجود ایک عام سے پیڈ کا کاغذ پیڈ سے علیحدہ کیا اور پھر اس پر تین چار چیزیں لکھ کر اس نے لسٹ رانسن کے ہاتھ میں دے دی۔

''رقم کا پرابلم تو نہیں ہے'' عمران نے پوچھا

''نو سر'' رانسن نے کہا تو عمران نے سر ہلایا تو رانسن لسٹ کو جیب میں ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''صفدر تم جا کر پھاٹک بند کر آؤ'' عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''سامان اٹھاؤ اور تیاری کرو'' عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے اپنے ناپ کے لباس لے کر مختلف کمروں کے ڈریسنگ رومز کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے بھی اپنے ناپ کا لباس لیا اور پھر اس نے بھی ملحقہ باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کر لیا۔ لباس تبدیل کر کے جب وہ باہر آیا تو صفدر لباس لے کر جا چکا تھا۔ عمران نے ماسک منگوائے تھے کیونکہ انہیں آسانی سے سیٹ بھی کیا جا سکتا تھا اور اتارا بھی جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک ماسک اپنے لئے منتخب کیا اور پھر اس نے اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ مطمئن ہو گیا تو ڈریسنگ روم گیا اور اس نے آئینے میں چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر واپس آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے۔ وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے پھر انہوں نے بھی ماسک میک اپ کر لیا۔

''اب ہمارے پرانے لباس اور یہ ڈبے وغیرہ سب اٹھا کر کچن میں لے جاؤ اور انہیں جلا کر راکھ کر دو ورنہ ان کی وجہ سے بھی ہم ٹریس ہو سکتے ہیں'' عمران نے کہا اور ٹائیگر اور تنویر نے لباس اور ڈبے وغیرہ اٹھائے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

''اب اس مارکو تھم ریز کا کیا ہو گا عمران صاحب اب رچرڈ تو ہلاک ہو چکا ہے'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں اب فوری طور پر اینٹی مارکو تھم ریز کی فراہمی تو ممکن نہیں ہے'' عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جس جارج کی ٹپ آپ نے رچرڈ کو دی تھی وہ اسے براہ راست یہاں نہیں بھجوا سکتا'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں یہ انتہائی مہنگی ریز ہیں اور ایکریمین دفاعی لیبارٹریوں سے اسے حاصل کرنا پڑتا ہے اس لئے سوائے اس کے کہ کوئی اس سے سر چڑھ جائے وہ اسے حاصل کرنے کے لئے پورا زور نہیں لگائے گا'' عمران نے کہا۔

''تو پھر ایسا کیوں نہ کریں کہ یہاں سے ہم باچان اور وہاں سے ہم ایکریمیا پہنچ جائیں ۔وہاں سے یہ اینٹی مار کوتھم ریز بھی حاصل کرلیں اور ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام بھی کرلیں'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں ہمارا مشن فی الحال اس واگ پر ڈولفن کے پریس سیکشن کے خلاف ہے اس لئے میں کسی اور چکر میں نہیں الجھنا چاہتا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ریڈ آرمی کے خلاف کھل کر کام کیا جائے کیونکہ اب کرنل جوشن بھی کھل کر مقابلے پر آگیا ہے۔ عمران نے کہا تو اسی لمحے ٹائیگر اور تنویر واپس آگئے ۔''

''باس، حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے'' ٹائیگر نے کہا۔

''او کے'' عمران نے کہا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے ۔

''یس انکوائری پلیز'' دوسری طرف سے آواز سنائی دی

''کسی اسٹیٹ ایجنسی کا نمبر دے دیں'' عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن ابھی آدھے نمبر ہی اس نے پریس کیے تھے کہ اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کیا ہوا'' صفدر نے حیران ہو کر پوچھا

''یہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ریڈ آرمی یہاں آسانی سے معلوم کر لے گی کہ ہم نے کسی اسٹیٹ ایجنسی سے کوئی رہائش گاہ حاصل کی ہے'' عمران نے کہا۔

''تو پھر'' جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''آتے ہوئے میں نے ایک کوٹھی کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ دیکھا تھا اور یہاں کوٹھیاں فرنشڈ حالت میں کرائے پر دی جاتی ہیں اس لئے وہاں لازماً فرنیچر وغیرہ بھی موجود ہوگا۔ فی الحال تو وہاں چلتے ہیں پھر آئندہ کے بارے میں سوچ لیا جائے گا'' عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ایک ایک کر کے کوٹھی سے نکلے۔ عمران سب سے آخر میں کوٹھی سے باہر آیا۔ اس نے ایک رقعہ لکھ کر رانسن کے لئے میز پر رکھ دیا تھا کہ انہیں اچانک پاکیشیا سے کال آ گئی ہے اس لئے وہ فوری طور پر واپس پاکیشیا جا رہے ہیں اور پھر وہ کوٹھی سے باہر نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی پر پہنچ گیا جس پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور بورڈ پر ایک اسٹیٹ ایجنسی کا نام اور فون نمبر بھی درج تھا۔ عمران کے ساتھی ادھر ادھر موجود تھے۔ کوٹھی کے پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی سے گزر کر عقب میں آ گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اچھل کر کوٹھی کی دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ ایک لمحے کے لئے دیوار پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ اندر اتر چکا تھا۔ عقبی طرف ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے کھول دیا تو اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اندر آ گئے۔

''دروازہ بند کر دو ٹائیگر'' عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

''لیں باس'' ٹائیگر نے کہا اور وہ دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر وہ اندر ایک سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

''ہاں اب بتاؤ کیا ہونا چاہئے'' عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب یہ بات تم ہم سے پوچھ رہے ہو'' جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہ خاموشی سے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ اب ہمارے سامنے دوصورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم خود اینٹی مارکو تھم ریز ایکریمیا سے حاصل کریں اور پھر جا کر اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے اسے تباہ کر دیں۔ دوسرا حل یہ ہے کہ ہم باچان حکومت کو کال کر کے اسے سارے حالات بتا دیں۔ پھر وہ انکوائری کر کے خود ہی ڈولفن کے اس پر لیس سیکشن کے خلاف کارروائی کریں اس لئے تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے''عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایکریمیا چلا جاتا ہوں اور وہاں سے اینٹی مارکو تھم ریز لے آتا ہوں''اچانک ٹائیگر نے کہا۔

''تمہارا مقصد ہے کہ ہمیں خود تمام کارروائی کرنی چاہئے۔ تمہاری رائے میں نے سن لی ہے لیکن یہ سیکرٹ سروس کا کیس ہے اس لئے سیکرٹ سروس کے ممبران اور ڈپٹی چیف کی رائے زیادہ اہمیت رکھتی ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرا تو اب بھی یہی خیال ہے کہ چیف کے سامنے یہ دونوں صورتیں رکھ دی جائیں۔ پھر وہ جیسے حکم دیں ویسے ہی کیا جائے لیکن تم کہتے ہو کہ فارن کال چیک ہو سکتی ہے''...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کرنل جوشن اب کھل کر مقابلے پر آ گیا ہے اس لئے اب ڈیفنس سیکرٹری والی دھمکی بھی کارگر نہیں رہی''...... عمران نے کہا

''کیا مطلب کیا یہ صرف دھمکی تھی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا

''ہاں یہ بات درست ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری مجھے جانتے ہیں لیکن میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ باچان میں کرنل جوشن کی جو حیثیت ہے وہ ڈیفنس سیکرٹری کو آسانی سے مطمئن کر سکتا ہے اس لئے یہ صرف دھمکی تھی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر تمہاری اس بات کا کیا مطلب تھا کہ باچان حکومت کو کال کر کے اسے بتایا جائے اور وہ کارروائی کرے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''باچان حکومت صرف ڈیفنس سیکرٹری پر ہی مشتمل نہیں ہے۔ وہاں پرائم منسٹر بھی ہوتا ہے اور وہ ڈیفنس سیکرٹری سے بھی زیادہ بااختیار ہوتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارے باچان کے پرائم منسٹر سے بھی تعلقات ہیں''...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو۔

''تعلقات کیا ہونے ہیں۔ میں اس کے ملٹری سیکرٹری کو کال کر کے ایک ہمدرد کے طور پر ساری بات کہہ دوں گا۔ ظاہر ہے اس کے بعد لازماً انکوائری ہوگی اور پھر یہ بات سامنے آجائے گی اور پھر اس کے بعد کارروائی لازمی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب اس طرح نامعلوم کالوں پر حکومتیں کارروائی نہیں کیا کرتیں۔ آپ چیف کو کہیں وہ بات کرلیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''پھر ہمیں یہ کوٹھی بھی چھوڑنی پڑ جائے گی''...... عمران نے کہا

''ہم ایک لحاظ سے تو ویسے ہی بے کار ہو کر رہ گئے ہیں مشن تو کسی صورت بھی فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے کیا حرج ہے۔ کال کرنے کے بعد ہم یہاں سے باچان چلے جائیں گے''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ بے کار ہونے کے الفاظ تم نے سیکرٹ سروس کے لئے استعمال کئے ہیں یا میرے لئے''...... عمران نے بھی مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

'' آپ اس وقت سیکرٹ سروس کے لیڈر ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں تو بے کار نہیں رہ سکتا۔ ٹائیگر جاؤ اور جا کر کہیں سے کوئی کار اڑا لاؤ تاکہ کم از کم صفدر ہمیں تو بے کار ہونے کا طعنہ نہ دے سکے''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''فضول مذاق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اور ہم اپنے پورے کیریئر میں پہلی بار مشن کے سلسلے میں بے بسی محسوس کر رہے ہیں۔ جو دونوں راستے تم نے بتائے ہیں وہ دونوں ہی طویل ہیں۔ ہمیں بہر حال فارن کال کا رسک لینا پڑے گا۔ میں کرتی ہوں چیف سے بات''...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا لے۔

''ایک منٹ رسیور مجھے دو۔ اگر فارن کال کا رسک لینا ہی ہے تو میرے ذہن میں ایک اور ٹپ موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سی ٹپ''...... جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور وہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''سر آپ لائن پر موجود ہیں''...... انکوائری آپریٹر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا تو آپریٹر نے ہاکاڈو سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن رابطہ نمبر کے بعد جب اس نے نمبر پریس کرنے شروع کیے تو جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ نمبر بہر حال چیف کے نہیں تھے۔

''یس داور بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور کی آواز سنائی دی۔

''بغیر سر کے آپ کیسے بول سکتے ہیں۔ مجھے تو سمجھا دیں عمران نے اپنی اصل

آواز میں کہا۔‘‘ ......

’’اوہ عمران تم جس طرح میں بغیر سر کے تمہاری آواز سن لیتا ہوں اس طرح بول بھی لیتا ہوں‘‘ ...... دوسری طرف سے سرداور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

’’یعنی لوگ سر کی وجہ سے عقلمند ہوتے ہیں لیکن آپ بغیر سر کے عقلمند ہیں‘‘ ...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’چلو ایسا ہی سمجھ لو‘‘ ...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’لیکن جو کچھ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کے لئے عقل کی انتہائی ضرورت ہے‘‘ ...... عمران نے کہا۔

’’اگر ایسی بات ہے تو تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے‘‘ ...... سرداور نے کہا اور عمران ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ سرداور نے واقعی بھر پور چوٹ کی تھی کہ عمران اس لئے پوچھ رہا ہے کہ اس کے پاس عقل نہیں ہے۔

’’آپ آج موڈ میں لگتے ہیں۔ بہر حال میں باچان سے آپ کو فون کر رہا ہوں اور اماں بی کا حکم ہے کہ پردیس میں کم سے کم خرچ کیا جائے اس لئے مجبوری ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک مشن کے سلسلے میں ہمارے سامنے ایک سائنسی رکاوٹ ایسی آ گئی ہے جس کا فوری طور پر کوئی حل سامنے نہیں آ رہا اس لئے سوچا کہ شاید آپ کوئی حل بتا دیں کیونکہ ماشاءاللہ آپ کے پاس دو دو سر ہیں‘‘ ...... عمران نے کہا۔

’’کیسی رکاوٹ‘‘ ...... سرداور نے اس کی دوسروں والی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہنستے ہوئے بات کی تھی اور اس ہنسی سے معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے ہیں اور پھر عمران نے جواب میں انہیں مارکو تھم ریز سے جزیرہ سیلڈ کرنے اور اینٹی مارکو تھم ریز کے ایکریمیا کے علاوہ اور کہیں سے دستیاب نہ ہونے کے بارے میں بتا دیا۔

''تم نے جو کچھ بتایا ہے۔اس سے تو واقعی یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو''...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب کیا اینٹی مارکوتھم ریز کے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہے۔ مارکوتھم ریز کے سرکٹ ختم کرنے کا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں پہلے تو واقعی نہیں تھا لیکن مارکوتھم ریز پر تو اب ریسرچ اس قدر آگے بڑھ چکی ہے کہ مجھے تمہاری بات سن کر حیرت ہو رہی ہے کہ تم اس ریسرچ سے واقف نہیں ہو حالانکہ تم ہمیشہ جدید ترین ریسرچ سے واقف رہتے ہو''...... سرداور نے کہا۔

''مجھے اپنی غلطی تسلیم ہے۔بہرحال بتائیں اور کیا طریقہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''ان ریز کا سرکٹ تو تلاش کر لو گے''...... سرداور نے پوچھا

''ہاں وہ جزیرے کی بیرونی سطح پر ہے اس لئے اسے آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس مرکز پر کاربن استعمال کرو۔کاربن مارکوتھم ریز کا سرکٹ توڑ دیتا ہے۔ کاربن سے تم میری مراد سمجھ رہے ہوں ناں''...... سرداور نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''آپ مذاق تو نہیں کر رہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں میں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں''...... سرداور نے جواب دیا۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو مارکوتھم ریز کے بارے میں تفصیلات کا علم ہی یہ ہے کہ ان پر کسی قسم کی کوئی چیز چاہے وہ مادے سے بنی ہوئی ہو،کوئی ریز ہو یا گیس اثر ہی نہیں کرتی اس لئے تو اسے ناقابل شکست سمجھا جاتا ہے۔اس پر کاربن کیسے اثر کر سکتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مارکوتھم پر جدید ترین تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کاربن میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ اس کا سرکٹ توڑ دیتے ہیں۔ سائنس دانوں کو ابھی یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ایسا کس طرح ہوتا ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہوا ہے۔ بہر حال تحقیق تو ہوتی رہے گی البتہ تمہارا کام یقیناً ہو جائے گا''...... سرداور نے کہا۔

''آپ نے یہ تحقیق کب پڑھی ہے''...... عمران کو شاید ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

''میں پرسوں ہی گریٹ لینڈ سے واپس آیا ہوں۔ وہاں ایک سائنس کانفرنس میں اسی پوائنٹ پر مقالہ پڑھا گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مقالہ پروفیسر مارکوتھم کے شاگرد پروفیسر فرازے نے پڑھا ہے۔ مارکوتھم ریز کی ایجاد میں اس پروفیسر فرازے کا بھی حصہ رہا ہے اور جو اینٹی مارکوتھم ریز بنائی گئی تھیں وہ بھی پروفیسر فرازے کی ہی ایجاد تھیں اور پروفیسر فرازے اس توڑ پر ہی مستقل ریسرچ کرتے رہے ہیں''...... سرداور نے کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے، آپ کا بے حد شکریہ۔ تفصیلی بات چیت پاکیشیا واپسی پر ہو گی۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اسے کہتے ہیں کہ بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم پہلے ہی سرداور سے بات کر لیتے تو ہمیں اتنا خراب تو نہ ہونا پڑتا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ سرداور کا مقصد شاید خالص کاربن سے ہے۔ لیکن یہ خالص کاربن کس طرح حاصل ہو گا''...... صفدر نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی سوال کر دیا۔

''کاربن دو طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہیرے سے یا کوئلے سے اور ہیرا

تو ظاہر ہے موجود نہیں ہے اس لئے کوئلہ استعمال ہو سکتا ہے۔ وہاں لکڑی جلا کر اس کا کوئلہ بنا کر اسے پیس لیں تو کاربن تیار ہو جائے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی ٹائیگر جو دروازے کے قریب کھڑا تھا یکلخت اچھل کر مڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''ناکام ہی سہی بہر حال ٹائیگر نے شاید کسی شکار کی بو سونگھ لی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا کہ ٹائیگر دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

''باس کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ ہمیں سائیڈ کوٹھی کی چھت پر پہنچنا ہو گا۔ میں نے چیک کر لیا ہے درمیان میں تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ آئیں جلدی کریں''...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو سب بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور پھر ٹائیگر کے پیچھے دوڑتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلے اور پھر ایک کمرے میں سے اوپر کی منزل پر جاتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل سے گزرتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچ گئے۔ واقعی سائیڈ کوٹھی کی چھت اور اس کوٹھی کی چھت کے درمیان صرف اڑھائی تین فٹ کا فاصلہ تھا۔

''جھک کر اور انتہائی احتیاط سے دوسری طرف کود و ورنہ کوٹھی میں موجود افراد چھت پر دھماکے سن کر باہر آ جائیں گے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر چھلانگ لگا دی اور دوسری کوٹھی کی چھت پر پہنچ گیا۔ وہ تیزی سے سائیڈ پر دوڑتا ہوا سیڑھی والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے سیڑھی والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور پھر وہ پنجوں کے بل سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے اس کوٹھی کے برآمدے میں پہنچ گئے۔

''کوٹھی خالی لگتی ہے۔شاید اس کے مکین کہیں گئے ہوئے ہیں''...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''باس سائیڈ دیوار میں دروازہ ہے اور دوسری طرف گلی ہے۔اس طرف نگرانی نہیں ہو رہی''...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ تیزی سے کوٹھی کی عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر سائیڈ دیوار کے قریب پہنچ گئے ۔وہاں واقعی ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔عمران نے دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔

''تم سب یہاں سے علیحدہ علیحدہ نکلو گے اور علیحدہ علیحدہ سٹی پارک میں پہنچو گے ۔ٹائیگر تم سب سے آخر میں آؤ گے۔ دروازہ اندر سے لاک کر کے دیوار کود کر آؤ گے''...... عمران نے پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں اور ٹائیگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور جولیا باہر نکل کر اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی ۔اس کے بعد صفدر اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب باہر نکلے۔ان میں کوئی تو دائیں طرف سڑک کی طرف بڑھ گیا اور کوئی بائیں طرف عقبی سڑک کی طرف ۔اندر عمران اور ٹائیگر دونوں رہ گئے تھے ۔عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑ کر دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مسکراتا ہوا دروازے سے باہر آ گیا۔پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سامنے والی سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن گلی کے کونے میں جا کر وہ رک گیا۔اسی لمحے اسے اپنے عقب میں ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو عمران نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔سڑک کراس کر کے وہ دوسری سائیڈ پر آیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا اس کوٹھی کے سامنے سے گزرنے لگا جس کوٹھی کی دیوار پر ابھی تک کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور پھاٹک کو تالا لگا ہوا تھا۔عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ اس کالونی کا رہائشی ہو اور ویسے ہی ٹہلنے

کے لئے باہر آیا ہو۔ ابھی وہ اس کرائے کے لئے خالی ہے، کوٹھی کے سامنے پہنچا ہی تھا کہ اس نے ایک سفید رنگ کی کار کو تیزی سے آ کر اس کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے رکتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے سائیڈ گلی سے دو جاپانی تیزی سے سڑک پر آئے اور دوڑتے ہوئے اس کار کے قریب پہنچ گئے۔ کار میں سے ایک جاپانی باہر نکل آیا تھا۔ عمران انہیں سرسری انداز میں دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا البتہ اس کی تیز نظریں اردگرد کا بھی جائزہ لے رہی تھیں لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی موجود نہ تھا جبکہ کار کے قریب آنے والے دونوں جاپانی اب تیزی سے مڑ کر واپس گلی میں چلے گئے اور کار سے نکلنے والا جاپانی دوبارہ کار میں بیٹھ گیا تھا اور پھر دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر وہ سڑک کراس کرتی ہوئی اسی سائیڈ پر آ گئی جہاں عمران چل رہا تھا اور پھر عمران سے پہلے کار رک گئی لیکن عمران نے اپنے قدم نہ روکے اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد ایک کافی بڑی زیبائشی پہاڑی سی بنی ہوئی تھی جس پر بلندی سے پانی نیچے بہہ رہا تھا۔ عمران اس پہاڑی کی عقبی سائیڈ میں چلا گیا اور پھر وہ اس پہاڑی کو کراس کر کے دوبارہ سائیڈ پر موجود ایک بڑے سے زیبائشی گملے کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس پہاڑی کو دیکھ رہا ہو لیکن اس کی تیز نظریں دراصل اس کار پر جمی ہوئی تھیں۔ کار پر ایک نمبر پلیٹ موجود تھی اور اس نمبر پلیٹ پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ نشان واضح نہ تھا یوں لگتا تھا جیسے دو قدیم دور کی بندوقیں ایک دوسرے کو کراس کرتی ہوئی بنائی گئی ہوں۔ کار میں سے وہی جاپانی باہر نکل کر کھڑا ہو گیا تھا جو اس سے پہلے پھاٹک کے سامنے کار میں سے نکلا تھا۔ عمران کی نظریں اس جاپانی پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اسے پہچانتا ہو لیکن اس کے لاشعور میں تو اس کا چہرہ موجود تھا لیکن شعور میں نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہی دو آدمی دوڑتے ہوئے گلی سے نکلے اور سڑک کراس کرتے ہوئے اس کار کی

طرف آنے لگے تو عمران ذرا سائیڈ میں ہو گیا تا کہ ان کی نظریں اس پر نہ پڑیں۔

''باس کوٹھی تو خالی ہے''...... ان میں سے ایک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

''خالی ہے کیا مطلب تم نے خود کہا ہے کہ یہاں سے پاکیشیا کال کی گئی ہے تو کیا جن بھوتوں نے کال کی ہے''...... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس ہم کال کے درمیان یہاں پہنچے تھے اور کال کے آخری الفاظ میں نے یہیں آ کر ٹیپ کیے تھے اور اسی بنا پر آپ کو اطلاع دی تھی اس کے بعد ہم سامنے، سائیڈ اور عقب سے کوٹھی کی نگرانی کرتے رہے لیکن اب ڈی ایم سے چیک کیا ہے تو کوٹھی خالی پڑی ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔ عمران کی چونکہ پوری توجہ ان کی طرف تھی اس لئے ان کی آوازیں اس کے کانوں تک بہر حال پہنچ رہی تھیں۔

''وہ نیچے تہہ خانے میں نہ ہوں۔ تم عقب سے اندر کود و اور پوری کوٹھی چیک کرو''...... باس نے کہا۔

''یس باس''...... ان دونوں نے جواب دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس سڑک کراس کر کے اس گلی میں غائب ہو گئے۔ وہ باس وہاں کچھ دیر کھڑا رہا اور پھر وہ بھی تیزی سے چلتا ہوا سڑک کراس کر کے اس گلی میں چلا گیا تو عمران اس زیبائشی پہاڑی کے عقب سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران کار کے قریب سے گزرا تو اسے سائیڈ فرنٹ سیٹ پر ایک ڈائری پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس پر نہ صرف وہی مونوگرام بنا ہوا تھا جو کار کی نمبر پلیٹ پر تھا بلکہ اس کے نیچے الفاظ بھی پرنٹ تھے اور پھر جیسے ہی عمران کی نظریں ان الفاظ پر پڑیں اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور پھر کار والے باچانی کو وہ پہچان گیا تھا۔ ڈائری پر موجود الفاظ کے مطابق یہ ڈائری ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کی تھی اور عمران جانتا تھا کہ ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کا چیف میجر اوساکا ہے جو پہلے باچان کی ملٹری انٹیلی جنس کا انتہائی فعال اور سرگرم ایجنٹ تھا۔ عمران اب تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا

چلا جا رہا تھا اور پھر کچھ آگے جا کر وہ ایک سائیڈ گلی میں گھوم گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور سڑک پر پہنچ گیا۔ ذرا سا آگے بڑھتے ہی اسے ایک بس مل گئی۔ وہ بس میں سوار ہو گیا اور پھر وہ سٹی پارک کے سامنے بس سے اترا اور اطمینان سے چلتا ہوا پارک میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ ادھر ادھر گھومتے ہوئے دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا پارک کے درمیان بنے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے ہال میں اچھا خاصا رش تھا۔ ایک سائیڈ پر باقاعدہ ایک چھوٹا سا گیم کلب بنا ہوا تھا جس میں جوئے کی مشینیں موجود تھیں اور مختلف قومیتوں کے لوگ وہاں بڑے زور شور سے ان مشینوں کے ذریعے مختلف انداز میں جواء کھیلنے میں مصروف تھے۔ عمران کو اس وقت رقم کی اشد ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تو رچرڈ کی کوٹھی کے سیف میں موجود بہت سی رقم اٹھا لیتا لیکن اس نے اسے مناسب نہ سمجھا تھا۔ البتہ تھوڑی سی رقم اس نے ہنگامی صورت حال کے تحت جیب میں رکھ لی تھی وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں رقم دے کر مشینوں میں استعمال کے لئے ٹوکن دیئے جاتے تھے۔ عمران نے ایک بڑا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر دیا اور ٹوکن لے کر وہ مڑا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ واپس کاؤنٹر پر پہنچا تو اس نے کاؤنٹر پر سرخ رنگوں کے سکوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر لگا دیا

''اوہ اوہ آپ نے تو آج کلب کا دیوالیہ کر دیا جناب۔ بہر حال مبارک ہو''...... کاؤنٹر مین نے ٹوکن سمیٹتے ہوئے کہا۔

''میں تفریح کے لئے چند لمحے گزارتا ہوں ورنہ تم مکلب فروخت کر کے بھی رقم ادا نہ کر سکتے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں جناب اس لئے درخواست ہے کہ''...... کاؤنٹر مین نے دراز سے بڑے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے تمہاری درخواست بے فکر رہیں تمہاری درخواست سمجھو منظور ہو

گئی''...... عمران نے اس کو ٹوکتے ہوئے کہا اور گڈیاں جیب میں ڈال لیں۔

''بے حد شکریہ جناب آپ واقعی سمجھ دار ہیں بہر حال آپ چاہیں تو ایک جام میری طرف سے پی لیں''...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

''کیا تم ہی اس کلب کے مالک ہو''...... عمران نے کہا

''جی ہاں''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''فی الحال شراب پینے کا تو موڈ نہیں ہے البتہ اگر میرا ایک کام کر سکو تو تم نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں سے خاصی رقم تمہیں واپس مل سکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔

''اوہ اوہ ضرور جناب میرے لئے تو یہ خوشخبری ہے۔ ویسے میرا نام ہیرس ہے اور میں ایکر یمی ہوں''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا بہر حال کام بھی کوئی غلط نہیں ہے۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک رہائش گاہ چاہئے لیکن ہم یہ رہائش گاہ کسی اسٹیٹ ایجنسی کے ذریعے حاصل نہیں کرنا چاہتے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ اسٹیٹ ایجنسی والے سیاحوں کو بلیک میل کرتے رہتے ہیں۔''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ جناب یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میری ذاتی رہائش گاہ کل ہی خالی ہوئی ہے۔ میں اور میری بیوی تو بس ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ سٹی پارک کے عقب میں ہے''...... ہیرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ماہ کا کرایہ بھی بتا دیا۔

''کرایہ تو معقول ہے لیکن ہمیں کار بھی چاہئے اور میرا نام مائیکل ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ بھی ہے۔ کوٹھی میں جناب یہاں سیاح کار کے بغیر رہائش گاہ لیتے ہی نہیں ہیں۔ نئے ماڈل کی آکسفورڈ کار ہے''...... ہیرس نے جواب دیا تو عمران نے

جیب سے ایک گڈی نکالی اور ہیرس کی طرف بڑھا دی۔

''دو ماہ کا کرایہ ہے اور باقی تمہاری ٹپ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''آپ کو وہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی جناب''...... ہیرس نے کہا اور دراز سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

''بس یہ خیال رکھنا ہے کہ ہمیں کسی قسم کی ڈسٹربنس پسند نہیں ہے''...... عمران نے چابی اٹھا کر اس کے ساتھ منسلک ٹوکن کو جس پر کوٹھی کا نمبر درج تھا دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب میں سمجھتا ہوں''...... ہیرس نے کہا

''اوکے''...... عمران نے کہا اور چابی جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دوبارہ پارک میں آ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس نئی رہائش گاہ میں موجود تھا۔

''کون لوگ تھے مجھے تو وہاں کوئی نظر نہیں آیا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں وہ دوسری طرف گلی اور عقب میں تھے۔ ان کا تعلق ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن سے تھا اور سپیشل سیکشن بالکل سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کرتا ہے اور انتہائی باوسائل اور تیز ایجنسی ہے۔ اس کا چیف میجر اوساکا ہے جو پہلے باچان ملٹری انٹیلی جنس میں رہ چکا ہے اور خاصا ذہین اور فعال ایجنٹ رہا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے وہ ساری کارروائی بتا دی جو اس نے دیکھی تھی۔

''اس کا مطلب یہ کہ تمہاری سرداور سے ہونے والی کال چیک ہوئی ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں نہ صرف چیک ہوئی ہے بلکہ اسے ٹیپ بھی کیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب

ہے کہ اب جو نسخہ سرداور نے بتایا ہے وہ ان تک بھی پہنچ چکا ہے اور میجر اوساکا بے حد ذہین آدمی ہے۔ اب وہ لازماً واگ پر بھی چیکنگ کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب ہمیں سب سے پہلے اس میجر اوساکا اور اس کے گروپ کے خلاف کام کرنا ہوگا کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ میں ٹائیگر کے ساتھ واگ چلا جاؤں جبکہ تم اس میجر اوساکا اور اس کے گروپ کے خلاف کام کرو''...... عمران نے کہا۔

''یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو''...... تنویر نے کہا۔

''ان لوگوں کے بارے میں جتنا عمران جانتا ہے ہم نہیں جانتے اس لئے عمران کے بغیر ان کے خلاف کام نہیں ہو سکے گا''...... جولیا نے کہا۔

''سپیشل سیکشن کا یہاں باقاعدہ ہیڈ کوارٹر ہوگا۔ اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن ظاہر ہے وہ خفیہ ہوگا۔ اب اس کے باہر بورڈ تو نہ لگا ہوگا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک کلیو میرے پاس موجود ہے۔ جس کار میں میجر اوساکا اس کوٹھی میں پہنچا تھا اس کار کا رجسٹریشن نمبر، اس کا ماڈل اور رنگ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ہاکارڈو زیادہ بڑا شہر نہیں ہے اس لئے تم اسے جلد ٹریس کر لو گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم خود اس کے خلاف کام کیوں نہیں کرنا چاہتے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں دراصل اب اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ اس قدر رانگ مشن شاید ہی پہلے کبھی سامنے آیا ہو۔ اب سرداور نے جو کچھ بتایا ہے اس کے تحت اسے آسانی سے

مکمل کیا جا سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں یہاں الجھا لو جبکہ میں اس دوران یہ مشن مکمل کر دوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ساتھ صرف ٹائیگر کی بجائے ایک ممبر اور بھی جانا چاہئے کیونکہ کیڈو جزیرے سے بھی واگ جزیرے کی چیکنگ کی جا رہی ہو گی اور اب جبکہ سرداور کا نسخہ بھی ان کے پاس پہنچ چکا ہے تو لازمی بات ہے انہوں نے اس کو کور کرنے کے لئے بھی خصوصی انتظامات کر لئے ہوں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''او کے پھر تم عمران کے ساتھ چلے جاؤ جبکہ تنویر اور صفدر کے ساتھ میں یہاں سپیشل سیکشن کے خلاف کام کروں گی''...... جولیا نے کہا۔

''اگر عمران صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ارے مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔ اعتراض اس صورت میں ہوگا کہ اگر صفدر ان کے ساتھ نہ ہوتا''...... عمران نے چونک کر کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیا مطلب یہ تم نے کیا بات کی ہے''...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مم مم میرا مطلب ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔''...... عمران نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے جولیا کی غراہٹ سے سہم گیا ہو۔

''ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں ہوتی سمجھے۔ اس لئے ذہن کو حاضر رکھ کر بات کیا کرو''...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیکن ابھی تو وہ وقت نہیں آیا کیوں صفدر''...... عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیا مطلب کون سا وقت''...... جولیا نے صفدر کو ہنستے دیکھ کر اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم مم میرا مطلب ہے کہ ابھی صفدر نے خطبہ نکاح یا دنہیں کیا اور تم نے ابھی سے غرانا شروع کر دیا ہے۔ بعد میں کیا ہوگا''...... عمران نے بڑے مسمے سے لہجے میں کہا۔

''پھر وہی بکواس''...... جولیا نے اور زیادہ پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''او کے اگر تمہارا یہی حال ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تنویر اور صفدر تمہاری پارٹی میں رہیں گے۔ چلو مجھے تسلی تو رہے گی کہ میری جگہ تنویر جھاڑیں کھا رہا ہوگا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں کیوں کھاؤں گا جھاڑیں تم خود ہی ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو''...... تنویر نے کہا۔

''عمران صاحب ایسا بھی تو ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ واگ پر موجود مارکوتھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے کوئی اور چکر چلا دیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کی تم فکر مت کرو کیپٹن شکیل۔ بس یہی مارکوتھم ریز میرے لئے پہاڑ بن گئی تھی ورنہ باقی سب چکر میں بھگتا سکتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ سوائے اس ہیرس کے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ یہاں موجود ہیں اس لئے اسے فوراً خیال آ گیا کہ شاید ہیرس کی کال ہو۔

''ہیلو''...... عمران نے رسیور اٹھا کا احتیاط بھرے لہجے میں کہا ''میں ہیرس بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہیرس کی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے مسٹر ہیرس''...... میں نے کہا تھا کہ میں ڈسٹربنس پسند نہیں کرتا عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ مسٹر مائیکل۔ میں بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ میری یہ کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر دی جائے اس لئے آپ پلیز اپنی رقم مجھ سے واپس لے لیں اور کوٹھی کو فوراً خالی کر دیں''...... دوسری طرف سے ہیرس نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر مائیکل ریڈ آرمی کا سپیشل سیکشن تمہاری تلاش میں ہیں۔ انہیں نجانے کہاں سے یہ اطلاع مل گئی کہ تم اس پارک میں اور کلب میں آئے ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی انہیں آپ کا حلیہ بھی معلومت ھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ آپ یہاں گیم کلب میں بھی رہے ہیں۔ جس پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ یہاں آئے تھے اور خاصی رقم جیت کر چلے گئے ہیں اور بس جس پر وہ لوگ چلے گئے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ بھوت ہیں۔ یہ آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اور انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں نے اپنی کوٹھی آپ کو دی تھی پھر تو نہ صرف انہوں نے میری کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر دینی ہے بلکہ مجھے اور میری بیوی کو بھی گولیوں سے اڑا دینا ہے اس لئے پلیز آپ میری کوٹھی خالی کر دیں''...... ہیرس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن سپیشل سیکشن کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم کہ کیا تعلق ہے اور کیا نہیں۔ لیکن وہ آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں''...... ہیرس نے کہا

''اوکے تم فکر مت کرو۔ میں ابھی تمہاری کوٹھی چھوڑ دیتا ہوں اور تم رقم بھی اپنے پاس ہی رکھو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان ہو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''یہ میرا حلیہ انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ ہم نے اس کوٹھی میں باقاعدہ میک اپ کیا تھا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بہر حال اب ان کا پہلے خاتمہ ضروری ہے اس لئے تم سب ماسک بدل لو اور یہاں سے نکل چلو''...... عمران نے اپنی جیب سے ماسک میک اپ کا باکس نکالتے ہوئے کہا۔ یہ پتلا سا باکس اس نے اپنی جیب میں ہی رکھا ہوا تھا۔

''لیکن کہاں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب یہاں سب سے محفوظ جگہ ایک ہی رہ گئی ہے۔ ہمیں پہلے اس پر قبضہ کرنا ہو گا''...... عمران نے میک اپ باکس کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکالتے ہوئے کہا۔

''کون سی جگہ''...... سب نے چونک کر کہا۔

''ریڈ آرمی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر''...... عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن ابھی وہ سب ماسک میک اپ کرنے میں ہی مصروف تھے کہ اچانک کمرے سے باہر دو تین ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے تھا اس کے بعد اس کے ہوش وحواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

☆

میجر اوسا کا نے کار سٹی پارک کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سٹی پارک کے اندر بنے ہوئے کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں خاصا رش تھا۔ ایک طرف گیم کلب تھا جس میں کھیلنے والوں کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ میجر اوسا کا جیسے ہی کلب کے ہال میں داخل ہوا ایک کونے میں بیٹھے ہوئے نوجوان نے ہاتھ اٹھایا تو میجر اوسا کا کا سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یس کیا رپورٹ ہے ہاکیٹو'' ...... میجر اوسا کا نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ نوجوان اس کا نمبر ٹو تھا اور سپیشل سیکورٹی میں اسے میجر اوسا کا کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ ویسے ہاکیٹو انتہائی تیز، ہوشیار، اور ذہن نوجوان تھا۔ اسے کسی کو تلاش کرنے میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب عمران اور ان کے ساتھی اس کوٹھی سے پر اسرار انداز سے غائب ہو گئے جہاں سے انہوں نے پاکیشیا فون کال کی تھی تو میجر اوسا کا نے خصوصی طور پر ہاکیٹو کو ان کی تلاش پر مامور کیا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہاکیٹو نے اسے کال کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس نے عمران کو تلاش کر لیا ہے اور میجر اوسا کا کو اس نے سٹی پارک کے اندر واقع کلب میں بلایا تھا اور اس کی کال پر میجر اوسا کا یہاں پہنچا تھا۔

'' باس عمران کو گیم کلب کے مالک ہیرس نے رہائش گاہ مہیا کی ہے'' ...... ہاکیٹو نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اور اسے دو جام وہسکی لانے کا آرڈر دے دیا۔

''کیا تم کنفرم ہو'' ...... میجر اوسا کا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہاکیٹو کبھی غلط بات نہیں کرتا'' ...... ہاکیٹو نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا جیسے میجر اوسا کا کی بات اسے بری لگی ہو

تو میجر اوسا کا بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ مقابلہ عمران جیسے شخص سے ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے''...... میجر اوسا کا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہاکیٹو کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا۔

''سوری باس بہر حال یہ بات کنفرم ہے''...... ہاکیٹو نے اس بار مطمئن سے لہجے میں کہا۔

پہلے مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور پھر کنفرمیشن کس پوائنٹ پر ہیں، میجر اوسا کا نے کہا۔

''اس سے پہلے تو آپ کبھی اس قدر محتاط نہیں رہے تھے''...... ہاکیٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری بات کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں اس لئے مزید وقت ضائع نہ کرو''...... اس بار میجر اوسا کا نے ناگوار سے لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر آیا اور اس نے وہسکی کے دو جام ان کے سامنے رکھ دیئے اور پھر واپس چلا گیا۔

''باس عمران کا قدوقامت مجھے معلوم تھا۔ میں نے اس کوٹھی میں جہاں سے یہ لوگ پراسرار انداز میں غائب ہوئے تھے اپنے مخصوص انداز میں کام کیا۔ وہاں میں نے سپیشل پاؤڈر چھڑک کر پیروں کے نشانات تلاش کیے تو معلوم ہوا کہ چھ افراد جن میں ایک عورت تھی سٹنگ روم میں بیٹھے تھے پھر یہ چھ کے چھ افراد باہر آ کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چھت پر گئے اور پھر ان کے قدموں کے نشانات ملحقہ کوٹھی کی چھت پر پائے گئے۔ اس کوٹھی کے مکین ایکریمیا گئے ہوئے تھے اس لئے کوٹھی خالی تھی، پھر یہ لوگ اس کوٹھی کی دوسری سائیڈ کی دیوار میں موجود دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ یہ وہ سائیڈ تھی جہاں ہمارے آدمی موجود نہ تھے۔ اب چونکہ یہ لوگ پختہ سڑک پر پہنچ چکے تھے اس لئے نشانات مزید حاصل کرنے مشکل تھے لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا

کہ یہ لوگ اچانک اس کوٹھی سے غائب ہوئے ہیں یقیناً انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے"...... ہاکیٹو نے کہا۔

"تجزیہ مت کرو۔ صرف اپنی رپورٹ دو"...... میجر اوساکا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس باس، میں نے وہاں سڑک پر مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ خاص طور پر قد و قامت بتا کر اور مجھے بتایا گیا کہ اس قد و قامت کا ایک ایکریمی نوجوان کوٹھی سے ذرا ہٹ کر سڑک کے پار ایک زیبائشی پہاڑی کے عقب میں کافی دیر تک کھڑا رہا تھا۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرف چلا گیا تھا جدھر سے وہ آیا تھا اور مزید تفصیل بتانے کی بجائے اتنا بتا دوں کہ اس وقت اس پہاڑی کے قریب آپ کی کار موجود تھی۔ اس سے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ یقیناً عمران ہی ہوگا جس آدمی نے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ اس سے عمران کا ایکریمی حلیہ بھی معلوم ہو گیا اور اپنے گروپ کو یہ حلیہ بتا کر اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس حلیے کے آدمی کو یہاں کلب میں دیکھا گیا ہے۔ وہ کافی دیر تک گیم کلب میں رہا اور پھر کلب کے مالک ہیرس سے جو کاؤنٹر پر موجود تھا باتیں کرتا رہا۔ اس نے اسے بھاری مالیت کے نوٹوں کی گڈی دی اور اس سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن منسلک تھا لے کر واپس چلا گیا۔ میں نے ہیرس سے بات کی تو ہیرس نے صرف اتنا بتایا کہ یہ آدمی جوئے میں کافی رقم جیت گیا تھا اور رقم لے کر چلا گیا البتہ ہیرس کا چہرہ اور انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ چھپا رہا ہو۔ میں نے اچانک اسے ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کا حوالہ دیا تھا تاکہ وہ سب کچھ سچ سچ بتا دے مگر اس نے جواب میں ریڈ آرمی کے کرنل جوشن کا حوالہ دیا کہ اس سے اس کے گہرے تعلقات ہیں کیونکہ اس کی بیوی کرنل جوشن کی بیوی کی کلاس فیلو رہی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا اور پھر میں نے آپ کو کال کی تاکہ آپ مزید ہدایات دے سکیں" ہاکیٹو نے کہا۔

''مطلب ہے کہ کرنل جوشن کے حوالے کی وجہ سے تم نے مزید تحقیقات بند کر دیں''...... میجر اوساکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بالکل سر۔آپ تو چیف ہیں۔آپ کی بات اور ہے''......ہاکیٹو نے جواب دیا۔

''باہر ہمارا کوئی آدمی موجود ہے''...... میجر اوساکا نے پوچھا

''یس باس دو آدمی موجود ہیں''......ہاکیٹو نے جواب دیا

''ان کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس ٹی ایم ون کے کپسول پسٹل ہیں یا نہیں''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''یس سر ہیں تو کیا آپ ہیرس کو بے ہوش کرنا چاہتے ہیں ہاکیٹو نے کہا۔''......

''نہیں میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پوچھ رہا ہوں''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''اوہ لیکن پہلے تو آپ نے حکم دیا تھا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے''......ہاکیٹو نے کہا۔

''ہاں لیکن اس عمران اور پاکیشیائی سائنس دان سردارو کے درمیان فون پر جو بات چیت ہوئی ہے اس کی ٹیپ میں نے سنی ہے اس میں کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں۔میں ان کی وضاحت چاہتا ہوں''...... میجر اوساکا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ہاکیٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ان دونوں کے اٹھتے ہی ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا تو ہاکیٹو نے اسے ایک بڑا نوٹ دیا اور بل کاٹ کر باقی رقم ٹپ دے دی تو ویٹر نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔میجر اوساکا اور ہاکیٹو دونوں اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

''ہیرس کاؤنٹر پر نہیں ہے۔کہیں فرار تو نہیں ہو گیا''......ہاکیٹو نے کہا۔

''ابھی معلوم ہو جاتا ہے''...... میجر اوسا کا نے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

''مسٹر ہیرس کہاں ہیں''...... میجر اوسا کا نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''وہ آفس میں ہیں جناب''...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے سائیڈ راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

''شکریہ''...... میجر اوسا کا نے کہا اور مڑ کر اس راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ آفس کا دروازہ شیشے کا تھا اور اندر آفس میں ایک ادھیڑ عمر آدمی ہاتھ میں رسیور پکڑے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ پھر جب تک وہ دروازے تک پہنچتے اس نے رسیور رکھ دیا۔ میجر اوسا کا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ہاکیٹو تھا۔ ادھیڑ عمر ایکریمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''میرا نام میجر اوسا کا ہے اور میں سپیشل سیکشن کا چیف ہوں''...... میجر اوسا کا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور خود ہی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

''میں نے ان صاحب کو بتایا تھا کہ''...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''تشریف رکھیں اور اطمینان سے بات کریں''...... میجر اوسا کا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ سرد تھا تو وہ آدمی ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہاکیٹو بیٹھنے کی بجائے مودبانہ انداز میں کھڑا رہا۔ البتہ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا۔

''آپ کا نام ہیرس ہے اور آپ اس کلب کے مالک ہیں اور آپ کے تعلقات کرنل جوشن سے ہیں۔ یہی بتانا چاہتے تھے ناں آپ''...... میجر اوسا کا نے کہا۔

''ہاں اور یہ بھی کہ''......ہیرس نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔

''سنو ہیرس تمہارے تعلقات باچان کے شہنشاہ کے ساتھ کیوں نہ ہوں سپیشل سیکشن کو اختیار ہے کہ وہ تم سے اصل بات ہر حالت میں اگلوائے اور میں تمہیں صرف ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ تم بتاؤ کہ تم نے علی عمران کو کس کوٹھی میں ٹھہرایا ہے'' ...... میجر اوساکا نے انتہائی سخت لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے بات کرتے ہی ہاکیٹو نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ ہیرس کی طرف کر دیا۔ ہیرس نے مشین پسٹل کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''علی عمران کون علی عمران'' ...... ہیرس نے کہا۔

''وہی ایکریمی جسے تم نے ٹوکن والی چابی دی تھی اور یہ بات کنفرم ہے سنو چونکہ تم اسے جانتے نہیں تھے اس لئے ظاہر ہے تم نے صرف اسے سیاح سمجھ کر کوٹھی دی ہو گی اس لئے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے لیکن اگر تم نے بتانے میں ہچکچاہٹ سے کام لیا تو پھر غیر ملکی ایجنٹوں کے ساتھ تمہیں بھی شامل کر لیا جائے گا اور باچان میں اس کی سزا موت ہے فوری موت'' ...... میجر اوساکا نے تیز لہجے میں کہا تو ہیرس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''یہ سچ ہے کہ میں نے اسے سیاح سمجھ کر اپنی رہائش گاہ جو اس کلب کے عقب میں ہے دی ہے۔ جب یہ صاحب میرے پاس آئے اور پوچھ گچھ کی تو میں سمجھ گیا کہ یہ آدمی خطرناک ہیں چنانچہ میں نے اسے فون کیا اور اسے کہا کہ وہ کوٹھی چھوڑ دے'' ...... ہیرس نے کہا۔

''تم نے اسے بتایا تھا کہ سپیشل سیکشن کی وجہ سے تم یہ بات کر رہے ہو'' ...... میجر اوساکا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں، کیوں'' ...... ہیرس نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاکیٹو اسے بے ہوش کر دو اور آؤ'' ...... میجر اوساکا نے دروازے کی طرف

بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ تیزی سے راہداری میں چلتا ہوا گیم کلب میں آیا اور پھر وہاں سے کلب ہال میں پہنچ گیا پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اسی لمحے ہاکیٹو بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

''اپنے آدمیوں کو بلاؤ۔ ہم نے فوری ریڈ کرنا ہے۔جلدی کرو''...... میجر اوساکا نے ہاکیٹو سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیدل چلتا ہوا کمپاؤنڈ گیسٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کوٹھی کا ذکر ہیرس نے کیا تھا وہ عقبی سائیڈ پر تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد میجر اوساکا اس کوٹھی کے سامنے پہنچ گیا۔اس کوٹھی پر واقعی ہیرس کی نیم پلیٹ موجود تھی ۔اسی لمحے ہاکیٹو بھی دو آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔

''سائیڈ گلی سے اندرونی ایم ون فائر کر دو۔ اکٹھے سارے کیپسول فائر کر دو جلدی کرو''...... میجر اوساکا نے ان دونوں آدمیوں سے کہا تو وہ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے دوڑتے ہوئے سڑک کراس کر کے دوسری طرف موجود کوٹھی کی سائیڈ گلی میں دوڑتے چلے گئے اور پھر گلی میں پہنچ کر انہوں نے جیبوں سے کیپسول پسٹل نکالے اور دوسرے لمحے کیپسول اڑ اڑ کر کوٹھی کے اندر گرنے لگے۔ چند لمحوں کے بعد ان دونوں نے پسٹل واپس جیبوں میں ڈالے اور مڑ کر سڑک پر آئے اور پھر سڑک کراس کر کے واپس میجر اوساکا اور ہاکیٹو کے پاس پہنچ گئے۔

''کتنے کیپسول فائر کئے ہیں''...... میجر اوساکا نے پوچھا

''پورا چیمبر خالی کر دیا ہے باس''...... دونوں نے کہا اور میجر اوساکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آؤ اب دس منٹ گزر چکے ہیں۔اس لئے اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے''...... میجر اوساکا نے کچھ دیر بعد کہا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کی طرف بڑح گیا۔ہاکیٹو اور دونوں آدمی اس کے پیچھے تھے۔کوٹھی کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے۔

''یہاں کافی ٹریفک ہے اس لئے عقبی طرف سے جا کر اندر کود و اور کوٹھی کو چیک کرو اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول دو'' ...... میجر اوساکا نے ایک آدمی سے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا سائیڈ گلی میں چلا گیا۔ جبکہ میجر اوساکا، ہاکیٹو اور ایک آدمی کے ساتھ وہیں کھڑا رہا۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کوٹھی کا پھاٹک کھلنے کا انتظار میں ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی آدمی باہر آ گیا۔

''باس اندر پانچ مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں'' ...... اس آدمی نے کہا تو میجر اوساکا اور ہاکیٹوں دونوں کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی اور پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ سٹنگ روم میں واقعی پانچ مرد اور ایک عورت قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

''ہاکیٹو ان کو کاروں میں بھر دو اور ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ جلدی کرو'' ...... میجر اوساکا نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور ہاکیٹو کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆

کرنل جوشن با چان کے پرائم منسٹر کے خصوصی میٹنگ روم میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب نے کیڈو جزیرے کے سلسلے میں کوئی خصوصی میٹنگ کال کی ہے لیکن یہاں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی ابھی تک کوئی آیا تھا۔ابھی وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مخصوص دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو کرنل جوشن نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''بیٹھیں کرنل'' ...... پرائم منسٹر نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے تو کرنل جوشن بھی بیٹھ گیا۔

''سر مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ خصوصی میٹنگ ہے'' ...... کرنل جوشن نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار مسکرا دیئے۔

''کیا میں آپ کے ساتھ میٹنگ نہیں کر سکتا'' ...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اوہ سر میرا مطلب تھا کہ شاید زیادہ لوگ ہوں گے میٹنگ میں'' ...... کرنل جوشن نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''کرنل جوشن ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے ڈولفن۔اس کا ہیڈ کوارٹر کہیں ایکریمیا میں ہے۔یہ تنظیم جعلی کرنسی چھاپتی ہے لیکن اس کا دائرہ کار ایکریمیا اور یورپ تک ہی محدود ہے لیکن گذشتہ دنوں مجھے ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ ڈولفن نے یہاں ہمارے ملک میں اپنا کوئی اڈا بنایا ہوا ہے اور یہ اڈا جزیرہ کیڈو کے قریب ہے۔گو اس کے بارے میں درست معلومات تو نہیں مل سکیں لیکن پھر بھی یہ اطلاع بہر حال کنفرم ہے کہ کیڈو کے قریب اس نے کوئی خفیہ اڈا بنایا ہے۔اس اطلاع پر مجھے بے حد تشویش ہے کیونکہ کیڈر میں ہماری خفیہ تنصیبات موجود

ہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ ریڈ آرمی کے ذریعے اس کا کھوج نکالیں اور اگر ایسا کوئی اڈا ہے تو اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے“...... پرائم منسٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یس سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس پہلے ہی یہ رپورٹ پہنچ چکی ہے۔ سر اور انہوں نے مجھے حکم دیا تھا جس پر میں خود ہا کاڈو گیا ہوا تھا اور میں وہاں اس مشن پر کام کر رہا تھا کہ آپ کی طرف سے کال پر میں واپس آیا ہوں“...... کرنل جوشن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پھر کچھ پتہ چلا۔ کیا رپورٹ ہے“...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

”سر ہا کاڈو جا کر مجھے ایک اطلاع بھی ملی ہے کہ ڈولفن کے اس اڈے کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی کام کر رہی ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ سمجھ رہی ہے کہ یہ اڈا کیڈو میں ہے اس لئے وہ کیڈو پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ میں نے ریڈ آرمی کے ذریعے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہ آ رہے تھے اس لئے میں نے سپیشل گروپ کو ان کے روکنے کے لئے وہاں ہا کاڈو میں بلایا ہے۔ اس ٹیم کے لیڈر علی عمران سے میرے ویسے بھی ذاتی تعلقات ہیں اس لئے میں نے خود اس سے بات کی اور اسے یقین دلایا کہ کیڈو جزیرہ باچان کے قبضے میں ہے اور وہاں اس تنظیم کا کوئی اڈا نہیں ہے۔ اگر کیڈو سے ہٹ کر کسی اور جزیرے پر ہو تو ریڈ آرمی اس کے ساتھ مل کر اس تنظیم کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس نے مجھ پر الزام لگا دیا کہ میں ڈولفن کے سربراہ سے ملا ہوا ہوں اور میں نے ان سے دولت لے کر وہاں اس کا اڈا قائم کیا ہوا ہے حالانکہ آپ بھی جانتے ہیں سر کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ جب میں نے اسے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہے تو وہ اپنی بات پر اڑ گیا جس پر مجبوراً مجھے سپیشل گروپ کو کال کرنا پڑا“...... کرنل جوشن نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے پیش بندی کرتے ہوئے ساری بات عمران پر پلٹ دی۔

''اوہ پھر تو ہمیں حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ احتجاج کرنا چاہئے۔ پرائم منسٹر نے کہا''......

''سر جب انہوں نے ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی تو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ سپیشل سیکشن خود ہی ان سے نمٹ لے گا''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ رپورٹ درست ہے اس لئے آپ کو نہ صرف کیڈو کا تحفظ کرنا ہے بلکہ اس اڈے کا بھی خاتمہ کرنا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا

''یس سر ایسا ہی ہوگا سر''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''آپ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تفصیلی رپورٹ دیں گے اور وہ مجھے دے دیں گے''...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... کرنل جوشن نے اٹھ کر ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پرائم منسٹر سر ہلاتے ہوئے مڑے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر سے وہ آئے تھے۔ جب وہ میٹنگ روم سے باہر چلے گئے تو کرنل جوشن تیزی سے دوسرے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اس نے پرائم منسٹر کے کان میں پھونک ماردی تھی۔ اب اگر عمران یا حکومت پاکیشیا کوئی بات کرے گی تو پرائم منسٹر خود ہی اس کی سائیڈ لے لیں گے اس طرح اس پر موجود الزام ختم ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سرکاری کار میں بیٹھا دارالحکومت میں واقع ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جارہا تھا۔ وہ اب میجر اوساکا سے تازہ ترین رپورٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ اپنے آفس میں آیا اور پھر اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر میجر اوساکا کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''ئس سر میجر اوسا کا اٹنڈنگ یو اوور''......چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر اوسا کا کی آواز سنائی دی۔

''میجر اوسا کا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا ان کا اوور''...... کرنل جوشن نے پوچھا

''وہ اس وقت میرے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں سر اوور''...... میجر اوسا کا نے جواب دیا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تمہارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ کیا مطلب اوور''...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سپیشل گروپ نے انہیں ٹریس کر لیا تھا''...... پھر ہم نے انہیں بے ہوش کیا اور یہاں کاڈو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے اور اب یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور'' میجر اوسا کا نے جواب دیا۔

''پوچھ گچھ کیسی پوچھ گچھ اوور''...... کرنل جوشن نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سر اس عمران نے ہاکاڈو سے پاکیشیا کسی سائنس دان سرداور کو کال کی۔ اس کی ٹیپ میرے پاس موجود ہے۔ اس میں اس نے واگ جزیرے پر مارکوتھم ریز کا سرکٹ توڑنے کے لئے پوچھا تو سرداور نے اسے بتایا کہ اب جدید ترین ریسرچ کے مطابق اس کے لئے اینٹی مارکوتھم ریز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کاربن کے ذریعے بھی اس کا سرکٹ توڑا جا سکتا ہے لیکن اس عمران نے کیڈو کے بارے میں

کوئی بات نہیں کی بلکہ واگ جزیرے کے بارے میں بات کی ہے اس لئے میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا مشن کیڈو کے خلاف ہے یا آبادواگ جزیرے کے خلاف کیونکہ باچان حکومت کی تنصیبات تو بہر حال کیڈو پر ہیں۔اوور‘‘...... میجر اوسا کا نے کہا۔

’’میں نے تمہیں واگ کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔اوور‘‘...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’جہاں تک مجھے یاد ہے سر آپ نے کیڈو کے بارے میں بات کی تھی اوور‘‘...... میجراوسا کا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو۔لیکن عمران واقعی واگ جزیرے کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔جبکہ واگ جزیرے پر بھی باچان حکومت کا سیٹ اپ موجود ہے اور اسے مارکوتھم ریز سے سیلڈ بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ عمران اسے تباہ کرنے آیا ہے اور مارکوتھم ریز ایسی ریز ہیں جو انتہائی نایاب ہیں۔ایکریمیا،روسیاہ اور باچان جیسے ملک ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں اور اس کی اینٹی ریز تو اس سے بھی زیادہ نایاب ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلا جائے گا لیکن وہ انتقامی طور پر کیڈو کے خلاف کام کرنے لگ گیا تو میں نے مشن تمہارے ذمے لگا دیا تھا اور یہ بھی سن لو کہ اسے ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دو کیونکہ ایک بار پہلے بھی وہ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے راڈز میں جکڑے ہونے کے باوجود فرار ہو چکا ہے اور ساتھ ہی اس نے سیکشن کی تمام مشینری تباہ کر دی تھی اور وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا تھا اور ایک ہیلی کاپٹر بھی لے اڑا تھا اوور‘‘...... کرنل جوشن نے بات بناتے ہوئے کہا۔

’’وہ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو فرار ہوسکتا ہے سر لیکن سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر سے نہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں البتہ جہاں تک اسے بے ہوشی کے

عالم میں ہلاک کرنے کی بات ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے ہوش میں لاکھر پھر اسے بتا کر کہ وہ سپیشل سیکشن کے ہاتھوں ہلاک ہو رہا ہے پھر ہلاک کروں گا تا کہ مرنے سے پہلے اسے معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے اوور''...... میجر اوسا کا نے جواب دیتے ہوئے کہا

''تو پھر سنو میں اپنے ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ میرے آنے تک اسے ہوش میں نہ لانا، میں اپنے ہاتھوں سے اسے گولی مارنا چاہتا ہوں اوور''...... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر جیسے آپ کا حکم اوور''...... میجر اوسا کا نے جواب دیا۔

''اوکے میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھالیا تا کہ ہیلی کاپٹر کو روانگی کے لئے تیار ہونے کا حکم دے سکے۔ وہ میجر اوسا کا کے لہجے سے ہی مشکوک ہو گیا تھا کہ میجر اوسا کا کو ضرور کوئی شک پڑ گیا ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گو میجر اوسا کا اس کا ماتحت ہے لیکن میجر اوسا کا کے تعلقات اعلیٰ حکام تک ہیں اور اگر میجر اوسا کا نے اس کے خلاف اعلیٰ حکام تک کوئی رپورٹ پہنچا دی تو اس کے لئے خاصی مشکلات پیدا ہو جائیں گی اس لئے اس نے خود جانے کا فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود وہاں جا کر عمران کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دے گا اور اگر میجر اوسا کا نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو اس میجر اوسا کا کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

☆

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات گھوم گئے۔ وہ ہیرس کی کوٹھی میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا کہ ہیروس نے فون کر کے اسے بتایا کہ سپیشل سیکشن اسے تلاش کر رہا ہے اس لئے وہ کوٹھی چھوڑ دے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی باہر ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور اس کا ذہن تیزی سے گھومنے لگ گیا تھا اور پھر اس کے ہوش وحواش پر تاریک پردہ پڑ گیا تھا۔

یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن میں ابھرا اس نے چونک کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڈز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی بھی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی رسی بھی باندھی گئی ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی اسی حالت میں موجود تھے البتہ ان سب کے جسم صرف راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور باچانی دروازے کے ساتھ دیوار کے ساتھ لگا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش تھے۔

"تمہیں اتنی جلدی کیسے ہوش آ گیا ہے جبکہ ابھی انجکشن لگے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے اور انجکشن لگنے کے دس منٹ بعد تمہیں ہوش آنا چاہئے تھا"...... اس باچانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انجکشن تم نے لگائے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے کلپ ہتھکڑی کے بٹن کو ٹٹولنے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

"نہیں سارتو نے لگائے تھے۔ میں تو یہاں پہرے پر ہوں اس نے مجھے بتایا تھا

کہ تم سب کو دس منٹ بعد ہوش آئے گا''...... اس باچانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا

''میرا نام شی چو ہے''...... اس باچانی نے کہا

''شی چو یا شی چوہا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ چوہا کیا ہوتا ہے شی چو میرا نام ہے''...... باچانی نے کہا عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ظاہر ہے پاکیشیائی زبان کے لفظ چوہے باچانی کو مطلب ہی نہ آ سکتا تھا۔

''تو شی چو صاحب ہوسکتا ہے کہ تمہارے سارتو صاحب نے میرے جسم میں زیادہ دوا انجیکٹ کر دی ہو اس لئے مجھے پہلے ہوش آ گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شی چو چونک پڑا۔

''ہاں ایسا ہوسکتا ہے''...... شی چو نے کہا۔

''اب کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ میجر اوساکا کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو اس بار شی چو بے اختیار چونک پڑا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہے کہ تم میجر اوساکا کی قید میں ہو جبکہ تم تو یہاں آنے سے پہلے ہی بے ہوش تھے اور تمہاری اس رہائش گاہ میں ٹی ایم ون کیپسول فائر کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا''...... شی چو نے کہا۔

''مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ سپیشل سیکشن ایسا کرے گا لیکن میں خود میجر اوساکا سے ملنا چاہتا تھا۔اس لئے میں نے کوئی احتجاج نہ کیا اور خاموشی سے اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش ہو گیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن اگر باس تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیتا تو''...... شی چو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں ہلاک ہو جاتا۔اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔

لوگ ہلاک تو ہوتے ہی رہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''حیرت ہے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ تم واقعی عام لوگوں سے مختلف ہو''...... شی چو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جا کر میجر اوساکا کو اطلاع دے دو تاکہ اس سے مذاکرات ہو سکیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں میری ڈیوٹی یہاں ہے وہ خود ہی آ جائیں گے''...... شی چو نے جواب دیا۔

''کمال ہے۔ ہم سب بندھے ہوئے ہیں اور بے بس ہیں۔ تو کیا تم یہاں ہمیں دیکھنے کی ڈیوٹی پر مامور ہو''...... عمران نے کہا۔

''چیف کا کہنا ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اس لئے تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ اس نے میری ڈیوٹی اس لئے یہاں لگائی ہے کہ اگر تم یا تمہارے ساتھی کوئی غلط حرکت کریں تو میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں''...... شی چو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جب میں خود میجر اوساکا سے ملنا چاہتا ہوں اور اسی لئے بے ہوش بھی ہوا ہوں تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کوئی غلط حرکت کرنے کی''...... عمران نے کہا۔

''میں بہرحال یہاں سے نہیں جا سکتا''...... شی چو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ظاہر ہے اب وہ راڈز سے آزادی کے لئے کچھ نہ کر سکتا تھا البتہ اس نے ہتھکڑی بھی کھول لی تھی اور رسی بھی ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے کاٹ لی تھی۔ اس کے باوجود وہ آزاد نہ ہو سکتا تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے کیونکہ انجکشن کا اثر اب ان پر ہونا شروع ہوا تھا جبکہ عمران پر ظاہر ہے اپنی ذہنی ورزشوں کی وجہ سے انجکشن کے اثرات جلدی نمودار ہو گئے تھے۔

''اوہ یہ ہم کہاں ہیں''...... سب نے باری باری ہوش میں آتے ہی ایک ہی جیسا سوال کیا۔

''ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور آگے پیچھے چلتے ہوئے دو باچانی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے ایک مشین گن بردار باچانی اور تھا البتہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے سے اندر موجود باچانی شی چو یکلخت مودب ہو گیا تھا اور عمران سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے پہچانتا تھا۔ یہ میجر اوساکا تھا۔ میجر اوساکا نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے پیچھے آنے والا باچانی اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم مجھے پہچانتے ہو۔''...... میجر اوساکا نے قدرے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہارا خیال سو فیصد درست ہے''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا

''تم نے جو کال پاکیشیا کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی ہے اوساکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے اثرات ظاہر ہو گئے تھے۔''......

''مشین گن مجھے دو''...... اس نے مڑ کر ایک مشین گن بردار سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن لیتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

''باس آپ کی کال ہے''...... اس آدمی نے ٹرانسمیٹر میجر اوساکا کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا اور میجر اوساکا نے مشین گن لینے کی بجائے مڑ کر ٹرانسمیٹر آنے والے کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

''اوہ میں یہ کال اپنے آفس میں سنوں گا آؤ ہاکیٹو''...... میجر اوساکا نے تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ ہاکیٹو بھی اس کے پیچھے چلا گیا جبکہ ان کے ساتھ آنے والا مشین گن بردار بھی مڑ کر ان کے پیچھے چلا گیا۔ شاید وہ ان کا باڈی گارڈ تھا۔ اب کمرے میں وہی شی چو رہ گیا تھا۔

''اس کال نے تمہاری زندگی کے چند لمحے بڑھا دیئے ہیں''...... دروازہ بند ہوتے ہی شی چو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن اصل بات کا علم تو بہر حال اللہ تعالیٰ کو ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب کیا ہم نے اسی طرح بے بس ہو کر بیٹھے رہنا ہے''...... اچانک ساتھ موجود صفدر نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

''فی الحال اس چوہے کی موجودگی میں کچھ کیا بھی تو نہیں جا سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر شی چو کیا آپ میری ایک بات مان سکتے ہیں''...... اچانک صفدر نے شی چو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا بات ہے''...... شی چو نے چونک کر پوچھا

''کیا آپ میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا صحیح رنگ بتا سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو شی چو کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے

لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ وہ صفدر کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا اور واقعی صفدر نے جو بات سوچی تھی وہ عمران کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات''...... شی چو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ اگر بھورا ہے تو پھر یہ واقعی میرا ساتھی ہے اور اگر اس کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ سیاہی مائل ہے تو پھر یہ ہمارا ساتھی نہیں ہے کوئی اور آدمی ہے اور یہ بات چونکہ میں خود چیک نہیں کرسکتا اس لئے تمہیں کہہ رہا ہوں۔اصل بات سامنے آنے سے نہ صرف باچان کا بھی فائدہ ہو گا''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو کیا تم مجھ پر شک کر رہے ہو''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے میجر اوساکا کے ساتھ جو باتیں کی ہیں مجھے معلوم ہے کہ وہ سب غلط ہیں اس لئے مجھے شک ہے کہ تم ہمارے ساتھی نہیں ہو''...... صفدر نے بھی جواب میں غصیلے پن کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں''...... شی چو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکالی تھی۔ باقی ساتھی حیرت سے ڈرامہ دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں اس کی سمجھ ہی نہ آ رہی تھی۔

''اگر میں آنکھیں بند کرلوں تو''...... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ شی چو یا صفدر اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو عمران کی طرف بڑھتا ہوا شی چو تیزی سے مڑا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو''...... دروازے میں داخل ہونے والا دوسرے سپاہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میں اس کی آنکھیں چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھیوں کے مطابق یہ جعلی آدمی ہے شی چو نے کہا۔

''باہو چلو باس نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرنے کا کہا ہے کیونکہ کرنل جوشن خود آ رہے ہیں چلو باہر یہ کام باس خود کرے گا''...... آنے والے نے کہا تو شی چوا ثبات میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ آدمی بھی مڑا اور پھر دروازے میں رک کر اس نے جیب میں سے ایک کپسول نکالا اور اسے فرش پر دے مارا۔ کپسول ہلکے سے دھماکے سے پھٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ معلوم ہو چکا تھا کہ انہیں بے ہوش کیا جا رہا ہے اس لئے انہوں نے سانس روک لئے تھے۔ عمران بھی سانس روکے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے یکلخت جولیا کی گردن ڈھلکتے ہوئے دیکھی اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بے ہوش ہو گئے۔ انہوں نے یقیناً سانس لے لیا ہو گا البتہ ٹائیگر سید ھا بت بنا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ شاید وہ اب تک سانس روکے ہوئے تھے۔

''بس اتنا ہی کافی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس لیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب تک گیس کا اثر ختم ہو چکا ہو گا لیکن جیسے ہی اس نے سانس لیا اس کا ذہن بجلی کی سی تیزی سے گھومنے لگا لیکن اس نے فوراً ہی اسے ذہن کو کنٹرول کر لینے کی جدوجہد شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ وہ ذہن پر کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے دوبارہ سانس لیا لیکن اب اس کو سانس لینے سے کچھ نہ ہوا تو اس نے گردن موڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھا لیکن اب ٹائیگر کی گردن بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح ڈھلکی ہوئی تھی۔

''ہونہہ مشقیں چھوڑ رکھی ہیں اس نے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ موڑی اور اپنے جسم کو پیچھے کی طرف کر دیا۔

چند لمحوں بعد اس کی ٹانگ کرسی کے عقبی پائے تک پہنچ گئی کیونکہ عمران کے اس طرف دوسری کرسی نہیں تھی اس لئے وہ ٹانگ کو موڑ کر آزادی سے عقب میں لیا گیا تھا لیکن اس عقبی پائے کو پیر کی مدد سے اس نے اچھی طرح ٹٹولا لیکن اس پائے میں کوئی بٹن نہ تھا۔

''اوہ یہ بٹن خلاف معمول دوسرے پائے میں ہوگا لیکن وہاں تک تو پیر جا ہی نہیں سکتا اور ساتھ ہی صفدر کی کرسی ہے۔ اب کیا ہوگا''...... عمران نے ٹانگ کو واپس موڑ کر سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

''باس میں نے بٹن چیک کر لیا ہے''...... اچانک دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے تم تو بے ہوش ہو گئے تھے پھر''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

''میں بے ہوش ہونے لگا تھا باس لیکن میں نے اپنے ذہن کو بلنگ کر لیا۔ پھر اب میں نے ذہن کو دوبارہ بحال کیا تو آپ ٹانگ موڑنے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ میں نے بھی ٹرائی شروع کر دی''...... ٹائیگر نے عمران کی کرسی کے عقب میں آ کر بٹن پریس کرتے ہوئے کہا اور عمران بھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ ہتھکڑی وہ پہلے ہی کھول چکا تھا اور رسی بھی اس حد تک کٹ چکی تھی کہ ایک جھٹکے سے ٹوٹ گئی تھی۔

''اوہ تو تم نے اس طرح ذہن کو کنٹرول کیا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ تم ذہن کو کنٹرول کرنے کی مشقیں نہیں کر رہے''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہوئے کہا۔

''مشقیں تو کرتا ہوں باس لیکن سانس روکنے کی وجہ سے میں فوری طور پر ذہن

کو کنٹرول نہ کر سکا اس لئے میں نے اسے پلنگ کر دیا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں سانس روکنے سے ذہن میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے۔ تمہیں یہ مشق بھی کرنی چاہئے کہ آکسیجن کی کمی کے باوجود تم ذہن کو کنٹرول کر سکو“...... عمران نے کہا

”یس باس“...... ٹائیگر نے کہا

”ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ“...... عمران نے کہا

”لیکن باس یہ تو گیس سے بے ہوش ہوئے ہیں اینٹی گیس کے بغیر یہ ہوش میں نہیں آئیں گے“...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا تمہیں کیا تمہارا ذہن بالکل ہی مفلوج ہو گیا ہے۔ تمہیں میں نے کئی بار بتایا ہے کہ ایسی صورت میں گردن کے پیچھے حرام مغز پر انگوٹھا رکھ کر جھٹکے پیدا کر کے گیس کے اثرات ختم کیے جا سکتے ہیں“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری باس مجھے خیال نہ رہا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اگر تمہارا یہی حال رہا تو کسی روز چڑیا گھر کے پنجرے میں کھڑے نظر آؤ گے اور بچے تمہیں مونگ پھلیاں کھلائیں گے“...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر دیکھا تو دوسری طرف ایک کمرہ تھا لیکن اس کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس کمرے کا دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ عمران نے تیزی سے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اسے دراصل کسی اسلحے کی تلاش تھی لیکن کمرے میں سوائے فرنیچر کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ ابھی عمران تلاشی لینے میں ہی مصروف تھا کہ اچانک اسے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر

دروازے کا پٹ عمران کے سامنے آ گیا۔اس کے ساتھ ہی ایک باچانی اندر آیا اور پھر وہ جیسے ہی دروازے کے پٹ سے آگے ہوا عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔اس نے اسے پکڑ کر سینے کے ساتھ جکڑا ہی تھا کہ اچانک عمران کے قدم زمین سے اٹھے اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر جا گرا۔گو نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ وہ باچانی اب سامنے کھڑا حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران اس طرح کھڑا بھی ہو سکتا ہے۔

''یہ تم نے کیا داؤ کھیلا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم کرسی سے رہا کیسے ہو گئے''...... اس بار باچانی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے۔تم نے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسی داؤ لگایا ہے''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ٹی وی کے کسی مذاکرے میں مارشل آرٹ کے داؤ پیچ پر بات چیت کر رہا ہو تو وہ باچانی بے اختیار مسکرا دیا۔

''جس داؤ کا تم نے نام لیا ہے یہ تو بچوں کا داؤ ہے۔ یہ وارم اپ لفٹ تھا''...... اس باچانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت اچھل کر باچانی کے سینے پر سر کی ٹکر مارنی چاہی۔گو عمران کے انداز میں بے پناہ تیزی تھی لیکن اس سے بھی زیادہ تیزی سے باچانی نے اس کی گردن پکڑ لی اور اس کے ساتھ ہی عمران ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے کمرے کی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ دیوار کی طرف بڑھائے تاکہ اپنے سر کو بچا سکے لیکن اس کے ہاتھ حرکت میں نہ آئے اور اس کا سر ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرایا اور اس

کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

ٹائیگر عمران کے کمرے سے جانے کے بعد تیزی سے صفدر کی طرف مڑا اور اس نے اس کے عقب میں جا کر اس کی گردن کی پشت پر اپنا انگوٹھا رکھا اور اسے مخصوص انداز میں حرکت دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر چند لمحوں بعد صفدر نے جب آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھلکا ہوا جسم سیدھا ہوا تو ٹائیگر تیزی سے مڑ کر اس کی کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن پریس کر دیا۔ کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے۔

''اوہ اوہ کیا مطلب عمران صاحب کہاں ہیں''...... صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دور سے عمران کی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ اوہ باس کو کچھ ہو گیا ہے ورنہ''...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ دوسرے کمرے میں کھلتا تھا۔ ٹائیگر اور صفدر دونوں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس کمرے میں پہنچے تو کمرہ خالی تھا البتہ دیوار کے ساتھ ہی عمران فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا جبکہ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔

''باس باس''...... ٹائیگر نے جھپٹ کر عمران کو سیدھا کیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا جبکہ صفدر اس کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔

''باس کی حالت خراب ہے صفدر''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے واپس اس کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ آئے تھے۔ صفدر بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ ٹائیگر نے عمران کو فرش پر لٹایا اور پھر دوڑتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور تیزی سے جھک کر اس نے عمران کے دونوں جبڑے دبائے اور بوتل کو اس کے منہ سے لگا کر اونچا کر دیا۔ بوتل میں موجود پانی تیزی سے عمران کے حلق میں اترتا چلا گیا۔ صفدر بھی انتہائی پریشانی کے عالم میں عمران پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے اس کی نبض پکڑی ہوئی تھی۔

''اوہ اوہ ویری گڈ اور پانی پلاؤ نبض معمول پر آ رہی ہے''...... صفدر نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب کافی پانی عمران کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور باقی پانی اس نے عمران کے چہرے پر ڈالنا شروع کر دیا اور صفدر بھی مطمئن ہو کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''کمرے کا دروازہ بند کر دیں صفدر صاحب ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے''...... ٹائیگر نے کہا تو صفدر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے چٹخنی چڑھا دی۔ اسی لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح گہری سرخ ہو رہی تھیں۔

''باس باس''...... ٹائیگر نے عمران کو آوازیں دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر پر پہنچ گئے۔

''باس آپ کے سر پر چوٹ آئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے یکلخت

سر کو جھٹکا دیا اور پھر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

''وہ وہ آدمی کہاں ہے جس نے مجھے ضرب لگائی تھی''...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''آدمی وہاں تو کوئی آدمی نہیں تھا باس آپ کی چیخ سن کر میں اور صفدر یہاں آئے تو آپ دیوار کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور آپ کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ ٹارچنگ روم میں یقیناً پانی کی بوتلیں رکھی جاتی ہیں اور آپ کو فوری طور پر پانی کی ضرورت تھی اس لئے میں آپ کو اٹھا کر یہاں لے آیا تھا''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا لیکن ہوا کیا تھا عمران صاحب آپ تو انتہائی سخت ترین حالات میں بھی کبھی نہیں چیخے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لی۔

''آج سیر کو سوا سیر مل گیا تھا۔ بہر حال جلدی کرو باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے خود بھی آگے بڑھا اور تنویر کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس کی گردن کے عقبی حصے میں ایک مخصوص جگہ پر انگوٹھا رکھ کر اسے حرکت دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی تنویر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور عمران اسے چھوڑ کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر نے یہی کارروائی کیپٹن شکیل کے ساتھ شروع کر رکھی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے تو عمران اور ٹائیگر نے کرسیوں کے عقبی پایوں میں موجود بٹن پریس کر کے انہیں راڈز سے نجات دلا دی۔ صفدر اس دوران اندر دروازے کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔ شاید وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ دوسری طرف سے کوئی آ رہا ہے یا نہیں۔

''ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور یہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران

نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب اس کمرے سے خفیہ راستہ نکلتا ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی تیزی سے مڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا تمہیں الہام ہونے لگ گیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن کیپٹن شکیل کوئی جواب دینے کی بجائے تیزی سے مڑا اور پھر اس نے سائیڈ دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔

''اوہ ویری گڈ آؤ''...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے اس راہداری میں داخل ہو گئے۔ کیپٹن شکیل سب سے آخر میں راہداری میں داخل ہوا اور پھر اس نے راہداری کے کونے میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور پھر وہ بھی دوڑتا ہوا عمران اور ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ راہداری خاصی طویل تھی لیکن آگے جا کر وہ بند ہو گئی تو اس بار عمران نے اس کی جڑ میں ایک ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی اور وہ سب ایک کمرے میں پہنچ گئے جو خالی پڑا ہوا تھا۔ سب سے آخر میں کیپٹن شکیل باہر آیا اور پھر اس نے اس راستے کو دوبارہ بند کر دیا۔ اس دوران باقی ساتھی تیزی سے مختلف کمروں کو چیک کر چکے تھے۔ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

''آؤ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''لیکن اب ہم کہاں جائیں گے''...... جولیا نے کہا

''فی الحال یہاں سے تو نکلیں''...... عمران نے کہا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک

کر کے وقفہ دے کر باہر آ گئے۔ عمران ابھی تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اس نے کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے ایک کار کھڑی دیکھی۔ کار میں ایک عورت اور دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی چھت پر لگے ہوئے سٹینڈ پر سامان بندھا ہوا تھا اور ایک آدمی کوٹھی کے پھاٹک کو تالا لگا رہا تھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور سڑک پر پہنچ کر اس کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی اور جب تک عمران اس کوٹھی تک پہنچا کار موڑ کاٹ کر نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر پلک جھپکنے میں اندر کود گیا اور پھر جب اس کے ساتھی گیٹ تک پہنچے عمران نے اندر سے کنڈل کھول کر چھوٹا پھاٹک کھول دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی اندر داخل ہو گئے تو عمران نے پھاٹک بند کر دیا۔

''اس کوٹھی کے مکین کسی لمبے سفر پر گئے تھے اس لئے ہم یہاں کچھ روز اطمینان سے گزار سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ دور سے وہ بھی اس کوٹھی کے گیٹ پر موجود کار اور اس کی سٹینڈ پر بندھا ہوا سامان دیکھ چکے تھے اس لئے کسی کو مزید پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

''اس بار ہم سب بال بال بچے ہیں''...... عمران نے سٹنگ روم میں پہنچ کر ایک کرسی رپ بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل کیا تم نے اس راستے کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔ کیا واقعی تمہیں الہام ہو گیا تھا''...... جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ نہیں مس جولیا دوسری بار بے ہوش ہونے سے پہلے میری نظروں نے

دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پتھر کو چیک کر لیا تھا۔ اور اس کی ساخت سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں سے دیوار پھٹ کر کوئی راستہ باہر جاتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے تحسین آمیز انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب اب آپ بتائیں کہ آپ کو کیا ہوا تھا۔ آپ نے وہ سیر پر سوا سیر والی بات کیوں کی تھی''...... صفدر نے کہا تو جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ وہ اس دوران بے ہوش تھے اس لئے انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

''کیا ہوا کیا مطلب کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی۔''...... جولیا نے چونک کر پوچھا

''ہاں خاص نہیں بلکہ خاص الخاص آج بڑے طویل عرصے بعد کسی نے مجھے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دی ہے۔ کیا مطلب کیسے کس نے''...... جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اپنے اور ٹائیگر کے ہوش میں آنے اور پھر دوسرے کمرے میں جانے اور ایک باجانی کے اندر آنے کے بعد اس پر جھپٹنے سے لے کر دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش ہونے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''اوہ اوہ کون تھا وہ جس نے تمہیں اس انداز میں شکست دی ہے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ تم تو مارشل آرٹ کے جادوگر ہو''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو وہ جادوگروں کا شہنشاہ تھا۔ میں تو خود حیران ہوں۔ بہر حال اگر کبھی وہ پھر مل گیا تو میں پگڑی اور مٹھائی اس کے سامنے رکھ کر اس کی شاگردی ضرور اختیار

کروں گا لیکن وہ نجانے کہاں چلا گیا تھا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی
''...... عمران نے کہا

''حیرت ہے پھر تو اس آدمی سے واقعی ماننا چاہئے میں تو آج تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دینا ناممکن ہے جوانا جیسا آدمی تمہیں شکست نہ دے سکا۔ حیرت ہے''...... تنویر نے کہا۔

''باس کیا آپ مذاق کررہے ہیں یا''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے شوق تھا دیوار سے سر ٹکرا کر خودکشی کرنے کا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں اور یہ کوئی ایسی حیرت انگیز بات بھی نہیں ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ انسان کسی بات میں اپنے آپ کو حرف آخر سمجھ لیتا ہے لیکن اللہ تعالٰی کوئی نہ کوئی اس سے زیادہ برتر اس کے سامنے لاکر اس بتاتا ہے کہ سب سے طاقتور اور سب سے بڑی صرف اللہ تعالٰی کی ذات ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''بہر حال اب کیا کرنا ہے۔ یہ مشن تو ہمارے لئے عذاب بن گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مشن مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس سپیشل سیکشن کا خاتمہ ہمیں پہلے کرنا ہوگا عمران صاحب ورنہ یہ لوگ ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور جس انداز کی ان کی کارکردگی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے''...... عمران کے بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن اس کے لئے اسلحہ، میک اپ، کاریں اور دوسرا ضروری سامان چاہئے

جبکہ ہمارے پاس نہ رقم ہے نہ ہی اسلحہ''...... جولیا نے کہا

''یہ سارا بندوبست ہو سکتا ہے۔ یہاں کے گیم کلب آخر کب کام آئیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اب تک ہمارے فرار کے بارے میں انہیں علم ہو چکا ہو گا اس لئے وہ ہمیں تلاش کرنے کے لئے یقیناً نکل چکے ہوں گے اور یہ بتا دوں کہ میجر اوسا کا کو بھی معلوم ہے کہ ہمارے پاس رقم نہیں ہے اس لئے ہم نے لامحالہ گیم کلب کا رخ کرنا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے تم بتاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم یہاں سے نکلیں اور اسی خفیہ راستے کے ذریعے دوبارہ اندر پہنچ جائیں اور پھر وہیں سے اسلحہ حاصل کر کے وہیں کارروائی کی جائے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ پہلے تو ان سب کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے انہیں عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو لیکن چند لمحوں بعد جب انہیں عمران کی بات سمجھ میں آئی تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ اوہ واقعی ویری گڈ یہ انتہائی شاندار اور ذہانت سے پر تجویز ہے۔ ویری گڈ''...... سب سے پہلے تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کھل کر عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''سن لیا تم نے جولیا اسے کہتے ہیں رقابت اب یہ مجھے عقلمند ثابت کر کے میرا سکوپ ختم کرنا چاہتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تمہارا سکوپ احمق بن کر بھی نہیں بن سکتا۔ سمجھے بہر حال تمہاری تجویز موجودہ حالات میں بہترین ہے''...... تنویر نے فوراً کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

''عمران صاحب تنویر درست کہہ رہا ہے وہ لوگ ہمیں تلاش کرنے کے لئے شہر میں پھیلے ہوئے ہوں گے اس لئے اس ہیڈ کوارٹر میں بھی زیادہ آدمی موجود نہ ہوں گے اور ہیڈ کوارٹر میں لازماً میک اپ کا سامان بھی مل جائے گا، لباس بھی اور اسلحہ بھی''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆

میجر اوساکا اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا اس کی فراخ پیشانی پر موجود شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر خاصا الجھا ہوا ہے۔ کرنل جوشن نے کال میں سب سے پہلے عمران کے بارے میں پوچھا تھا اور میجر اوساکا نے جب اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر میں بے ہوش پڑے ہیں تو کرنل جوشن نے انہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دینے پر اصرار کیا لیکن جب میجر اوساکا نے ایسا کرنے سے معذرت کر لی اور واگ اور کیڈو جزیرے کے بارے میں بات کی تو کرنل جوشن نے اسے حکم دیا کہ وہ خود فوری طور پر ہاکاڈو آ رہا ہے اور جب تک وہ نہ آئے اس وقت تک عمران کو ہوش میں نہ لایا جائے تو میجر اوساکا نے اس سے وعدہ کر لیا لیکن اب وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی کرنل جوشن نے ڈولفن کے ساتھ مل کر جاپان کے مفادات سے غداری کی ہے لیکن اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کیونکہ آج تک کرنل جوشن کو انتہائی بااصول اور انتہائی محب وطن سمجھا جاتا تھا لیکن عمران نے جو باتیں کی تھیں اور اب کرنل جوشن نے جس طرح عمران کو بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرنے پر اصرار کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہر حال دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے۔ وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے اس سلسلے میں کیا اقدام کرنا چاہئے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ کرنل جوشن کے اختیارات سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن کے خلاف کی جانے والی کوئی بات بھی اسے انتہائی مشکل میں ڈال سکتی ہے۔ آخر کار اس نے سوچ سوچ کر یہی فیصلہ کیا کہ وہ ان حالات کو ڈیفنس سیکرٹری کے نوٹس میں لے آئے۔ ڈیفنس سیکرٹری سے اس کے خاصے گہرے تعلقات تھے کیونکہ وہ نہ صرف اس کے دور کے رشتہ دار تھے بلکہ ڈیفنس سیکرٹری کی بیوی اس کی مرحومہ والدہ کی کلاس فیلو بھی رہی تھی۔ اس حوالے سے بھی ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ اس کے خاندانی تعلقات تھے اور وہ جانتا

تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری باچان میں سب سے طاقتور حیثیت کے حامل ہیں اس لئے اسے یہ فیصلہ کر کے خاصا ذہنی اطمینان سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور پھر کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔ ''پاکیشیائی ایجنٹوں کی کون نگرانی کر رہا ہے''...... میجر اوساکا نے پوچھا

''سر آپ کے حکم پر انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ ویسے بھی وہ راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے زیرو ہال میں تو کوئی موجود نہیں ہے البتہ فرسٹ روم میں ماسٹر سکاٹا موجود ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ماسٹر سکاٹا اکیلا ہی ان سب کے لئے کافی ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''ٹھیک ہے جب کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے لگے تو مجھے اطلاع کر دینا''...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور آفس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب کرنل جوشن کے آنے تک آرام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے الماری سے اپنی پسندیدہ شراب پینا شروع کر دی لیکن ابھی اسے بیٹھے ہوئے دس پندرہ منٹ ہوئے تھے کہ ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر اوساکا چونک پڑا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا

''یس''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''سر ماسٹر سکاٹا نے آ کر عجیب سی رپورٹ دی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر اوساکا بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا''...... میجر اوساکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سر اس نے بتایا ہے کہ وہ باتھ روم گیا تھا لیکن جب وہ واپس فرسٹ روم میں گیا تو کسی نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے اسے اٹھا کر فرش پر پھینک دیا لیکن

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے اسے اٹھا کر دیوار پر مارا اور ہلاک کر دیا اور پھر وہ باہر سے دروازہ بند کر کے اطلاع دینے آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فرسٹ روم میں اس پر حملہ ہوا۔ کیا مطلب کیا وہ نشے میں تو نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو بے ہوش ہیں اور راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں"...... میجر اوساکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ نشہ تو کیا سر شراب بھی نہیں پیتا آپ کو تو معلوم ہے سر"...... دوسری طرف سے سیکشن کے انچارج کیپٹن باٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا اس پر کسی فرشتے نے حملہ کر دیا تھا۔ جاؤ اور جا کر چیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو نانسنس"...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آن کیا اور میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے خواہ مخواہ ڈسٹرب کیا گیا ہو۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ہونہہ اب کہیں گے کہ اس نانسنس ماسٹر سکاٹا نے خواب دیکھا تھا ہونہہ"...... میجر اوساکا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کر کے رسیور اٹھا لے۔

"یس"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"باس غضب ہو گیا۔ تمام پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں۔ وہ آدمی جسے ماسٹر سکاٹا نے ہلاک کیا تھا اس کی لاش بھی غائب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر اوساکا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے"...... میجر اوساکا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ فوراً آ جائیں باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے''...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آپریٹنگ ہال میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن باٹو اور ماسٹر سکاٹا دونوں موجود تھے۔

''کیا ہوا ہے یہ کیسے ممکن ہے''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''میرے ساتھ آیئے باس یہ لوگ واقعی نکل گئے ہیں''...... کیپٹن باٹو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فرسٹ روم میں داخل ہو گئے۔

''یہ دیکھیں باس یہ اس آدمی کا خون جس کو میں نے ہلاک کیا تھا''...... ماسٹر سکاٹا نے دیوار کے ساتھ موجود خون کے بڑے سے دھبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میجر اوساکا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دوڑتا ہوا وہ زیرو روم میں پہنچا اور زیرو روم میں داخل ہوتے ہی یکلخت وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور بے یقینی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کمرے میں موجود کرسیوں کے راڈز غائب تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی وہاں موجود نہ تھا البتہ فرش پر ایک جگہ خون کے دھبے موجود تھے اور پانی کی خالی بوتل بھی پڑی ہوئی تھی اور الماری کے پٹ بھی کھلے ہوئے تھے جس میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔

''اوہ اوہ ویری بیڈ تم نے خفیہ راستہ چیک کیا ہے''...... میجر اوساکا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''یس سر لیکن یہ راستہ بدستور بند ہے اور سیکنڈ سپاٹ بھی خالی ہے۔ ویسے بھی سر اس خفیہ راستے کا انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے''...... کیپٹن باٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاؤڈر گن لے آؤ تاکہ ان کے قدموں کے نشانات چیک کیے جا سکیں پھر صورت حال واضح ہو گی''...... میجر اوساکا نے کہا تو کیپٹن باٹو سر ہلاتا ہوا مڑا اور

زیرو روم سے باہر چلا گیا۔

''ماسٹر سکاٹا تم نے جس آدمی کو ہلاک کیا تھا کیا وہ تم سے لڑا بھی تھا'' ...... میجر اوساکا نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

''یس باس میں باتھ روم گیا تو باہر سے دروازہ بند کر کے گیا تھا کیونکہ یہ میری عادت ہے۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اچانک ایک آدمی جو دروازے کی سائیڈ پر چھپا ہوا تھا مجھ پر جھپٹ پڑا اور باس مجھے اعتراف ہے کہ اس نے مجھے گھما کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کا ایک بازو میرے سینے کے گرد اور دوسرا بازو میری گردن کے گرد تھا اور اس آدمی میں واقعی بے پناہ طاقت تھی لیکن اسے شاید معلوم نہ تھا کہ میرا نام ماسٹر سکاٹا ہے۔ میں نے وارم اپ لفٹ کے ذریعے اسے سر کے اوپر سے اچھال کر پشت کے بل سامنے فرش پر دے مارا اور ایک بار پھر مجھے اعتراف ہے کہ جتنی مشکل مجھے اس آدمی کے خلاف وارم اپ لفٹ داؤ لگاتے ہوئے ہوئی تھی اتنی مجھے پہلے کسی کے خلاف نہ ہوئی تھی لیکن میں کامیاب رہا۔ میرا خیال تھا کہ اب یہ اٹھ نہ سکے گا لیکن وہ خلاف توقع اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے میرے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن میں نے اسے گردن سے پکڑا اور اس کے جسم کی حرکات سست کر کے اسے پوری قوت سے دیوار سے مار دیا۔ اس کا سر یقیناً پھٹ گیا تھا۔ اس کی ناک سے خون دھار کی صورت میں بہنے لگا۔ وہ نیچے گر کر ہلاک ہو گیا میں واپس مڑا اور باہر سے دروازہ بند کر کے کیپٹن باٹو کو اطلاع دینے گیا۔ پھر کیپٹن باٹو نے آپ کو اطلاع دی پھر میں کیپٹن باٹو کے ساتھ واپس آیا تو اس آدمی کی لاش بھی موجود نہ تھی اور زیرو روم بھی خالی تھا۔ کیپٹن باٹو نے خفیہ راستہ کھولا اور دوسری طرف جا کر چیکنگ کی لیکن وہ سب لاش سمیت غائب ہو چکے تھے'' ...... ماسٹر سکاٹا نے اس طرح پوری تفصیل بتا دی جیسے وہ کسی عدالت کے سامنے کھڑا بیان دے رہا ہو۔

''تم جس آدمی کے بارے میں کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک ہوگیا ہے۔ وہ ہلاک نہیں ہوا بلکہ صرف بے ہوش ہوا تھا جسے اس کے ساتھی فرسٹ روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور پھر انہوں نے الماری سے پانی کی بوتل نکال کر اسے پانی پلایا۔ وہ یقیناً ہوش میں آ گیا ہو گا تو وہ سب اس خفیہ راستے سے نکل گئے''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''نہیں باس وہ آدمی بچ ہی نہیں سکتا۔ اس کا سر جس قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا اس کے بعد وہ کیسے بچ سکتا ہے''...... ماسٹر سکاٹا نے بڑے یقینی لہجے میں کہا۔

''یہ دیکھو یہاں خون کے نشانات بھی ہیں اور پانی کی خالی بوتل بھی پڑی ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا مقابلہ علی عمران سے ہوا ہے۔ اس علی عمران سے جسے تمہاری طرح مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے اور شاید اسی لئے وہ بچ بھی نکلا ہے۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً ہلاک ہو جاتا''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''اگر وہ بچ نکلا ہے باس تو پھر میرا ریکارڈ خراب ہو گیا ہے۔ مجھے اپنا ریکارڈ درست کرنے کے لئے اسے ہر صورت میں ہلاک کرنا پڑے گا''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا تو میجر اوساکا بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا''...... میجر اوساکا نے کہا اسی لمحے کیپٹن باٹو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبی لیکن چوڑی نال والی گن موجود تھی جس کا دستہ غبارے کی طرح پھولا ہوا تھا۔

''پہلے وہاں پاؤڈر سپرے کرو۔ اس فرسٹ روم میں''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''باس یہ تو ہوتا رہے گا ہمیں ان کی تلاشی کے لئے آدمیوں کو بھیج دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نکل جائیں''...... کیپٹن باٹو نے کہا۔

''اوہ ہاں واقعی ٹھیک ہے۔ یہ گن تم ماسٹر سکاٹا کو دو اور خود جا کر پورے سیکشن کو ان کی تلاش پر مامور کر دو۔ ویری بیڈ۔ دیر ہو گئی تو وہ اپنا میک اپ تبدیل کر کے ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے۔ ان کے حلیئے اور قد و قامت بتا دو''...... میجر اوساکا نے کہا اور کیپٹن باٹو گن ماسٹر سکاٹا کے ہاتھ میں دے کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ پھر ماسٹر سکاٹا نے میجر اوساکا کی ہدایت کے مطابق زیرو روم اور فرسٹ روم میں پاؤڈر سپرے کیا تو واقعی قدموں کے نشانات سے وہی سب کچھ سامنے آ گیا جیسا کہ میجر اوساکا نے اندازہ لگایا تھا۔ اس کے بعد خفیہ راستہ کھولا گیا۔ وہاں بھی قدموں کے نشانات باہر جاتے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ دوسری طرف بھی پھاٹک تک نشانات نظر آئے۔

''تم نے دیکھا ماسٹر سکاٹا کہ تمام قیدی پیروں پر چل کر گئے ہیں''...... ایک عورت اور پانچ مردوں کے قدموں کے نشانات واضح ہیں۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ جسے تم نے ہلاک کیا تھا وہ ہلاک نہیں ہوا کیونکہ مردے اپنے قدموں پر چل کر نہیں جایا کرتے میجر اوساکا نے واپس زیرو روم میں آتے ہوئے کہا۔

''یس باس لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس آدمی کو تلاش کر کے ہلاک کر دوں''...... ماسٹر سکاٹا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''سیکشن انہیں جلد ہی تلاش کر لے گا۔ اس کے بعد میں خود تمہارا مقابلہ اس عمران سے کراؤں گا۔ تم بے فکر رہو''...... میجر اوساکا نے جواب دیا اور ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر اوساکا فرسٹ روم سے نکل کر واپس اپنے دفتر جا رہا تھا کہ کیپٹن باٹو دوڑتا ہوا قریب آیا۔

''کرنل جوشن صاحب کا ہیلی کاپٹر لینڈ کر رہا ہے باس''...... کیپٹن باٹو نے کہا۔

''اوہ اچھا''...... میجر اوساکا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا

جدھر ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو کرنل جوشن ہیلی کاپٹر سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میجر اوساکا نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''کہاں ہے وہ عمران اور اس کیس اتھی۔ انہیں ہوش تو نہیں آیا'' ...... کرنل جوشن نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''سر وہ پر اسرار طور پر فرار ہو گئے ہیں لیکن ہم جلد ہی انہیں دوبارہ پکڑ لے گے'' ...... میجر اوساکا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''کیا کیا کہہ رہے ہو۔ فرار ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب بے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں'' ...... کرنل جوشن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''لیس سر بے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں۔ آیئے میں آپ کو دکھاتا ہوں'' ...... میجر اوساکا نے کہا تو کرنل جوشن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر میجر اوساکا نے اسے زیرو روم، فرسٹ روم اور خفیہ راستے میں موجود قدموں کے نشانات دکھائے اور ماسٹر سکاٹا سے ایک آدمی کی لڑائی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''کیا تم نے پہلے انہیں ہوش دلایا تھا'' ...... کرنل جوشن نے واپس آپریٹنگ روم میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''لیس سر میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ پھر آپ کی کال آ گئی اور میں نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرا دیا لیکن وہ کسی پر اسرار انداز میں ہوش میں آ گئے اور اس خفیہ راستے سے فرار ہو گئے'' ...... میجر اوساکا نے کہا۔

''لیکن جب میں نے تمہیں کال کیا تو تم نے بتایا تھا کہ وہ بے ہوش ہیں۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ اس وقت وہ ہوش میں تھے۔ بہر حال کیا باتیں ہوئی تھیں ان سے'' ...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ کمرے میں کیپٹن باٹو اور ماسٹر سکاٹا ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے جبکہ کرنل جوشن اور میجر اوساکا دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

''سر میں نے اس عمران سے اس ٹیپ کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی''...... میجر اوساکا نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں کہاں ہے وہ ٹیپ مجھے سنواؤ فوراً''...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر اوساکا نے کیپٹن باٹو سے کہا کہ اس کے آفس سے ٹیپ ریکارڈ اور ٹیپ اٹھا لائے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ٹیپ ریکارڈ وہاں پہنچ گیا اور پھر اسے آن کر دیا گیا۔ کرنل جوشن خاموش بیٹھا اسے سنتا رہا۔

''اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واگ جزیرہ اب اوپن ہو جائے گا اور یہ شیطان اسے تباہ کر دیں گے۔ ویری بیڈ''...... کرنل جوشن نے بے اختیار انداز میں کہا۔

''اس سے باچان کو کیا فرق پڑے گا سر۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ باچان حکومت کو واگ سے کیا دلچسپی ہے۔ اس کی تنصیبات تو کیڈو میں ہیں اور کیڈو کے بارے میں تو کوئی بات نہیں ہوئی''...... میجر اوساکا نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں''...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ واگ میں واقعی مجرم تنظیم ڈولفن کا پریس سیکشن موجود ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کیونکہ واگ جزیرہ تو کیڈو جزیرے کے حفاظتی انتظامات کے دائرہ میں ہے وہاں کوئی مجرم تنظیم کیسے اپنا اڈا بنا سکتی ہے''...... میجر اوساکا نے کہا۔

''پھر تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے''...... کرنل جوشن نے کہا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کی جیب میں رینگ گیا تھا۔

''مجھے کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ٹیپ ڈیفنس

سیکرٹری صاحب کو پہنچا دوں پھر وہ خود ہی انکوائری کر لیں گے‘‘...... میجر اوساکا نے کہا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ پر شک ہے کہ میں مجرم تنظیم سے ملا ہوا ہوں کیوں‘‘...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ انکوائری پر خود ہی ساری بات سامنے آ جائے گی‘‘...... میجر اوساکا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

’’ہونہہ تو یہ بات ہے ٹھیک ہے‘‘...... کرنل جوشن نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ میجر اوساکا سنبھلتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی میجر اوساکا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

’’ہونہہ تو تم میری سیٹ لینا چاہتے تھے نانسنس کرنل جوشن کی سیٹ غدار‘‘...... کرنل جوشن نے ایک بار پھر ٹریگر دباتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس بار سائلنسر لگے مشین پسٹل سے گولیاں دھار کی صورت میں نکل کر فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے میجر اوساکا کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی میجر اوساکا کا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا

’’کیپٹن باٹو‘‘...... کرنل جوشن نے چیخ کر کہا۔

’’یس سر‘‘...... ایک طرف حیرت سے بت بنے کھڑے کیپٹن باٹو نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

’’اس غدار کی لاش کو جلا کر راکھ کر دو اور سنو میں تمہیں میجر کے عہدے پر ترقی دیتا ہوں۔ اب تم سپیشل سیکشن کے انچارج ہو‘‘...... کرنل جوشن نے کہا۔

’’یس سر میں آپ کا مکمل طور پر تابعدار رہوں گا‘‘...... کیپٹن باٹو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ماسٹر سکاٹا ادھر آؤ''...... کرنل جوشن نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... ماسٹر سکاٹا نے آگے بڑھ کر مودبانہ لہجے میں کہا

''تم سارجنٹ ہو''...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

''یس سر''...... ماسٹر سکاٹا نے جواب دیا۔

''تو تمہیں میں کیپٹن کے عہدے پر ترقی دے کر ہاکاڈو کے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بناتا ہوں۔ کیا تم یہاں کا نظام سنبھال لو گے''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سر مجھے یہاں دس سال ہو گئے ہیں سر۔ میں سب کچھ اوکے کر لوں گا''...... ماسٹر سکاٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

''میجر باٹو اب تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑانا ہے۔ سمجھے ایک لمحے کی مہلت دیئے بغیر جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو''...... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... میجر باٹو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کیپٹن ماسٹر سکاٹا تم ٹرانسمیٹر لے کر آفس میں پہنچاؤ میں کیڈو جزیرے پر میجر جوگم سے بات کرنا چاہتا ہوں''...... کرنل جوشن نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سرسری سی نظر میجر اوساکا کی لاش پر ڈالی اور پھر کندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

''نانسنس سمجھ رہا تھا کہ وہ کرنل جوشن کا کورٹ مارشل کرا دے گا نانسنس''...... دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر سکاٹا اندر

داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو اس نے کرنل جوشن کے سامنے رکھ دیا۔

''اس میجر اوساکا کی لاش ٹھکانے لگا دو''...... کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا جبکہ کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر کیڈو کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی تھی۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر میجر جوگم بول رہا ہوں سر اوور''...... چند لمحوں بعد جوگم کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا پوزیشن ہے کیڈو جزیرے کے سیکشن کی اوور''...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

''اوکے سر میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔اب کیڈو جزیرے پر کوئی چڑیا بھی میری اجازت کے بغیر پر نہیں مار سکتی۔اوور''...... میجر جوگم کی فاخرانہ آواز سنائی دی۔

''سنو میجر جوگم مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے پاکیشیا میں کسی سائنس دان سے مارکوتھم ریز کا توڑ معلوم کیا ہے اور اس سائنس دان نے اسے بتایا ہے کہ جدید ترین تحقیقات کے مطابق جو کسی ڈاکٹر فرانزے کی ریسرچ ہے اگر مارکوتھم ریز کے سرکٹ کے مرکز پر کاربن ڈالا جائے تو سرکٹ ختم ہو جاتا ہے۔کیا ایسا ممکن ہے اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''ڈاکٹر فرانزے نے اگر یہ ریسرچ کی ہے تو پھر یہ ٹھیک ہی ہو گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر فرانزے ڈاکٹر مارکوتھم کے شاگرد ہیں اور وہی آج کل مارکوتھم ریز

پر ریسرچ کر رہے ہیں لیکن میں نے اس بارے میں کہیں پڑھا تو نہیں ہے اوور''...... میجر جوگم نے کہا۔

''ہونہہ اس سائنس دان نے بھی عمران کو یہی بتایا تھا کہ ڈاکٹر فرازنے ڈاکٹر مارکوتھم کے شاگرد ہیں اور اس عمران نے بھی یہی کہا تھا کہ اس نے اس بارے میں کہیں نہیں پڑھا تو اس سائنس دان نے بتایا کہ یہ مقالہ چند روز پہلے کسی سائنس کانفرنس میں پڑھایا گیا ہے اوور''...... کرنل جوشن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر تو یہ یقیناً درست ہو گا سر اوور''...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

''کیا کوئی ایسی ترکیب ہو سکتی ہے کہ ایسا نہ ہو سکے۔اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''کیسی ترکیب سر اوور''...... میجر جوگم نے چونک کر پوچھا

یہی کہ وہاں کاربن ڈالنے کے باوجود سرکٹ ختم نہ ہو۔اوور کرنل جوشن نے کہا۔

''لیس سر کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں اس مرکز پر ڈرا سکلم کو ٹنگ کر دیتا ہوں۔اس سے کاربن اثر انداز نہ ہو سکے گا۔اوور''...... میجر جوگم نے کہا۔

''لیکن اس سے کہیں مارکوتھم ریز کا سرکٹ خود بخود ہی نہ ختم ہو جائے اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا سر۔آپ بے فکر رہیں اوور''...... میجر جوگم نے کہا۔

''او کے پھر فوراً ایسا کر دو اور سنو اب تم نے واگ جزیرے کی بھی سائنسی طور پر اسی طرح حفاظت کرنی ہے جیسی تم کیڈو کی کر رہے ہو تا کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ ہی نہ سکیں۔اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''سر اس طرح یہ لوگ ہمیں نہ چھوڑیں گے اس لئے کیوں نہ ایسی ترکیب کی جائے کہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں اوور''...... میجر

جوگم نے کہا۔

''کیا کرو گے وہاں پر۔ ان مارکو تھم ریز کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی میزائل کام ہی نہیں کر سکتا اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''سر میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ میں شعاعی ہتھیار ایس ون ٹی وہاں کسی درخت پر نصب کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے میں اسے وائر لیس کے ذریعے آپریٹ کر دوں گا۔ بارودی ہتھیار تو کام نہیں کرتا لیکن شعاعی ہتھیار اگر پہلے سے وہاں موجود ہو تو وہ کام کرے گا اس طرح یہ لوگ یقینی طور پر جل کر راکھ ہو جائیں گے اوور''...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ ضرور ایسا کرو اوور''...... کرنل جوشن نے اس بار مطمئن سے لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں سر۔ نصف گھنٹے کے اندر تنصیب مکمل ہو جائے گی''...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے لیکن ایک بات اور بتا دوں کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ عمران میں یہ صلاحیت ہے کہ یہ کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی فوری اور انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے اس لئے میں تمہیں کوڈ بتا دیتا ہوں۔ میں اب تمہارے ساتھ بات کرتے ہوئے کرنل جوشن کے ساتھ کنگ بھی کہاں کروں گا۔ اگر میں اپنے نام کے ساتھ کنگ نہ کہوں تو تم سمجھ جانا کہ میں نہیں بول رہا۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے بٹن دبا دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... کرنل جوشن نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''لیس ڈولفن ہیڈ کوارٹر اوور''......چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

''کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی اپنے سپر چیف سے بات کراؤ اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سرویٹ کریں اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا

''ہیلو ایلفر ڈ بول رہا ہوں اوور''......چند لمحوں بعد ایلفر ڈ کی آواز سنائی دی۔

''کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ معلوم کر سکوں کہ تم صحیح سلامت واپس پہنچ بھی گئے ہو یا نہیں۔ اوور''...... کرنل جوشن نے طنز یہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا

''کرنل جوشن تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ڈولفن تنظیم تمہاری آرمی سے زیادہ طاقتور اور باوسائل ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں اس میں ہمارا مقابلہ ایکریمیا اور پورے یورپ کی سیکرٹ ایجنسیوں سے ہوتا رہتا ہے۔ اگر ہم کمزور ہوتے تو اب تک ہمارا نام ونشان بھی مٹ چکا ہوتا۔ میں وہاں سے فوری طور پر اس لئے آیا تھا کہ تنظیم کے بے شمار اہم کام ایسے تھے جو میری وجہ سے رک گئے تھے۔ دوسری بات یہ کہ میں نے اسرائیلی حکام سے فائنل بات کرنا تھی تا کہ میں حتمی طور پر فیصلہ کر سکوں اور اب ان سے جو بات ہوئی ہے اور میں نے جو تفصیل انہیں بتائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن کے خلاف کام شروع کر دے تو پھر اس مشن کو کسی صورت بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کے بارے میں علم ہو چکا ہے اس لئے اب اگر جعلی کرنسی چھاپ بھی لی جائے تو اسے ان مسلم ممالک میں نہ آسانی سے پھیلایا جا سکتا ہے اس لئے انہوں نے اپنا مشن منسوخ کر دیا ہے اور جو رقم انہیں نے دی تھی وہ بھی انہوں نے چھوڑ دی ہے اور موجودہ حالات میں اب چاہے وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہی کیوں نہ ہو جائیں اب واگ پر موجود پریس سیکشن بہر حال اوپن ہو گیا ہے اس لئے اب

وہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔اس لئے اب میں بھی اس پریس سیکشن کو بھلا دیا ہے۔اس لئے میری طرف سے تم چاہو تو خود یہ کرنسی حاصل کر کے پھیلا کر دولت بنا لو یا اسے آگ لگا دو۔بہر حال اب ڈولفن اس سلسلے میں مزید کوئی ایکشن نہیں لے گی اور نہ ہی اب واگ جزیرے میں اس پریس سیکشن سے کوئی تعلق رکھے گی۔اب ہم ڈولفن کا نیا پریس سیکشن ایکریمیا میں کسی جگہ بنائیں گے۔بہر حال تمہارا شکریہ کہ تم نے اس سلسلے میں بھر پور تعاون کیا لیکن تم اس کے لئے ساری مطلوبہ رقم پہلے ہی وصول کر چکے ہو اس لئے تمہیں بھی کوئی نقصان نہ ہو گا۔ گڈ بائی اینڈ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جوشن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”نانسنس یہ تنظیم اور وہ اسرائیلی تو بالکل ہی بزدل لوگ ہیں بہر حال اب یہ کرنسی میں خود اپنے ذرائع سے اسلامی ممالک میں پھیلاؤں گا اور اس طرح میں دنیا کا سب سے امیر آدمی بن جاؤں گا۔گڈ شو“...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اسے اچانک یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے اس کوٹھی میں بیٹھا ہوا تھا۔ گو یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر دوبارہ اس جگہ جائیں گے جہاں سے نکل کر وہ یہاں آئے تھے اور پھر اسی خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے وہ سپیشل سیکشن میں گھس کر اس پر قبضہ کر لیں گے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ سپیشل سیکشن کے تمام لوگ انہیں تلاش کرنے کے لئے شہر میں پھیل گئے ہوں گے اس طرح سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ایک طرح سے خالی ہو گا لیکن اس فیصلے کے باوجود عمران اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے اس نے یہاں سے نہ اٹھنے کی قسم کھالی ہو۔

''کیا بات ہے تم اٹھ کیوں نہیں رہے۔ جب فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم نے دوبارہ سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں جانا ہے تو یہاں بیٹھے رہنے کا فائدہ''...... آخر کار جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ کتنی پرسکون زندگی گذارتے ہیں۔ اب دیکھو جن صاحب کی کوٹھی میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں وہ اپنی خوبصورت بیگم اور دو پیارے پیارے بچوں کے ساتھ تفریح کرنے گئے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ پردیس میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔ لوگوں کو مارتے رہو، لیبارٹریاں تباہ کرتے رہو اور پھر کسی روز خود بھی کسی گولی کا شکار ہو کر مر جاؤ۔ بس یہی ہماری زندگی ہے اور تمہارا چوہا باس ہے کہ سکون سے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا ہے۔ بس فون اٹھایا اور حکم دے دیا۔ اختیارات بھی ہیں، دولت بھی ہے اور کام بھی کوئی نہیں۔ ہم دنیا جہاں کی تکلیفیں بھگت کر واپس جاتے ہیں تو ایک معمولی سا چیک ہمیں پکڑا دیتا ہے یہ ہے ہماری زندگی''...... عمران نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

''یہ تم پر بیٹھے بٹھائے افسردگی کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔ ہمیشہ جوش و جذبہ تم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا نظر آتا

تھا‘‘...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں بتاتا ہوں کہ عمران کو ڈپریشن کا دورہ کیوں پڑا ہے اچانک تنویر نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے عمران بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا‘‘......

’’منہ سے کوئی فضعل بات نہ نکالنا سمجھے‘‘...... جولیا نے قدرے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

’’میری عادت نہیں ہے مس جولیا فضول باتیں کرنے کی۔ یہ کام بھی عمران ہی کرتا رہتا ہے‘‘...... تنویر بھی شاید اس ڈانٹ پر برا منا گیا تھا اس لئے اس نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

’’تم وہ وجہ بتاؤ جو بتانے جا رہے تھے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’اصل بات یہ ہے کہ آج تک عمران اپنے آپ کو مارشل آرٹ میں دنیا کا سب سے بڑا ماہر سمجھتا تھا اور ہم بھی اور ساری دنیا کے لوگ بھی اسے یہ جتاتے رہتے تھے کہ بس تم ہی تم ہو لیکن آج پہلی بار کسی نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے اور وہ بھی چند لمحوں میں اس لئے اس کا غرور چکنا چور ہو گیا ہے اور یہ ڈپریشن اسی کا نتیجہ ہے‘‘...... تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

’’کیا واقعی ایسی ہی بات ہے‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’تنویر کا تجزیہ تو درست ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’تم بتاؤ عمران کیا واقعی تم اسی لئے ڈپریس ہو رہے ہو اور اگر ایسی بات ہے تو تم فکر مت کرو میں اس آدمی کو شکست دوں گی‘‘...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’تمہارا مطلب ہے کہ میں اور تنویر دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر آہ و زاریاں کریں۔ وہ ہائے گل کہے اور میں چلاؤں ہائے دل‘‘...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کیابات ہوئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بات تو تم نے ہی کہی ہے۔ اگر تم اس آدمی کو مارشل آرٹ میں شکست دے سکتی ہو تو پھر ظاہر ہے میرا اور تنویر کا کیا حشر ہوگا اس لئے بہتر ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے گلے مل کر ابھی سے آہ وزاریاں شروع کر دیں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں نے غلط بات کی ہے۔ میں اسے شکست نہیں دے سکتی''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں دے سکتی۔ میں تو الٹا تسلیم کر رہا ہوں کہ تم اسے شکست دے سکتی ہو۔ اسی لئے تو میں اور تنویر آہ وزاریاں کریں گے کہ پھر ہمارا کیا حشر ہوگا''...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''ویسے عمران صاحب مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ کی جو حالت تھی اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا۔ ایک لحاظ سے تو اس نے آپ کو ہلاک کر دیا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''وہ واقعی حیرت انگیز آدمی تھا۔ اس نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے لیکن بہر حال یار زندہ صحبت باقی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اس وجہ سے ڈیپریس نہیں ہو تو پھر کس وجہ سے ڈیپریس ہو''...... جولیا کے ذہن پر ابھی تک وہی پہلے والی بات سوار تھی۔

''کیا تمہارے نزدیک سچ بولنا ڈیپریشن میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ تم خود بتاؤ کیا ہے تمہاری زندگی احمقوں کی طرح جگہ جگہ ماری ماری پھر رہی ہو حالانکہ خواتین اطمینان سے گھر میں رہتی ہیں، بچے پالتی ہیں، شوہر کی خدمت کرتی ہیں اور سکون سے زندگی گزارتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''وہ عورتیں پرسکون ہوں گی لیکن میں بھی پرسکون ہوں وہ انفرادی طور پر اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں جبکہ میں اجتماعی طور پر میں اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے سب کچھ کرتی ہوں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے اب ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''تمہاری اس بصیرت سے مجھے بعض اوقات واقعی خوف آنے لگ جاتا ہے کیپٹن شکیل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب یہ کیا بات ہوئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب اس لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہماری گمشدگی کا پتہ لگنے کے بعد سپیشل سیکشن کے لوگ سیکشن ہیڈکوارٹر سے باہر چلے جائیں۔ ظاہر ہے اس میں کچھ وقت تو لگتا ہی ہے اس لئے عمران صاحب یہاں بیٹھے ہوئے وقت گذار رہے تھے''...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں اس نے بتا دیا تھا''...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں مس جولیا میں بھی تو آپ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوں۔ میرا صرف اندازہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''حیرت ہے تم اس شیطان کی گہری باتوں کی تہہ تک کیسے پہنچ جاتے ہو''...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''گہرائی بہت زیادہ ہے اس لئے اسے تہہ تک پہنچتے پہنچتے خاصی دیر لگ جاتی ہے۔ بہر حال آؤ اب واقعی کافی وقت گذر چکا ہے اس لئے چلیں''...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول یا شیل منگوا لینے چاہئیں۔ ہیڈ کوارٹر چاہے کسی سیکشن کا ہی کیوں نہ ہو بہر حال ہیڈ کوارٹر ہی ہوتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''بات تو تمہاری ٹھیک ہے صفدر لیکن مسئلہ تو یہی ہے کہ مارکیٹ جانے والا اگر کسی سپیشل سیکشن کے آدمی کی نظروں میں آ گیا تو وہ لوگ ہمیں گھیر لیں گے اور اس وقت ہماری پوزیشن یہ ہے کہ نہ ہمارے پاس رقم ہے نہ اسلحہ اور نہ ہی میک اپ کا سامان''...... عمران نے کہا۔

''باس آپ مجھے اجازت دیں میں لے آؤں گا مطلوبہ سامان''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیسے کیا پوائنٹ ہے تمہارے ذہن میں''...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''باس میرے پاس ایک ماسک موجود ہے۔ میں نے اسے ڈبے سے نکال کر ایک خفیہ جیب میں ڈال لیا تھا۔ میں نے چیک کیا ہے وہ محفوظ ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اب تک تم واپس بھی آ چکے ہوتے۔ بہر حال جاؤ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول پسٹل لے آؤ اور ساتھ ہی ان کا اینٹی بھی۔ جلدی واپس آنا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک ماسک نکال کر سر اور چہرے پر چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھتھپا کر ایڈ جسٹ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

''پہلے اسے رقم حاصل کرنا پڑے گی پھر ہی یہ کیپسول لے آئے گا اور اس میں

ظاہر ہے کافی وقت لگ جائے گا''...... جولیا نے کہا

''ظاہر ہے رقم کے بغیر تو کوئی چیز حاصل نہیں کی جا سکتی عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی ٹائیگر واپس آ گیا''......

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک نیلے رنگ کا مخصوص ساخت کا پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''گڈ ایگیم پسٹل زیادہ پر اثر ہیں۔لیکن یہ پسٹل تو بے حد مہنگے ہوتے ہیں کتنی رقم خرچ کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس رقم کے حصول میں زیادہ دقت پیش نہیں آئی ۔یہاں سے اگلے چوک پر ہی ایک گیم کلب ہے ۔صرف دس منٹ میں میں نے وہاں سے خاصی رقم حاصل کر لی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر مارکیٹ گیا اور وہاں سے یہ پسٹل خرید کر اسی ٹیکسی میں واپس اسی چوک پر اتر گیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اگر رقم خاصی ہاتھ لگ گئی تھی تو مشین پسٹل اور میک اپ ماسک بھی لے آتے''...... عمران نے کہا۔

''وہ بھی لے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری جیب سے ایک مشین پسٹل اور دو ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے میز پر رکھ دیے۔

''گڈ اب سب ماسک پہن لیں۔سوائے جولیا کے تاکہ یہاں سے واپسی کے دوران کہیں ہم چیک نہ ہو جائیں''...... عمران نے گیس پسٹل اور مشین پسٹل اپنی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے اس کوٹھی سے نکلے اور واپسی اسی کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا تھا۔کوٹھی ویسے ہی خالی پڑی ہوئی تھی۔

''تم سب یہیں رکو گے صرف ٹائیگر میرے ساتھ جائے گا۔ جب بے ہوش

کرنے والی گیس پھیل جائے گی تو ٹائیگر ہی واپس آ کر تمہیں بلا لے گا''...... عمران نے کہا اور پھر خفیہ راستہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

''باس جب میں چوک پر پہنچا تھا تو کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر اس اڈے پر اترتا ہوا میں نے دیکھا تھا''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ہیلی کاپٹر کرنل جوشن کا ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''اس پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ لکھے ہوئے دور سے پڑھے جاتے تھے''...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسی ٹارچنگ روم میں پہنچ گئے۔

''اب تم نے محتاط رہنا ہے۔ میں جیسے ہی فائر کروں تم نے سانس روک لینی ہے''...... عمران نے ٹارچنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارچنگ روم سے وہ اس کمرے میں پہنچے جہاں عمران اور باچانی کی فائٹ ہوئی تھی لیکن یہ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔

''سانس روک لو''...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گیس پسٹل کے چپٹے دہانے کو اس لاک ہول پر رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے کیپسول دوسری طرف گرنے لگے۔ عمران نے چند لمحوں میں پورا میگزین خالی کر دیا۔ پھر اس نے گیس پسٹل کو ایک طرف پھینکا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر وہ دونوں پانچ منٹ تک سانس روکے کھڑے رہے۔ جب عمران کے اندازے کے مطابق پانچ منٹ گزر گئے تو اس نے آہستہ سے سانس لیا لیکن جب اسے کوئی بو

محسوس نہ ہوئی تو اس نے باقاعدہ سانس لینا شروع کر دیا۔ٹائیگر بھی اب سانس لے رہا تھا۔عمران نے مشین پسٹل کی نال کا رخ دروازے کے لاک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔زوردار دھماکوں کے ساتھ ہی لاک کے پرخچے اڑ گئے اور عمران نے دروازہ کھول دیا۔دوسری طرف راہداری تھی جس کی سائیڈ بن تھی جبکہ دوسری سائیڈ آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

''اب جا کر ساتھیوں کو لے آؤ''......عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔راہداری آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو گئی تھی لیکن یہ دروازہ کھلا ہوا تھا یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں میز اور کرسیاں موجود تھیں۔میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔دو تین مشینیں بھی تھیں لیکن یہ مشینیں بند تھیں۔ہال میں صرف ایک آدمی تھا جو کسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا جسم وہیں کرسی پر ہی ڈھلک گیا تھا۔عمران اسے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہی وہ باچانی ہے جس نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی تھی لیکن عمران نے اسے نظر انداز کر دیا اور تیزی سے آگے بڑھا اور سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر آفس کی پلیٹ موجود تھی۔اس کا دروازہ بند تھا۔عمران نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔عمران اندر داخل ہوا تو بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر کرنل جوشن موجد تھا۔میز پر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی پڑا ہوا تھا۔کرنل جوشن کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔وہ بے ہوش تھا۔عمران نے ایک نظر میں اس کے آفس کا جائزہ لیا اور پھر باہر نکل گیا۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس اسی بڑے کمرے میں پہنچا جہاں مشینیں موجود تھیں تو اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

''پورے ہیڈ کوارٹر میں صرف ایک باچانی اور دوسرا کرنل جوشن موجود تھا۔اس

کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ باہر ہیلی پیڈ پر کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے ان دونوں کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر لے اڑنا چاہئے تاکہ ہم جلد از جلد واگ پہنچ کر مشن مکمل کرسکیں''...... صفدر نے کہا۔

''کرنل جوشن کو تو ہلاک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ پھر باچانی حکومت نے لازماً اس کی موت کی انکوائری کرنی ہے اور معاملات سنگین ہو جائیں گے۔ کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا کہ کرنل جوشن ڈولفن کے ساتھ ملا ہوا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ کر یہاں سے ہیلی کاپٹر لے اڑیں اور مشن مکمل کر کے واپس آ جائیں''...... عمران نے کہا

''لیکن کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا اور پھر انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں اس لئے کیوں نہ کرنل جوشن کو ساتھ لے لیا جائے اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا''...... صفدر نے کہا

''ویری گڈ صفدر، ویری گڈ کرنل جوشن ہمارے لئے ترپ کے پتے کا کام دے گا۔ جاؤ وہ آفس میں بے ہوش پڑا ہے اسے اٹھا کر باہر ہیلی کاپٹر میں ڈال دو''...... عمران نے کہا اور صفدر اور ٹائیگر دونوں تیزی سے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران باقی ساتھیوں کو ساتھ لئے باہر احاطے میں آ گیا جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

''اس آدمی کو کیوں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اسے تو ہلاک کر دینا تھا''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں ورنہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اندر آئے تھے۔ اب یہ خود ہی سوچتے رہیں گے''...... عمران نے کہا اس نے جان بوجھ کر کسی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ یہی وہ باچانی ہے جس نے اسے شکست دی ہے کیونکہ اس طرح سب اسے دیکھنے اور اس

سے باتیں کرنے پر اصرار کرتے اور عمران کے نقطہ نظر سے کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا تھا اس لئے وہ اس بارے میں خاموش رہا تھا۔ البتہ اس نے اسے زندہ رکھنے کے لئے دوسرا بہانہ بنا دیا تھا۔

''اوہ ایک منٹ وہ ٹرانسمیٹر بھی ہم نے ساتھ لینا ہے۔ جاؤ تنویر آفس میں جہاں کرنل جوشن موجود تھا وہاں میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا ہے اسے اٹھا لاؤ''...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

☆

میجر باٹو کار کی عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور کار اس وقت ایک چوک کی سائیڈ پر کھڑی تھی۔ میجر باٹو کرنل جوشن کے حکم پر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو باہر آ گیا تھا لیکن ظاہر ہے اب وہ سپیشل سیکشن کا چیف تھا اس لئے اب اس کے نقطہ نظر سے اسے خود فیلڈ میں کام کرنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن کے تمام افراد تک یہ اطلاع پہنچا دی تھی کہ کرنل جوشن نے میجر اوساکا کو غداری کے الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اور اسے میجر کے عہدے پر ترقی دے کر میجر اوساکا کی جگہ چیف بنا دیا ہے۔ پھر سیکشن کے تمام افراد نے شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کر کے جب اس بات کو کنفرم کر لیا تو انہوں نے باری باری میجر باٹو کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا اس لئے میجر باٹو اب بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ کسی ہوٹل میں جا کر جشن منائے لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر کرنل جوشن کو یہ اطلاع مل گئی کہ وہ ہوٹل میں بیٹھا جشن منا رہا ہے تو کرنل جوشن نے سوچے سمجھے بغیر اسے گولی سے اڑا دینا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے اس لئے اس نے کار ایک چوک کی سائیڈ پر روک دی تھی اور پھر خود عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ چونکہ کار پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا اس لئے اسے یہ فکر نہ تھی کہ یہاں کی پولیس اسے اس طرح یہاں رکنے کا نوٹس لے گی اور یہی ہوا تھا۔ اب تک کسی پولیس والے نے اس سے بات نہ کی تھی۔ اب اسے اپنے کسی ساتھی کی طرف سے کال کا انتظار تھا کہ جیسے ہی اسے کسی پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں اطلاع ملے وہ فوراً حرکت میں آ جائے لیکن کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی۔ اچانک سیٹ کی سائیڈ پر موجود چھوٹے سے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو میجر باٹو نے چونک کر اسے اٹھایا اور تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو ہیلو میجر جوگم کالنگ میجر اوساکا اوور''...... بٹن آن ہوتے ہی میجر جوگم

کی آواز سنائی دی تو میجر باٹو بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میجر جوگم کیڈو جزیرے پر مشین روم کا ان دنوں انچارج ہے۔

''لیس میجر باٹو اٹنڈنگ یو اوور''...... میجر باٹو نے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''میجر باٹو کیا مطلب میں نے تو میجر اوساکا کی فریکونسی پر کال کی ہے اوور''...... دوسری طرف سے میجر جوگم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''میجر اوساکا کو کرنل جوشن نے غداری کے الزام میں موت کی سزا دے دی ہے اوراب میں سپیشل سیکشن کا انچارج ہوں اوور''...... میجر باٹو نے کہا۔

''اوہ تو اب تم سپیشل سیکشن کے انچارج بن گئے ہو۔مبارک ہو۔لیکن یہ بتاؤ کہ کرنل جوشن کو میں نے کال کی ہے لیکن وہ کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے۔پھر میں نے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کی لیکن وہاں سے بھی کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی اس لئے میں نے میجر اوساکا کی فریکونسی پر ٹرائی کی تھی اوور''...... میجر جوگم نے کہا۔

''کیا مطلب وہاں کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ ماسٹر سکاٹا اب وہاں کا میری جگہ انچارج ہے اور کرنل صاحب بھی وہیں موجود ہیں اوور''...... میجر باٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہاں کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا اوور''...... میجر جوگم نے کہا

میں خود چیک کرتا ہوں اور اگر واقعی وہاں کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں خود جا کر معلوم کرتا ہوں تمہاری فریکونسی کیا ہے تا کہ میں تمہیں کال کر کے بتا سکوں اوور میجر باٹو نے کہا تو دوسری طرف سے میجر جوگم نے اپنی مخصوص فریکونسی بتا دی۔

''ٹھیک ہے میں ابھی تمہیں کال کرتا ہوں اوور اینڈ آل''...... میجر باٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈ

جسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔لیکن دوسری طرف سے واقعی کال رسیو نہ کی جا رہی تھی۔

''کیا مطلب یہ کیا ہو گیا ہے'' ...... میجر باٹو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے اسے اگلی سائیڈ سیٹ پر رکھا اور خود دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ہیلی پیڈ پر موجود ہیلی کاپٹر غائب تھا۔

''اوہ اس کا مطلب ہے کہ کرنل صاحب چلے گئے ہیں'' ...... میجر باٹو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار کو مخصوص جگہ پر روک کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ آپریٹنگ روم میں داخل ہوا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں کرسی پر ماسٹر سکاٹا بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

''یہ کیا ہوا یہ کس طرح بے ہوش ہو گیا'' ...... میجر باٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا ایک راہداری میں آیا اور آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس نے آفس کا دروازہ کھولا لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے واپس مڑ گیا کیونکہ آفس خالی تھا۔اس کا مطلب تھا کہ کرنل جوشن واقعی جا چکا ہے لیکن یہ بات اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ماسٹر سکاٹا کو کس نے بے ہوش کیا ہے اور کرنل جوشن اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔وہ ایک بار پھر دوڑتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا اور اس کمرے میں موجود ایک الماری کھول کر اس نے اس میں سے ایک چپٹا سا باکس اٹھا کر اسے کھولا اور اس میں موجود سرنجوں میں سے ایک سرنج اٹھا کر اس نے باکس بند کیا اور پھر باکس واپس الماری میں رکھ کر وہ سرنج اٹھائے واپس آپریٹنگ روم میں پہنچ گیا۔اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹایا اور پھر سوئی اس نے ماسٹر سکاٹا کے بازو میں اتار دی۔چند لمحوں بعد اس نے سرنج میں موجود تمام محلول انجیکٹ کر کے سوئی

واپس کھینچی اور سرنج کو سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دیا۔ وہ چونکہ طویل عرصے سے یہاں کا انچارج رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں کیا کیا چیزیں موجود ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں۔ اس سرنج میں ایسا محلول تھا جو ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔ یہ بات بہر حال ہو جانتا تھا کہ ماسٹر سکاٹا کو صرف گیس سے ہی بے ہوش کیا جا سکتا ہے ویسے بھی اس کے سر اور جسم پر کسی ضرب کا کوئی نشان نہ تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد ماسٹر سکاٹا کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔

"ماسٹر سکاٹا"...... میجر باٹو نے تیز لہجے میں کہا تو ماسٹر سکاٹا بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھنے لگا لیکن فوری طور پر اٹھ نہ سکا لیکن پھر دوسرے جھٹکے سے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم بے ہوش پڑے تھے کیا ہوا تھا یہاں"...... میجر باٹو نے کہا۔

"بے ہوش اوہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں تو یہاں کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک مجھے نیند آ گئی اور اب آپ کی آواز سن کر میری آنکھ کھلی ہے"...... ماسٹر سکاٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کسی گیس سے بے ہوش ہوئے تھے۔ میں نے انجکشن لگا کر تمہیں ہوش دلایا ہے۔ کرنل صاحب کہاں ہیں۔ وہ خود بھی موجود نہیں ہیں اور ان کا ہیلی کاپٹر بھی نہیں ہے"...... میجر باٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ تو آفس میں تھے وہ تو باہر نہیں گئے"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

"اوہ اوہ کہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو انہیں ہیلی کاپٹر سمیت ساتھ نہیں لے گئے۔ اوہ جلدی بیٹھو وہ یقیناً واگ یا کیڈر گئے ہوں گے"...... اچانک میجر باٹو نے چیختے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر میجر جوگم کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو میجر باٹو کالنگ اوور''...... میجر باٹو نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس میجر جوگم اٹنڈنگ یو اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر جوگم کی آواز سنائی دی۔

''میجر جوگم کرنل جوشن اور ان کا ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر سے غائب ہے جبکہ یہاں کا انچارج کیپٹن ماسٹر سکاٹا بے ہوش پڑا ہوا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ واردات ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہوگی۔ہم سب انہیں ہاکاڈو میں تلاش کر رہے تھے جبکہ وہ یہاں آئے اور ماسٹر سکاٹا کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے کرنل جوشن اور اس کا ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔وہ یقیناً واگ یا کیڈر کی طرف گئے ہوں گے اوور''...... میجر باٹو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ تمہارا اندازہ درست ہے ٹھیک ہے اب میں انہیں سنبھال لوں گا۔اوور اینڈ آل''...... میجر جوگم نے جلدی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر باٹو نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اب کیا ہوگا میجر باٹو کرنل صاحب تو مجھے گولی مار دیں گے''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

''گھبراؤ نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔پہلے ان ایجنٹوں کا خاتمہ ہونے دو پھر بات ہوگی''...... میجر باٹو نے کہا اور ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆

ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران خود موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر اس کے باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح ٹھنسے ہوئے موجود تھے۔ جبکہ سب سے آخر میں سامان رکھنے والی جگہ پر کرنل جوشن پڑا ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب تک کرنل جوشن کو گیس کے اثرات ختم کرنے والا خصوصی انجکشن نہ لگایا جائے گا وہ ہوش میں نہ آئے گا اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔ ہیلی کاپٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد تیزی سے سمندر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایسا لمبا چکر دے کر موڑا اور ایک بار پھر اس کا رخ اسی طرف کر دیا جدھر سے وہ آئے تھے۔

''کیا مطلب کیا تم واپس جا رہے ہو''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہم سے مسلسل حماقتیں سرزد ہو رہی ہیں۔ ہم جوش میں ہیلی کاپٹر لے کر چل تو پڑے ہیں لیکن واگ جزیرے کو تباہ کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی اسلحہ موجود نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ واقعی اس کا تو ہمیں خیال ہی نہ رہا تھا۔ تو کیا تم دوبارہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جاؤ گے''...... جولیا نے کہا

''ہاں وہاں یقیناً ہمارے مطلب کا اسلحہ موجود ہو گا ورنہ ہمیں ایک بار پھر گیم کلب سے رقم حاصل کر کے مارکیٹ جانا ہو گا اور وہاں شہر میں سپیشل سیکشن ابھی تک ہمیں تلاش کر رہا ہو گا''...... عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ عقب میں موجود اس کے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیکن عمران صاحب اگر وہاں لوگ پہنچ چکے ہوئے تو''...... صفدر نے کہا

تو کیا ہوا مشین پسٹل میری جیب میں موجود ہے عمران نے کہا اور پھر اس نے

ہیلی کاپٹر کو دوبارہ ہیڈ کوارٹر کے احاطے میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔

''تم یہاں رک کر خیال رکھو گے'' ...... عمران نے کہا اور نیچے اتر کر ایک لمحے کے لئے اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ دوڑتا ہوا اندرونی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سب سے پہلے وہ آپریٹنگ روم میں گیا۔ وہ باچانی ابھی تک وہاں کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اس کمرے کی الماریوں کو کھول کر ان کا جائزہ لیا لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی اسلحہ موجود نہ تھا عمران واپس مڑا اور پھر اس نے اسلحہ کی تلاش کا کام شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا جسے باقاعدہ اسلحہ خانے کی شکل دی گئی تھی۔ وہاں واقعی ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے مختلف الماریوں سے اپنے مطلب کا اسلحہ نکالا اور ایک باکس خالی کر کے اس نے مخصوص اسلحہ اس میں ڈالا اور پھر باکس اٹھائے وہ باہر آ گیا۔ اسی لمحے اسے آپریٹنگ روم کی طرف سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی لیکن عمران وہاں رکا نہیں بلکہ دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل باہر موجد تھے جبکہ باقی لوگ اندر ہی تھے۔

''عمران صاحب ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی لیکن ہم نے اٹنڈ نہیں کی'' ...... صفدر نے کہا۔

''کس ٹرانسمیٹر پر'' ...... عمران نے باکس کو ہیلی کاپٹر میں موجود ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

''اس ٹرانسمیٹر پر جو کرنل جوشن کے آفس سے اٹھایا گیا تھا۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا'' ......

''ہونہہ ٹھیک ہے بہرحال ہم نے اب فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ اندر ٹرانسمیٹر پر بھی کال آ رہی ہے اور جب یہ کال اٹنڈ نہیں کی جائے گی تو پھر لازماً

کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا۔عمران نے کہا اور اچھل کر دوبارہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔''...... باہر موجود ساتھی بھی جب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو عمران نے انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ کر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف بڑھنے لگا۔

''صفدر باکس کو کھول کر اس میں موجود اسلحہ باہر نکالو اس میں ڈبلیو ڈبلیو ہنڈرڈ رینج بھی موجود ہیں اور اس کا ریموٹ کنٹرولر بھی۔ باقی اسلحہ بھی شاید کام آ جائے۔بہر حال اس ڈبلیو ڈبلیو کو ہم نے واگ جزیرے کی تباہی کے لئے استعمال کرنا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ہیلی کاپٹر سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

''اس کا فیول چیک کر لیا تھا ناں۔ کہیں پہلے والے ہیلی کاپٹر کی طرح یہ بھی سمندر میں نہ جا گرے''...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا

''میں نے چیک کر لیا ہے۔ویسے بھی یہ کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر ہے اس لئے اس کا فیول ٹینک فل ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''عمران صاحب اس واگ جزیرے پر کہیں پہلے کی طرح سائنسی حفاظتی انتظامات نہ ہوں''...... عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر ایسا ہو گا بھی سہی تو ظاہر ہے اس کی چیکنگ کیڈو سے کی جا رہی ہو گی اور یہ ہیلی کاپٹر کرنل جوشن کا ہے اس لئے اسے دیکھتے ہی یہ انتظامات آف کر دیئے جائیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اچانک ہیلی کاپٹر ٹرانسمیٹر میں کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو میجر جوگم کالنگ فرام کیڈو اوور''...... ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی ایک

آواز سنائی دی۔

''یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو اوور'' ...... عمران کے منہ سے کرنل جوشن کی آواز نکلی

''اوہ سر آپ کا ہیلی کاپٹر واگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میں اسے سکرین پر چیک کر رہا ہوں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ واگ جا رہے ہیں یا کسی اور طرف اوور'' ...... دوسری طرف سے جوگم کی مودبانہ آواز سنائی دی

''میں واگ جا رہا ہوں میں نے وہاں ایک خاص تجربہ کرانا ہے اوور'' ...... عمران نے کرنل جوشن کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر پھر میں وہاں حفاظتی انتظامات آف کر دیتا ہوں۔ اوور'' ...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے اوور'' ...... عمران نے کہا

''او کے سر اوور اینڈ آل'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا

''عمران صاحب یہ جوگم تو کہہ رہا ہے کہ وہ سکرین پر یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اس لئے جب ہم واگ پر ہیلی کاپٹر سے اتریں گے تو یہ چیک نہ کرے گا'' ...... صفدر نے کہا

''کرتا رہے ہم کرنل جوشن کو بھی ہوش میں لا کر ساتھ رکھیں گے۔ پھر یہ سب کچھ نہ ہو سکے گا جبکہ تم اس دوران کسی بھی درخت پر چڑھ کر ڈبلیو ڈبلیو نصب کر دینا'' ...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆

جوگم کیڈو کے مشین روم میں ایک سکرین پر نظر جمائے بیٹھا ہوا تھا۔ سکرین پر نیچے سمندر اور اوپر آسمان سب کچھ نظر آ رہا تھا پھر کچھ دیر بعد اچانک سکرین کے ایک کونے سے ایک ہیلی کاپٹر سکرین میں داخل ہوا تو جوگم بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے سامنے موجود کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر نظر آنے والے ہیلی کاپٹر کا سائز تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ ہیلی کاپٹر پر نہ صرف ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود تھا بلکہ اس پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ بھی صاف پڑھے جا رہے تھے۔

''ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ یہ کرنل جوشن کو ساتھ لے کر واگ آ رہے ہیں لیکن یہ کامیاب نہیں ہوں گے ان کا واسطہ جوگم سے پڑا ہے ویسے اگر میجر باٹو مجھے بتا نہ دیتا تو یہ واقعی کامیاب ہو جاتے''...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹرولنگ مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے مشین کی سائیڈ میں موجود ٹرانسمیٹر پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو اوور''...... دوسری طرف سے کرنل جوشن کی آواز سنائی دی تو جوگم بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کرنل جوشن کا لہجہ اور آواز بالکل نارمل تھی حالانکہ اس کے خیال کے مطابق چونکہ کرنل جوشن کو اغواء کر کے لے جایا جا رہا تھا اس لئے اس کا لہجہ اور آواز نارمل نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ کرنل جوشن نے جب اسے کال کیا تھا تو اسے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران کسی کی بھی فوری طور پر آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر لیتا ہے اور کرنل جوشن نے خود ہی کنگ کا کوڈ بھی بتا دیا تھا لیکن اب کرنل جوشن نے یہ کوڈ نہ دوہرایا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ بولنے والا کرنل جوشن کی بجائے وہی علی عمران ہے

چنانچہ اس نے بھی نارمل انداز میں بات کی جیسے واقعی کرنل جوشن سے بات کر رہا ہو عمران نے اسے بتایا کہ واگ جزیرے پر کوئی خاص تجربہ کرانے جا رہا ہے چنانچہ جوگم نے خود ہی حفاظتی انتظامات ختم کرنے کی آفر کر دی تھی۔ لیکن ظاہر ہے یہ ڈاج تھا۔

''تم واگ پہنچو تو سہی پھر دیکھو تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ تم وہاں کیا تجربہ کرنے جا رہے ہو۔ وہ بھی کامیاب نہیں ہو گا''...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے پھر چند لمحوں بعد سکرین پر واگ جزیرے کا بیرونی منظر ابھر آیا تو جوگم نے اسے سکرین پر پوری طرح پھیلا دیا اور پھر ہاتھ روک دیا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا مین بٹن آن کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ اس پر کام کرتا رہا پھر وہ تیزی سے واپس اس کنٹرولنگ مشین کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

''اب ایک بار یہ ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے زندہ واپس جاتے ہیں''...... جوگم نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اب اس کی نظریں سکریم پر جمی ہوئی تھیں تھوڑی دیر بعد سکرین پر ہیلی کاپٹر نظر آنا شروع ہو گیا اور جوگم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر نیچے اتر کر رک گیا اور پھر اس میں سے پہلے ایک عورت باہر آئی۔ اس کے بعد مرد نکلنا شروع ہو گئے۔ جوگم خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا پھر اس نے کرنل جوشن کو ہیلی کاپٹر سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور وہ لڑکھڑاتا ہوا چل رہا تھا اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ایک ہلکی سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جوگم کے چہرے پر اطمینان کے

تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس سیٹی کا مطلب تھا کہ اب واگ جزیرے پر موجود عمران کے ہیلی کاپٹر کا انجن جام ہو چکا ہے۔ اب وہ کسی صورت بھی اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے واگ سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔

''اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کاش ان کے ساتھ کرنل جوشن نہ ہوتا تو میں ان پر ایس ٹی ون فائر کر دیتا اور یہ سب جل کر راکھ ہو جاتے''...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں سی پھیل گئی تھیں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ ایس ٹی ون کو اگر ہلکی طاقت پر فائر کیا جائے تو یہ جل کر راکھ ہونے کی بجائے بے ہوش ہو جائیں گے پھر یہاں سے آدمی بھیج کر کرنل جوشن کو بچایا اور انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اوہ ویری گڈ''...... جوگم نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر اس طرح گھومتے پھر رہے تھے جیسے انہیں کسی خاص جگہ کی تلاش ہو اور جوگم سمجھ گیا کہ وہ مارکوتھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تلاش کر رہے ہیں جو زمین کے اندر دبا ہوا تھا تا کہ اس پر کاربن ڈال کر اس سرکٹ کو توڑ سکیں۔

''اس پر میں نے ٹراسکم کوٹنگ کر دی ہے اس لئے اگر تم اسے تلاش بھی کر لو تب بھی تم اسے آف نہ کر سکو گے اور ویسے بھی تم پہلے ہی بے ہوش ہو جاؤ گے''...... جوگم نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اسی لمحے جوگم نے سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر اس طرح گرتے ہوئے دیکھا جیسے ان کے جسموں سے اچانک روح نکل گئی ہو۔ وہ زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور مشین روم جوگم کے حلق سے نکلنے والے قہقہے

سے گونج اٹھا۔اس نے جلدی سے کنٹرولنگ مشین کو آف کیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو میجر جوگم کالنگ ۔میجر فومانچو اوور''...... جوگم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس میجر فومانچو اٹنڈ نگ یو اوور''......چند لمحوں بعد جزیرے کے بیرونی حصے پر موجود ریڈ آرمی کے انچارج میجر فومانچو کی آواز سنائی دی۔میجر فومانچو پہلے کیپٹن تھا لیکن جوشن نے اسے میجر کے عہدے پر ترقی دے کر کیڈو جزیرے پر ریڈ آرمی کے حفاظتی دستے کا انچارج بنا دیا تھا۔

''میجر فومانچو واگ جزیرے پر پاکیشیائی ایجنٹ چیف کرنل جوشن کے ہیلی کاپٹر میں کرنل جوشن کو اغواء کر کے لے آئے ہیں۔میں نے ان سب کو بے ہوش کر دیا ہے۔کرنل جوشن کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہ کر سکتا تھا ورنہ کرنل جوشن بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے۔بہر حال اب وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔تم لانچ لے کر جاؤ اور وہاں سے کرنل جوشن کو اٹھا کر لے آؤ اوور''...... جوگم نے کہا۔

''ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے اوور''...... میجر فومانچو نے کہا۔

''میں نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے اب وہ وہاں سے کہیں جا نہیں سکتے اور کرنل جوشن کے وہاں سے ہٹ جانے کے بعد میں انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کام کرنل جوشن کے سامنے بلکہ ان کے ہاتھوں سے ہو تا کہ کرنل جوشن کو یقین آ جائے کہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے تم انہیں وہیں اسی حالت میں پڑے رہنے دو جب کرنل جوشن یہاں آ جائیں گے تو میں انہیں ہوش میں لا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کروں گا اوور''...... جوگم نے کہا۔

''یس سر جیسے آپ کا حکم اوور'' ...... میجر فومانچو نے کہا۔

''جلدی کرو جلدی جاؤ، میں سکرین پر تمہیں چیک کرتا رہوں گا لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا اوور اینڈ آل'' ...... جوگم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر کنٹرولنگ مشین کے ذریعے سکرین آن کر دی سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کرنل جوشن بھی ان میں شامل تھا۔ وہ سکرین پر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد جب ایک منظر سکرین پر ابھرا تو سمندر میں ایک لانچ تیزی سے چلتی ہوئی نظر آنے لگی۔ لانچ پر میجر فومانچو کے ساتھ چار مسلح افراد موجود تھے۔ جوگم ساتھ ساتھ ناب گھما گھما کر لانچ کو سکرین پر فلکسڈ کرنے لگا اور پھر جب لانچ واگ جزیرے کے قریب پہنچ گئی تو اس نے ایک بار پھر واگ جزیرے کا منظر سکرین پر فلکسڈ کر دیا۔ وہ سب بڑے محتاط انداز میں اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جس طرح عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ میجر فومانچو کے تینوں ساتھیوں نے جھک کر کرنل جوشن کو اٹھایا اور پھر اسے کاندھے پر لادے تیزی سے مڑے اور واپس لانچ کی طرف آنے لگے۔ جوگم نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے خطرہ یہی تھا کہ کہیں یہ پراسرار لوگ اچانک حرکت میں نہ آ جائیں لیکن وہ واقعی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے لانچ کو ایک بار پھر فوکس کرنا شروع کر دیا اور پھر جب لانچ کیڈو جزیرے پر پہنچ گئی تو اس نے سکرین آف کی اور اٹھ کر مشین روم کا راستہ کھولنے کے لئے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر فومانچو اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ مشین روم میں پہنچ گیا کرنل جوشن اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں دو آدمیوں کے کندھوں پر لدا ہوا تھا البتہ اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے۔

''نہیں یہاں کاؤچ پر لٹا دو اور تم جاؤ'' ...... جوگم نے کہا تو اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

''میجر جوگم ایک آدمی ان سے علیحدہ درختوں کے جھنڈ کے پاس بے ہوش پڑا ہوا تھا'' ...... میجر فومانچو نے کہا۔

''پڑا رہے۔ اب یہ کسی صورت نہیں بچ سکتے'' ...... جوگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور میجر فومانچو سلام کر کے مڑا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت مشین روم سے باہر چلا گیا تو جوگم نے سب سے پہلے مشین روم کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ سائیڈ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج موجود تھی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے سوئی پر چڑھی ہوئی کیپ اتاری اور پھر سوئی اس نے کاؤچ پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل جوشن کے بازو میں اتار دی۔ سرنج میں موجود براؤن رنگ کا محلول تیزی سے کرنل جوشن کے جسم میں غائب ہونا شروع ہو گیا۔ جب سرنج خالی ہو گئی تو اس نے سوئی کھینچی اور پھر خالی سرنج اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دی۔ پھر وہ اطمینان سے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن کو دس منٹ بعد ہوش آئے گا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور پھر واقعی دس منٹ بعد کرنل جوشن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔

''کرنل صاحب میں میجر جوگم ہوں'' ...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور وہ کاؤچ سے نیچے گرنے لگا تو میجر جوگم نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا اور پھر اٹھا کر بٹھا دیا۔

''تم تم میجر جوگم میں کہاں ہوں، کیا مطلب کیا ہوا ہے'' ...... کرنل جوشن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ جزیرے کیڈو کے مشین روم میں ہیں کرنل صاحب''...... جوگم نے کہا اور وہ دوبارہ جا کر اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔

''جزیرہ کیڈو کے مشین روم میں اوہ اوہ مگر میں تو واگ جزیرے پر تھا ان شیطانوں کے قبضے میں''...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر اور آپ کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہیں کر سکا تھا لیکن انہیں میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور آپ بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے تو میں نے یہاں سے میجر فوما نچو کو لانچ پر بھیجا۔ وہ آپ کو وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہے اور اب میں نے آپ کو ہوش میں لایا ہے''...... میجر جوگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ ویری گڈ اوہ میجر جوگم تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ شیطان کیا واقعی ہلاک کر دیئے گئے ہیں''...... کرنل جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

''ابھی وہ بے ہوش پڑے ہیں سر کیونکہ میں چاہتا تھا کہ میں انہیں آپ کے ہاتھوں ہلاک کراؤں''...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

''اوہ جلدی کرو کہاں ہیں وہ اوہ جلدی کرو وہ انسان نہیں ہیں شیطان ہیں انہیں جلدی ہلاک ہو جانا چاہیئے''...... کرنل جوشن نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں اب وہ ہوش میں نہ آسکیں گے''...... میجر جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آن کر دی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے واگ جزیرے کا منظر ابھر آیا لیکن دوسرے لمحے نہ صرف کرنل جوشن بلکہ میجر جوگم بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ کے اندر بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہ سب ہوش میں تھے۔

''کیا کیا مطلب یہ کیسے ہوش میں آ گئے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے''...... میجر جوگم نے کہا۔

''دیکھا تم نے یہ انسان نہیں شیطان ہیں۔ تم نے انہیں فوری ہلاک کر دینا تھا۔

اب کیا ہوگا۔ یہ تو مارکوتھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے واگ جزیرے کو تباہ کر دیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ان کے پاس ڈبلیو ڈبلیو موجود ہے'' ...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم بے اختیار اچھل پڑا۔

''ڈبلیو ڈبلیو اوہ تو یہ اسی لئے خود بخود ہوش میں آ گئے ہیں۔ مجھے تو اس کا علم نہ تھا ورنہ میں واقعی میجر فومانچو کے ذریعے ہی انہیں ہلاک کرا دیتا'' ...... میجر جوگم نے کہا۔

''کیا مطلب ڈبلیو ڈبلیو سے یہ کیسے ہوش میں آ سکتے ہیں'' ...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے انہیں ایس ٹی ون کو ہلکی طاقت پر اسے چارج نہ بھی ہو تب بھی اس سے کرازم ریز نکلتی رہتی ہیں جو ویسے تو بے ضرر ہوتی ہیں لیکن وہ ایس ٹی ون ریز کے اثرات کو بہرحال ختم کر دیتی ہیں۔ چونکہ ان کے پاس ڈبلیو ڈبلیو تھا اس ل ءاس سے نکلنے والی ریز نے ان پر اثر کیا اور یہ ہوش میں آ گئے'' ...... میجر جوگم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو پھر اب کیا ہوگا'' ...... کرنل جوشن نے بے چین ہو کر کہا۔

''سر میں نے آپ کے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے یہ لوگ وہاں سے نکل ہی نہیں سکتے اور ایس ٹی ون کو اب میں فل پاور پر چارج کر دوں گا'' ...... میجر جوگم نے کہا۔

''اوہ اگر ایسا ہے تو پھر جلدی کرو۔ فوراً انہیں ہلاک کر دو'' ...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ کرنل جوشن کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک درختوں کے جھنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''یہ وہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں'' ...... کرنل جوشننے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔

''کون سر''...... میجر جوگم نے چونک کر پوچھا

''یہ شیطان یہ اس جھنڈ میں کیوں اس طرح اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''اوہ سر میں اس کی وجہ جانتا ہوں۔ ایس ٹی ون کے اثرات ان کے جسموں پر ابھی تک موجود ہیں۔ یہ اثرات دور ہونے میں کافی وقت لیتے ہیں اور جب تک یہ اثرات پوری طرح ختم نہیں ہوں گے یہ لوگ تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اس لئے یہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں''...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے پھر ٹھیک ہے''...... کرنل جوشن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لیجئے سر ایس ٹی ون اپنے فل پاور میں چارج ہونے کے لئے تیار ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کا خاتمہ آپ کے ہاتھوں سے ہو''...... میجر جوگم نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ ہاں واقعی انہوں نے مجھے اور ریڈ آرمی کو نیچا دکھا دیا ہے''...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر میجر جوگم کی جگہ اس کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یہ سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیں سر''...... میجر جوگم نے مشین پر ایک سرخ رنگ کے بٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا ان سے مرنے سے پہلے بات ہو سکتی ہے''...... اچانک کرنل جوشن نے کہا۔

''نو سر کیونکہ ٹرانسمیٹر ہیلی کاپٹر میں ہے اور ہیلی کاپٹر کی مشینری جام ہے''...... میجر جوگم نے کہا۔

''اوہ ان کے پاس میرے والا علیحدہ ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''پھر تو اس پر انہیں کال کیا جا سکتا ہے لیکن سر میرا خیال ہے کہ آپ ان کا خاتمہ ہی کر دیں تو زیادہ بہتر ہے''...... میجر جوگم نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے اب واقعی انہیں مزید کوئی مہلت نہیں ملنی چاہئے''...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی جو چند لمحوں بعد ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی آف ہو گئی۔

''یہ یہ کیا ہوا یہ سکرین کیوں آف ہو گئی ہے''...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں دیکھتا ہوں سر''...... میجر جوگم نے کہا اور تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی سکرین پر منظر نظر آ رہے تھے۔ اس نے مشین کے نیچے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین ایک بار پھر ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن پر مسلسل جھماکے ہو رہے تھے۔

''کیا ہوا تھا''...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

''سر ایس ٹی ون کے فل چارج ہونے کی وجہ سے مشین کی پاور پر اثرات پڑے ہیں جو ابھی دور ہو جائیں گے''...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے دوبارہ پہلے والا منظر نمودار ہو گیا اور پھر وہ دونوں بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔

''مبارک ہو سر دشمن ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں''...... میجر جوگم نے کہا۔

''لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ جل کر راکھ ہو جائیں گے''...... کرنل جوشن

نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہوتا سر لیکن چونکہ ان کو بے ہوش کرنے کی غرض سے پہلے ایس ٹی ون کو چارج کیا گیا تھا اس لئے اس کی پاور استعمال ہو جانے کی وجہ سے اب کم ہو گئی ہے۔ بہر حال یہ ہلاک ہو چکے ہیں'' ...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

''تم انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرو میں پوری تسلی کرنا چاہتا ہوں'' ...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سر'' ...... میجر جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر کرنل جوشن کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو ہیلو میجر جوگم کالنگ اوور'' ...... میجر جوگم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

''بند کر دو اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں گڈ شو'' ...... تم نے ایسا کارنامہ سر انجام دیا ہے کہ تمہیں نہ صرف اس کا خصوصی انعام دیا جائے گا بلکہ میں تمہیں ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بنا دوں گا کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو میجر جوگم کے چہرے پر بھی انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بن جائے گا تو اسے تصور تک نہ تھا۔

''تھینک یو سر'' ...... میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ کرنل جوشن کو فوجی سیلوٹ کیا اور کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆

ہیلی کاپٹر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے کہنے پر کرنل جوشن کو ہوش میں لایا جا رہا تھا اور یہ کام ٹائیگر سرانجام دے رہا تھا کیونکہ وہ مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا توڑ بھی خرید لایا تھا۔ یہ ایک لمبی گردن والی بوتل تھی اور ٹائیگر نے اس بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ بے ہوش پڑے ہوئے کرنل جوشن کی ناک سے لگایا ہوا تھا۔ عمران کی ہدایت پر ٹائیگر نے اسے ہوش میں لانے سے پہلے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اپنی بیلٹ سے باندھ دیئے تھے۔

''یہ مارکوتھم ریز کے سرکٹ کا مرکز کیا ہوتا ہے''...... اچانک جولیا نے پوچھا

''مارکوتھم ریز نظر نہیں آتیں لیکن سرکٹ بناتے ہوئے جب یہ ریز کسی جگہ آپس میں ملتی ہیں تو وہاں جوڑ پران کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے اور یہ نظر آنے لگ جاتی ہیں لیکن پھر بھی انہیں غور سے دیکھنا پڑتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس کا مرکز سمندر کی تہہ میں موجود ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں یہ پانی میں نہیں ملتیں۔ لازماً خشکی پر ملتی ہیں اس لئے لامحالہ یہ مرکز واگ جزیرے کے اوپر ہی ہوگا''...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کرنل جوشن کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ یہ میں کہاں ہوں کیا مطلب''...... اچانک کرنل جوشن کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''تم اپنے سرکاری ہیلی کاپٹر میں ہو کرنل جوشن اور ہم تمہیں اپنے ساتھ واگ جزیرے پر لئے جا رہے ہیں تاکہ تم اپنی آنکھوں سے اس کی تباہی دیکھ سکو''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ اوہ کیا مطلب میں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں تھا اور تم لوگ فرار ہو گئے تھے پھر''...... کرنل جوشن نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے اور ہیلی کاپٹر کی پرواز کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا تھا۔

''ہم تمہارے بغیر کیسے فرار ہو سکتے تھے کرنل جوشن اس لئے جب تم ہیلی کاپٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچے تو ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ نتیجہ یہ کہ اب تم اور ہم اکٹھے واگ جا رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ کیا مطلب کیا تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے''...... کرنل جوشن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

''نہیں ہمیں کیا ضرورت ہے باچان حکومت کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی۔ حتیٰ کہ میں نے تو وہاں موجود تمہارے علاوہ اکلوتے باچانی کو بھی ہلاک نہیں کیا بلکہ صرف بے ہوش کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اکلوتے باچانی کو کیا مطلب، کون سا اکلوتا باچانی''...... کرنل جوشن نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے اس کا نام تو معلوم نہیں۔ بہر حال سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اس بڑے کمرے میں جہاں مشینیں نصب ہیں وہاں وہ اکیلا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ تم اپنے آفس میں تھے اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ میرے ساتھی تو اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن چونکہ ہماری لڑائی باچان حکومت یا اس کے آدمیوں سے نہ تھی اس لئے میں نے انہیں روک دیا۔ البتہ مجھے اس کا نام جاننے کی شدید خواہش ضرور ہے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ضرور اسے ہوش میں لا کر اس سے اس کا نام پوچھ لیتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ تمہارا مطلب ماسٹر سکاٹا سے ہے۔ وہی اب وہاں کا انچارج

تھا‘‘...... کرنل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

’’ماسٹر سکاٹا کیا یہ وہی ماسٹر سکاٹا ہے جسے مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں یہ وہی ماسٹر سکاٹا ہے۔ یہ ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن میں کام کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی لڑائی تم سے ہوئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے تمہیں دیوار سے مار کر ہلاک کر دیا ہے لیکن تم بچ گئے تھے‘‘...... اس بار کرنل جوشن نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن کرنل جوشن کی بات سن کر عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ کرنل جوشن نے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق عمران کو لڑائی میں شکست دینے والے کا نام ماسٹر سکاٹا تھا۔

’’میں نے اسے پہچان تو لیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی ماسٹر سکاٹا ہے۔ بہر حال شکر ہے کہ وہ زندہ بچ گیا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا مطلب تم شکر کیوں ادا کر رہے ہو‘‘...... کرنل جوشن نے کہا۔

’’اس لئے کہ میں اسے اپنا استاد بنا سکوں‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’وہ کسی کو شاگرد نہیں بناتا البتہ وہ تم سے لڑنا زیادہ پسند کرے گا‘‘...... کرنل جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’یہ تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا کہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں‘‘...... عمران نے کہا لیکن کرنل جوشن نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہیلی کاپٹر اب واگ جزیرے پر پہنچ چکا تھا۔

’’صفدر تمہیں معلوم ہے کہ تم نے ڈبلیو ڈبلیو کا کیا کرنا ہے‘‘...... عمران نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتارتے ہوئے کہا۔

’’ہاں مجھے معلوم ہے‘‘...... صفدر نے جواب دیا۔

’’کیا کیا مطلب یہ ڈبلیو ڈبلیو تم نے کہاں سے حاصل کر لیا۔ اوہ اس سے تو واگ جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا‘‘...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یہ تمہارے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اسلحہ خانے میں موجود تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتار کر اس کا انجن بند کر دیا۔

''وہ سیاہ تھیلا بھی ساتھ لے لینا تنویر''...... عمران نے مڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا۔

''لے آؤں گا''...... تنویر نے جواب دیا اور پھر عمران ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا جبکہ جولیا اس سے پہلے ہی نیچے اتر چکی تھی۔ پھر ایک ایک کر کے سارے ساتھی نیچے آ گئے۔ سب سے آخر میں ٹائیگر، کرنل جوشن کو بھی نیچے اتار لایا۔ صفدر تیزی سے مڑ کر کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جزیرے پر گھومنے لگا۔ اس کی تیز نظریں سطح زمین کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ باقی ساتھی بھی غور سے زمین کو دیکھتے ہوئے آگے چل رہے تھے۔ چونکہ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ مارکوتھم ریز کا مرکز نیلے رنگ میں نظر آئے گا اس لئے وہ زمین پر نیلے رنگ کو ہی تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ کرنل جوشن کو بھی انہوں نے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا کہ اچانک ایک جگہ پر عمران رک گیا۔

''اوہ واقعی یہاں یہ نیلا رنگ نظر آ رہا ہے''...... جولیا نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''زمین پر ایک جگہ ہلکا سا نیلا رنگ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سائز ایک چھوٹے سے بٹن جتنا تھا اور رنگ اس قدر ہلکا تھا کہ بغور دیکھنے سے ہی نظر آ سکتا تھا''......

''اب لکڑی جلا کر کوئلہ بنانا پڑے گا''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے لائٹر سے آگ جلا کر ایک بڑی سی سوکھی لکڑی اس پر ڈال دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ لکڑی جل گئی تو عمران نے چشمے

سے پانی چلوؤں میں بھر کر اس پر ڈالا۔تھوڑی دیر بعد لکڑی کوئلہ میں تبدیل ہو چکی تھی۔عمران نے اسے اٹھایا اور پھر وہ سب واپس اس مارکوتھم ریز کے مرکز پر پہنچ گئے۔کرنل جوشن بھی ان کے ساتھ تھا لیکن وہ خاموش رہا تھا۔عمران نے کوئلے کو زمین پر رکھا اور پھر بوٹ کی ایڑی سے اسے پیسنا شروع کر دیا۔کوئلہ ٹوٹ کر آہستہ آہستہ برادے میں تبدیل ہوتا چلا گیا تو عمران نے اسے پسے ہوئے کوئلے کی ڈھیری میں سے کوئلہ اٹھایا اور اسے مرکز پر ڈال دیا لیکن کوئلہ پڑنے کے باوجود وہ نیلا رنگ غائب نہ ہوا تھا اور ظاہر ہے اس کا مطلب تھا کہ مارکوتھم ریز کا مرکز ختم نہیں ہوا ہے۔

''یہ کیا ہوا یہ سرکٹ تو ختم نہیں ہوا۔کیا اس ڈاکٹر فرانزے کی تحقیق غلط ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اسی لمحے کرنل جوشن کا قہقہہ گونج اٹھا اور عمران سمیت سب اس کی طرف مڑ گئے۔

''کیا ہوا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم چاہے دنیا بھر کا کوئلہ پیس کر اس پر ڈال دو یہ سرکٹ ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ میجر جوگم نے پہلے ہی اس کا انتظام کر رکھا ہے۔اس نے اس پر کوئی خاص کوٹنگ کر دی ہے''...... کرنل جوشن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''لیکن میجر جوگم کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس پر پسا ہوا کوئلہ ڈالنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم نے پاکیشیا میں سائنس دان سرداور سے فون پر جو بات چیت کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی تھی اور میں نے ٹرانسمیٹر پر میجو جوگم سے بات کی تھی۔میجر جوگم سائنس دان بھی ہے اس نے بتایا کہ وہ اس سرکٹ پر ایسی کوٹنگ کر دے گا کہ یہ ترکیب کامیاب نہ ہو سکے گی اور دیکھ لو ہوا بھی ایسے ہی''...... کرنل جوشن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے وہ لے آؤ ٹائیگر''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر واپس مڑ گیا لیکن ٹائیگر ابھی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے توانائی غائب ہوتی جا رہی ہو۔

''یہ کیا ہو رہا ہے''...... اسی لمحے عمران کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی۔ پھر جس طرح انتہائی تاریکی میں روشنی کا کوئی نقطہ چمکتا ہے اس طرح عمران کے ذہن پر بھی روشنی کا ایک نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے اٹھنے کی رفتار بے حد سست ہے لیکن بہر حال وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے سارے ساتھی اس کے قریب ہی زمین پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان سب کے جسموں میں ہلکی ہلکی حرکت ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی اسی کی طرح ہوش میں آ رہے ہیں۔ عمران آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن اسی لمحے عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ کرنل جوشن وہاں موجود نہ تھا۔

''کیا مطلب یہ کرنل جوشن کہاں گیا''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن وہاں دور دور تک کرنل جوشن کا نام ونشان موجود نہ تھا اس کے ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور پھر وہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ تو یہ بات ہے یہاں آ کر کوئی کرنل جوشن کو لے گیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا کیا مطلب اوہ کرنل جوشن تو یہاں موجود نہیں ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں یہ دیکھو قدموں کے تازہ نشانات اس کا مطلب ہے کہ ہماری بے ہوشی

کے دوران یہاں کچھ لوگ آئے اور کرنل جوشن کو ساتھ لے گئے''...... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کون لوگ اور وہ یہاں کس طرح پہنچے''...... تنویر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ یقیناً اس میجر جوگم کی ہی کارگزاری ہے اس نے کسی طرح ہمیں بے ہوش کیا اور پھر کیڈو جزیرے سے لانچ پر آدمی بھیجے جو یہاں سے کرنل جوشن کو لے گئے۔ کرنل جوشن یقیناً اب کیڈو جزیرے پر پہنچ چکا ہوگا''...... عمران نے کہا

''لیکن وہ ہمیں بھی تو یہاں ہلاک کر سکتے تھے مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس بار جولیا نے کہا۔''......

''ہاں کر تو سکتے تھے بلکہ انتہائی آسانی سے کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا تو لازماً اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی۔ بہر حال آؤ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ درختوں کے جھنڈ میں چشمہ ہے وہاں چلتے ہیں پھر اس پوائنٹ پر غور کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''صفدر بھی وہاں موجود ہوگا۔ نجانے اسے ہوش آیا ہے یا نہیں''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے مڑ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ سب اس طرح چل رہے تھے جیسے انتہائی تھکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔ جب وہ درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک درخت کے تنے سے پشت لگائے صفدر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی حالت بھی ان جیسی ہی نظر آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر وہ درخت کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔

''عمران صاحب یہ کیا ہوا تھا میں اچانک بے ہوش ہو گیا تھا''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں کوئی ایسا ہتھیار موجود ہے جسے کیڈو سے چارج کیا گیا ہے اور ہم بے ہوش ہو گئے تھے''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ رکنے کی بجائے جھنڈ کے اندر موجود چشمے کی طرف بڑھنے لگا۔

''وہ کرنل جوشن وہ کہاں ہے''...... صفدر نے بھی عمران اور ساتھیوں کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

''سمجھ نہیں آتا کہ یہاں ہماری بے ہوشی کے دوران کیا ہوا ہے۔ قدموں کے نشانات تو بتا رہے ہیں کہ کچھ لوگ آئے ہیں اور کرنل جوشن کو اٹھا کر لے گئے ہیں لیکن انہوں نے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ انتہائی آسانی سے ایسا کر سکتے تھے''...... عمران نے چشمے پر پہنچ کر اس کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''واقعی حیرت انگیز بات ہے''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب باری باری چشمے سے چلو بھر بھر کر پانی پینے میں مصروف ہو گئے۔ پانی پینے سے ان کے جسموں میں توانائی پہلے کی نسبت کافی بڑھ گئی لیکن اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت میں نہیں آ سکے تھے۔

''ٹائیگر''...... عمران نے وہیں چشمے کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جا کر چیک کرو کہ ہیلی کاپٹر کی مشینری درست حالت میں ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ کیا مطلب کیا تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے مشینری خراب کر دی ہو گی لیکن کیوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں سسکا سسکا کر مارنا چاہتے ہوں کیونکہ یہاں سے واپسی کا اس ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور یہاں سوائے اس چشمے کے پانی کے کھانے کا اور کوئی سامان نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں

نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اب اس مارکو تھم ریز کے سرکٹ کا کیا ہوگا۔ کرنل جوشن کے مطابق تو اس پر کوئی خاص کوٹنگ کر دی گئی ہے''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

''فی الحال تو کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ صفدر وہ ڈبلیو ڈبلیو کہاں ہے''...... عمران نے جولیا کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ میں نے ایک درخت کے کھوکھلے تنے کے اندر نصب کر دیا ہے۔ اسے نصب کر کے میں آپ کی طرف آ ہی رہا تھا کہ جھنڈ کے بیرونی کنارے پر پہنچتے ہی اچانک بے ہوش ہو گیا''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باس ہیلی کاپٹر کی مشینری تو درست حالت میں ہے لیکن اسے جام کر دیا گیا ہے''...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے واپس آتے ہوئے کہا اس کے ہاتھ میں البتہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جو عمران کرنل جوشن کے آفس سے اٹھا لایا تھا۔

''اوہ میرا خیال درست نکلا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب کیا ہوگا''...... جولیا نے کہا

''عمران صاحب آپ نے یہاں کسی آلے یا ہتھیار کی بات کی ہے۔ اسے کیوں نہ تلاش کیا جائے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ تو چارج ہو کر ختم ہو چکا ہوگا۔ اب اس میں کیا ملے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس ٹرانسمیٹر پر کیوں نہ جوگم سے بات کی جائے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا بات کریں تم بتاؤ کرنل جوشن ہمارے پاس ترپ کا پتہ تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ اب تو ایک ہی حل ہے کہ ہم بھی کیڈو پہنچ جائیں اور وہاں سے ڈی کوٹنگ کا سامان لے کر دوبارہ یہاں آئیں اور مارکو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے اس مارکو تھم ریز

کے عذاب سے جان چھڑائیں اور پھر ڈبلیو ڈبلیو کی مدد سے واگ جزیرے کو تباہ کر کے اپنا مشن مکمل کریں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سب کس طرح ہوگا ہیلی کاپٹر کی مشینری تو جام ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کوئی بات نہیں کم از کم ناشتہ تو ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہو گیا ہو کہ دباؤ کی وجہ سے عمران کا ذہنی توازن درست نہ رہا ہو۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو ناشتے کا کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جام ناشتے میں ہی استعمال ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اچھی بھلی بات کرتے کرتے نجانے تمہارا ذہن کیوں پلٹ جاتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اگر ہم اس انداز میں بیٹھے سوچتے رہے اور مشورے ہی کرتے رہے تو میرے ساتھ ساتھ تم سب کے ذہن بھی پلٹ جائیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب آپ اس جام مشینری کو حرکت میں نہیں لا سکتے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پچھلی جنگ عظیم کے کسی کباڑیئے سے سٹارٹنگ راڈ ڈھونڈ کر لانا پڑے گا''...... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''سٹارٹنگ راڈ کیا مطلب یہ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ کیا تمہارے دماغ پر اثرات تو نہیں ہو گئے''...... جولیا نے اس بار تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''قدیم دور کی کاریں اور بسیں سٹارٹ کرنے کے لئے ایک سٹارٹنگ راڈ ہوا

کرتا تھا جسے کار کے سامنے ایک سوراخ میں ڈال کر باقاعدہ گھمایا جاتا تھا جس سے انجن سٹارٹ ہو جاتا تھا بڑا دلچسپ تماشا ہوا کرتا تھا۔ اب تو بیٹری کی مدد سے کاریں سٹارٹ ہو جاتی ہیں بہر حال جام مشینری کو حرکت میں لانے کے لئے ایسے ہی کسی راڈ کی ضرورت ہے اور ایسا راڈ ظاہر ہے کسی کباڑیئے سے ہی مل سکتا تھا جو گذشتہ جنگ عظیم کے دور کا سامان لئے بیٹھا ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

''باس اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر کی مشینری پر کام کروں ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا تم اس کی مشینری کو سمجھتے ہو''...... عمران نے چونک کر پوچھا

''باس میں نے اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق مشینری کو ٹرانکو ریز کے ذریعے جام کیا گیا ہے اور ٹرانکو ریز کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ کسی ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اگر اس جگہ کو ہٹا دیا جائے تو ان کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ ریز مشینری میں کہاں جمع ہوئی ہیں اگر اس پرزے کے بغیر ہیلی کاپٹر حرکت میں آ سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ اور سوچنا پڑے گا''...... ٹائیگر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے اندازہ ہوا ہے کہ ٹرانکو ریز استعمال کی گئی ہیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''باس پوری مشینری پر ہلکے زرد رنگ کی تہہ نظر آ رہی ہے اور یہ ٹرانکو ریز کی مخصوص نشانی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا خیال ٹھیک ہے لیکن پھر چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ٹرانکو ریز کسی بھی ایسی مشینری میں ہمیشہ پٹرول ٹینک میں اکٹھی ہوتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''پھر تو اسے حرکت میں نہیں لایا جا سکتا''...... صفدر نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں تقریباً ایک یا دو گھنٹے بعد ٹرانکو ریز کے اثرات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ پٹرول سے نکلنے والی مخصوص گیس اس کے اثرات ختم کر دیتی ہے اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ پھر یہ مشینری خود بخود حرکت میں آ جائے گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن باس اگر انہوں نے ایک بار پھر اس پر ٹرانکو ریز فائر کر دیں تو پھر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں یہ ریز جس پر ایک بار فائر ہو جائیں دوبارہ اس پر فائر نہیں ہو سکتیں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک درختوں کے جھنڈ کے تقریباً درمیان میں واقع ایک اونچے درخت پر سے یکلخت سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی چمک ابھری جیسے بجلی چمکتی ہو اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس چمک نے اس کے ذہن پر سیاہ چادر ڈال دی ہو۔ پھر جس طرح سیاہ اور گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی بجلی کی روسی دوڑی اور پھر آہستہ آہستہ روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔ عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک تو اس کا شعور سویا سا رہا لیکن پھر جیسے اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے سنائی دینے والی تیز سیٹی کی آواز اور بجلی جیسی چمک کا منظر ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑا اس کے سارے ساتھی وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ اب اس کے جسم میں وہ پہلے جیسی پھرتی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے اس درخت کی طرف لپکا جہاں اس نے چمک دیکھی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کسی پھرتیلے بندر کی

طرح اس درخت پر چڑھتا چلا گیا اور پھر درخت کی گھنی شاخوں میں پہنچ کر اس نے بے اختیار ایل طویل سانس لیا۔ وہاں ایک ٹہنی کے ساتھ ایک چوڑا سا ڈبہ بندھا ہوا تھا جس کی سطح اس طرح تھی جیسے سطح پر باقاعدہ آئینہ لگایا گیا ہو۔

''اوہ تو یہ ایس ٹی ون یہاں نصب کیا گیا ہے۔ لیکن ایس ٹی ون ریز سے تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے آگے بڑھ کر اس ڈبے کو شاخ سے علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ ڈبہ باقاعدہ کلپوں سے شاخ سے جکڑا گیا تھا۔ عمران نے کلپ کھولے اور پھر وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اس ڈبے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے ڈبے کو ایک طرف رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے صفدر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''اوہ اوہ عمران صاحب یہ کیا ہوا تھا''...... صفدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں اس لئے ہم سب زندہ سلامت نظر آ رہے ہیں۔ یہ دیکھو ایس ٹی ون جس کی مدد سے ہمیں جلا کر راکھ کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی لیکن بزرگ کہتے ہیں کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے''...... عمران نے وہ ڈبہ اٹھا کر صفدر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''تم ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کس طرح کیا ناک اور منہ بند کرنا ہوگا''...... صفدر نے پوچھا

''ہاں ریز سے بے ہوش ہونے والا اس طریقے سے بھی ہوش میں آ جاتا ہے۔ صرف گیس سے بے ہوش ہونے والے کے لئے اس کا توڑ استعمال کرنا پڑتا ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران نے وہ ڈبہ اٹھایا اور اس کے عقب میں موجود پیچ اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈ کی مدد سے کھولنا شروع کر دیئے۔ پیچ کھولنے کے بعد اس نے عقبی حصہ اتارا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا اور اس نے ڈبہ علیحدہ رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔

''ہاں اب بتائیں عمران صاحب کیا ہوا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''یہ ایس ٹی ون یہاں پہلے سے نصب تھا ایس ٹی ون سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو اگر فل پاور چارج ہوں تو یہاں موجود تمام جانداروں کو جلا کر راکھ کر دیں لیکن اگر اسے ہلکی پاور پر چارج کیا جائے تو یہ ریز جانداروں کو بے ہوش کر دیتی ہیں۔ چنانچہ پہلے چونکہ ہمارے ساتھ کرنل جوشن تھا اس لئے اس کو بچانے کے لئے اسے ہلکی پاور پر چارج کیا گیا۔ اس سے ہم بے ہوش ہو گئے اور وہ لوگ آئے اور کرنل جوشن کو لے گئے۔ انہیں چونکہ معلوم تھا ایس ٹی ون ریز ہم سب کو جلا کر راکھ کر دیں گی اس لئے انہوں نے ہمیں ہلاک نہ کیا۔ شاید وہ کرنل جوشن کو یہ سارا منظر دکھانا چاہتے تھے۔ بہر حال انہوں نے ہمیں ہلاک نہ کیا اور پھر جب کرنل جوشن وہاں پہنچ گیا تو انہوں نے ایس ٹی ون کو فل پاور چارج کر دیا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن باس پھر تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا جبکہ ایسا نہیں ہوا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بس یہیں پر وہ قول صادق آنا شروع ہو جاتا ہے کہ مارنے والے سے بچانے

والا زیادہ طاقتور ہے۔صفدر نے یہاں درخت کے کھوکھلے تنے میں ڈبلیو ڈبلیو نصب کیا تھا۔ڈبلیو ڈبلیو سے نکلنے والی غیر مرئی ریز کی وجہ سے ہم ہوش میں آ گئے کیونکہ وہ ایس ٹی ون ریز کے اثرات کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہیں اور پھر جب انہوں نے ایس ٹی ون کو فل پاور چارج کیا تو اس وقت تک ڈبلیو ڈبلیو سے نکلنے والی ریز فضا میں مل کر زیادہ طاقتور ہو چکی تھیں اس لئے انہوں نے ایس ٹی ون کی فل پاور کو اس قدر ہلکا کر دیا کہ ہم جلنے کی بجائے صرف بے ہوش ہو گئے اور پھر مجھے اپنی ذہنی مشقوں کے ساتھ ساتھ ڈبلیو ڈبلیو کی ریز کی وجہ سے ہوش آ گیا۔اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کام بھی ہوا جس نے ہمیں مرنے سے بچایا کہ ایس ٹی ون چونکہ پہلے ہلکی طاقت سے چارج ہو چکا تھا اس کی پاور خرچ ہو جانے کی وجہ سے ہلکی ہو گئی تھی چنانچہ دوبارہ جب اسے فل پاور چارج کیا گیا تو یہ فل چارج نہ ہو سکا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔تو واقعی رحیم و کریم ہے''...... عمران سے تفصیل سن کر ایک ایک کر کے سب ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کا باقاعدہ شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

''اب جا کر دیکھو ٹائیگر، کیا اب بھی مشینری پر ٹرانکو ریز کے اثرات موجود ہیں یا نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تو کیا اتنا وقت گزر گیا ہے باس''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''نہیں اتنا وقت تو نہیں گزرا لیکن ایس ٹی ون کی ریز نے ٹرانکو ریز کے اثرات ختم کر دیئے ہوں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''ہمیں کیڈو پر چیک تو کیا جا رہا ہو گا اور جب وہ دیکھیں گے کہ ہم زندہ ہیں تو وہ کوئی اور چکر نہ چلا دیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں اب تم سب ٹھیک ہو چکے ہو اور پھر بھی ایس ٹی ون کے اثرات ہیں اس لئے مختلف درختوں پر چڑھ کر چیکنگ کرو اور صفدر تم ایسا کرو کہ ڈبلیو ڈبلیو کو تنے کے اندر سے نکال کر باہر کھلی جگہ پر نصب کر دو تا کہ اس کی ریز مزید طاقتور ہو سکیں''...... عمران نے کہا تو سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور تیزی سے درختوں کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا جھنڈ میں آیا۔

''باس ہیلی کاپٹر ٹھیک ہو گیا ہے۔ ٹرانکو ریز کے اثرات ختم ہو چکے ہیں اور اب ہم پرواز کر سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پرواز کر کے کہاں جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''باس ہم کم از کم اب یہاں سے تو نکل سکتے ہیں۔ ہاکاڈو پہنچ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''پہلی بات تو یہ کہ ہم مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جا سکتے۔ دوسری بات یہ کہ اب کرنل جوشن ہمارے ساتھ نہیں ہے اس لئے جیسے ہی ہیلی کاپٹر واگ جزیرے سے دور جائے گا اسے کسی بھی میزائل کی مدد سے آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر کا مسرت سے دمکتا ہوا چہرہ بجھ سا گیا۔

''اوہ باس واقعی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب تم بتاؤ کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''باس میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیلی کاپٹر کی مدد سے کیڈو جزیرے پر پہنچ جانا چاہئے کیونکہ ہم لو شارٹ اینگل میں جائیں گے اس طرح میزائل کی زد سے بچ جائیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں مسلح ریڈ آرمی موجود ہے۔ وہ وہاں عام میزائل گن سے بھی ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہاں پہنچ کر ہمیں پہلے وہاں

موجود ریڈ آرمی کے تمام لوگوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی ہم اس مشین روم میں داخل ہو سکتے ہیں اور تیسری بات یہ کہ ہمیں وہاں سکرین پر چیک کیا جا رہا ہو گا اور چوتھی بات یہ کہ کیڈو کے گرد باقاعدہ حفاظتی نظام بھی آن ہو گا۔ ایسی صورت میں ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ ہی نہیں سکتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس اب تو آپ ہی سوچ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

''آئندہ تمہارے چہرے پر مایوسی نظر آئی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ سمجھے مسلمان کے لئے مایوسی کفر ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اب تک جو کچھ ہم کرتے رہے ہیں کیا یہ سب کچھ ہماری عقلمندی اور کارکردگی سے ہوا ہے۔ کیا اس مشن کے دوران ہم جو بے شمار بار یقینی موت سے بچ نکلے ہیں تو اس میں ہماری عقل اور سوچ کا اختیار تھا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوا ہے۔ اس کے باوجود تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو رہے ہو۔ نانسنس آخری لمحے تک جدوجہد کیا کرو اور کسی حالت میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ابلیس کے معنی کیا ہیں میں بتاتا ہوں ابلیس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور کوئی مسلمان ایسی حالت میں بھی ابلیس نہیں بن سکتا''...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس آئندہ ایسا نہیں ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب سوچو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ایک ایک کر کے سارے ساتھی واپس آ گئے

''وہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم نے پوری طرح چیکنگ کر لی ہے''...... سب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب ہیلی کاپٹر کا کیا ہوا''...... صفدر نے پوچھا

''وہ ٹھیک ہو چکا ہے اور پرواز کے لئے تیار ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تو ہم یہاں کس بات کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں فوراً یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''کہاں''...... عمران نے پوچھا

''سوائے ہاکاڈو کے اور کہاں جا سکتے ہیں''...... جولیا نے چونک کر کہا

''اور مشن کون مکمل کرے گا''...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

''مشن اب یہاں خالی بیٹھے بیٹھے تو مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ طریقہ کامیاب نہ ہوا اب کوئی اور طریقہ سوچنا ہو گا''...... جولیا نے کہا

''تو پھر سوچو میں نے منع تو نہیں کیا تمہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا بات ہے تم مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ مارکو تھم ریز کا تو ڑتم سے نہیں ہو رہا اور آنکھیں ہم پر نکال رہے ہو''...... جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ ٹائیگر کی طرح اس کی شاگرد تو نہ تھی کہ اس کی بات سن کر سہم جاتی۔

''عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اب ہمیں کیڈو جزیرے پر پہنچ کر وہاں سے اس جوگم کو اغوا کر کے اس سے اس کوڈی کوڈ کرانا چاہئے اس کے بعد ہی کاربن والا طریقہ کامیاب ہو گا''...... صفدر نے ان کے بولنے سے پہلے کہا۔

'' وہاں تمہارے لئے ریڈ آرمی پھولوں کے ہار لئے بیٹھی ہو گی کیوں''...... عمران نے ایک بار پھر پہلے جیسے موڈ میں کہا۔

''اوہ واقعی آپ کا موڈ خراب ہے''...... صفدر نے کہا۔

''آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔ اچھا بھلا تمہیں چھوڑ کر گئے تھے۔ کیا ہوا

ہے تمہیں جو یوں جھلا رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس میں نے ایک طریقہ سوچ لیا ہے''...... اچانک ٹائیگر نے کہا اور وہ سب چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا ہے طریقہ بتاؤ''...... عمران نے اسی طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''باس مارکوتھم ریز کے مرکز کو اس کی جگہ سے کسی اور جگہ شفٹ کیا جا سکتا ہے اور شفٹ ہوتے ہی اس پر کی جانے والی کوٹنگ خود بخود بے کار ہو جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی تندی اور سختی بے اختیار مسرت میں تبدیل ہو گئی۔

''کیسے شفٹ ہو گا مرکز''...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''باس ریز پر اگر بے پناہ وزن ڈالا جائے تو ریز ہمیشہ سائیڈ پر پھیلتی ہیں اور جب وہ پھیلتی ہیں تو پھر وہ خود بخود اپنا مرکز اس دباؤ سے ہٹ کر بنا لیتی ہیں اس لئے اگر ہم سب ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر اس ہیلی کاپٹر کو اس مرکز پر اتار دیں تو ہمارا کام ہو جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''گڈ شو ٹائیگر اب تم نے میرا شاگرد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ گڈ شو''...... عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

''تو کیا تم ٹائیگر کی وجہ سے جھلائے ہوئے تھے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اس نے مایوسی کا اظہار کیا تھا اور میں مایوسی کے الفاظ تو ایک طرف چہرے پر ابھر آنے والے مایوسی کے تاثرات بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو اس نے مایوسی چھوڑ کر جب ذہن کو استعمال کیا تو کتنا شاندار اور آسان حل تلاش کر لیا

ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اگر غصہ تمہیں ٹائیگر پر تھا تو ہم پر کیوں آنکھیں نکال رہے تھے‘‘...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’اس لئے کہ تم نے بھی واپس جانے کی ہی بات کی تھی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو اور کیا کرتے۔ یہ حل اگر نکالا ہے تو ٹائیگر نے نکالا ہے۔ تم تو خود مایوس نظر آ رہے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر تمہارا شاگرد ہے اس لئے تم اس پر رعب جھاڑ لیتے ہو۔ یہ بے چارہ بھی خواہ مخواہ تمہارا شاگرد بن کر عذاب بھگت رہا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’اب بتاؤ کیا کروں نہ تم رعب مانتی ہو نہ تنویر‘‘...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

’’عمران صاحب کیا ٹائیگر نے جو حل بتایا ہے وہ درست ہے یا آپ نے صرف ٹائیگر کا دل رکھنے کے لئے اسے شاباش دے دی ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’وہ کیا نسوانی سا محاورہ ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ابھی آزما لیتے ہیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’نسوانی محاورہ کیا مطلب‘‘...... جولیا نے چونک کر پوچھا

’’کنگن خواتین ہی پہنتی ہیں‘‘...... عمران نے جواب دیا

’’عمران صاحب کنگن صرف خواتین ہی نہیں پہنتیں پہلے زمانے میں بڑے سردار بھی کنگن پہنا کرتے تھے‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اس زمانے میں عورتوں کے حقوق کی علمبردار تنظیمیں وجود میں نہ آئیں تھیں‘‘...... عمران نے جواب دیا اور فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وہاں پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہوگئی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کرنل جوشن کو کہیں ٹائیگر کے نسخے کا علم تو نہیں ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس سائیڈ اوور''...... عمران نے بڑے شگفتہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم انسان ہو یا کوئی اور مخلوق تم پر کسی حربے کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ جب بھی تمہارے خلاف کچھ کیا جائے پھر تمہاری یہ منحوس آواز سننے کو مل جاتی ہے اوور''...... کرنل جوشن نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''کرنل جوشن جو لوگ حق پر ہوتے ہیں انہیں تم جیسے بے ایمان لوگ ہلاک نہیں کر سکتے اگر ایسا ہوتا تو یہ دنیا کب کی فنا ہو چکی ہوتی۔ حق کے مقابلے میں باطل نے ہمیشہ شکست کھائی ہے اور یہی انجام تمہارا ہو گا اوور''...... عمران نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بکواس مت کرو۔ سنو میں نے تمہیں کال اس لئے کی ہے کہ اب تم یہاں سے زندہ کہیں بھی نہیں جا سکتے۔ تم نے اب یہیں سسک سسک کر مرنا ہے۔ اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے تم کسی کو کال کر سکتے ہو تو یہ خیال بھی ذہن سے نکال دو۔ اس کی ویز کو ہم آسانی سے جام کر سکتے ہیں اور ہم ایسا ہی کریں گے لیکن میں تمہیں گذشتہ تعلقات کی بنا پر آخری چانس دینا چاہتا ہوں اوور''...... کرنل جوشن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''کیسا چانس اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم وعدہ کرو کہ خاموشی سے واپس اپنے ملک چلے جاؤ گے اور آئندہ پھر کبھی اس مشن پر کام کرنے نہیں آؤ گے تو میں تمہیں یہاں سے زندہ بچا کر ہاکاڈو پہنچا سکتا

ہوں۔ اسے میری طرف سے احسان سمجھنا بولو، جواب دو، اوور“...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

”کیا کرو گے ہم یہاں سے تیر کر تو ہاکاڈو پہنچنے سے رہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”میں نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جس طرح جام کی ہے اسی طرح اسے حرکت میں بھی لا سکتا ہوں اوور“...... کرنل جوشن نے کہا۔

”جوگم تمہارے پاس موجود ہوگا اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہاں کیوں اوور“...... کرنل جوشن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس سے پوچھو کہ ٹرانکو ریز سے اس نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کی ہے اور اسے یقیناً معلوم ہوگا کہ جب ایس ٹی ون فل پاور چارج کر دی جائے تو ٹرانکو ریز کے اثرات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اس لئے اس وقت ہیلی کاپٹر بالکل درست حالت میں ہے اوور“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔

”ہم اسے دوبارہ بھی جام کر سکتے ہیں اور اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں اوور“...... کرنل جوشن نے کافی دیر بعد کہا لیکن اس کا لہجہ کھوکھلا تھا۔

”یہ بھی تمہیں جوگم بتا دے گا کہ ٹرانکو ریز جس مشینری پر ایک بار فائر ہو جائیں اس پر نہ انہیں دوبارہ فائر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور ریز اس پر فائر ہو سکتی ہے اوور“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہم تمہارے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دیں گے۔ تم بہرحال زندہ بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے اوور“...... کرنل جوشن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر پر جوش بھرے لہجے میں کہا۔

”کرنل جوشن اب تک تم نے ہمارے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ نجانے کتنے

ایجنٹس، کتنی فورسز ہمارے مقابلے پر آئی ہیں لیکن جو حق پر ہوتا ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد ہوتی ہے۔ سمجھے ہاں البتہ اگر تم توبہ کرلو اور خود ہی اس واگ جزیرے کو تباہ کر دو تو تم کورٹ مارشل سے بچ سکتے ہو ورنہ اس نے تو بہر حال تباہ ہونا ہی ہے لیکن تمہارا کورٹ مارشل بھی یقینی ہو گا اوور''...... عمران نے کہا۔

''اگر میں خود اس جزیرے کو تباہ کر دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ خاموش رہو گے اور میرے خلاف کوئی رپورٹ باچان حکومت کو نہ بھیجو گے اوور''......چند لمحوں بعد کرنل جوشن نے نرم لہجے میں کہا۔

''پہلے مجھے بتاؤ کہ کس طرح ایسا کرو گے اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں مارکو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر دوں گا اور پھر خود ہی اس جزیرے کو تباہ کر دوں گا اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''جوگم سے میری بات کراؤ۔ پھر کوئی فیصلہ ہوسکتا ہے اوور''...... عمران نے کہا۔

''میجر جوگم بول رہا ہوں اوور''......چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''میجر لیکن پہلے تو تم کیپٹن جوگم تھے۔ کیا کیڈو میں بیٹھے بیٹھے میجر بن گئے ہو اوور''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''کرنل صاحب نے میری خدمات کے عوض میرے عہدے میں ترقی کر دی ہے اوور''......جوگم نے کہا۔

''واہ پھر تو کرنل جوشن کی خدمات کے عوض میں اسے فیلڈ مارشل کا عہدہ پیش کر دیتا ہوں اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو عمران مجھ پر طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں کیا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں اوور''...... اس بار کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں

کہا۔

''میجر جوگم تم کرنل جوشن کی کس طرح مدد کرو گے اوور''...... عمران نے اس بار جوگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''میرا کام کرنل صاحب کے احکامات کی تعمیل کرنا ہے اور بس اوور''...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو بعد میں نہ کہنا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ تم مجھ سے بات کرو اوور''...... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کرنل جوشن میں غلط آدمی کے ساتھ کسی قسم کا کمپرومائز کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ تم نے اپنے تمام اصول بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف دولت کے لالچ میں پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کے خلاف بھیانک سازش میں کردار ادا کیا ہے اس لئے تمہیں اس کی سزا بہر حال بھگتنا پڑے گی اور یہ بھی سن لو کہ ہر کام میں خود ہی کیا کرتا ہوں۔ مجھے کسی کو رپورٹ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوا کرتی اس لئے تم سے جو کچھ ہو سکے کر لو اوور اینڈ آل''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے پوری قوت سے نیچے پڑے ہوئے ایک پتھر پر دے مارا تو ٹرانسمیٹر کے پرزے پرزے ہو گئے۔

''عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اس طویل مشن نے آپ کے ذہن پر اثر ڈالا ہے ورنہ آپ پہلے اس طرح کی جھلاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا کرتے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ جب سے عمران نے مارشل آرٹ میں شکست کھائی ہے اس کی فطرت ہی بدل گئی ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹائیگر تمہارا کیا خیال ہے''...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے

کہا۔

''باس میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹرانسمیٹر اس لئے توڑا ہے کہ کرنل جوشن جوش میں آ کر ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ اس طرح کیڈو جزیرہ اوپن ہو جائے گا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا کارروائی کرسکتا ہے یہ بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس بس پہلے مشن مکمل کرو بعد میں یہ امتحانی سوالات کرتے رہنا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے آخر شاگرد کا امتحان تو لینا ہی پڑتا ہے تاکہ اسے امتحان میں فیل کر کے اپنی استادی کا بھرم قائم رکھا جائے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ کرنل جوشن یہاں مسلح افراد سے بھری لانچیں بھیج دے کیونکہ مارکوتھم ریز کا سرکٹ تو وہ بھی ختم نہیں کر سکتے اور جب تک مارکوتھم ریز کا سرکٹ ختم نہیں ہوگا اس وقت تک یہاں کسی قسم کا میزائل بھی اثر نہیں کرسکتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پہلے لانچیں بھیج کر وہ دیکھ چکا ہے اب وہ اس جوگم پر غصہ نکال رہا ہوگا کہ اس نے جب اسے یہاں سے اٹھوایا تھا تو ہمیں ہلاک کیوں نہیں کرایا۔ ویسے تم نے یہ تو چیک کرلیا ہوگا کہ اگر بارودی ہتھیار یہاں اثر نہیں کرسکتا تو شعاعی ہتھیار تو بہر حال اثر کرتے ہیں جیسے ایس ٹی ون اور ٹرانکوریز''...... عمران نے کہا

''لیکن شعاعی ہتھیار اتنے طویل فاصلے پر فائر نہیں ہو سکتے اور ٹرانکوریز سے صرف مشینری جام ہوسکتی ہے انسان ہلاک نہیں ہو سکتے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''یہ بحث چھوڑو پہلے تم وہ ترکیب استعمال کرو جو ٹائیگر نے بتائی

ہے''...... جولیا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تم سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ اور ٹائیگر تم اسے پائلٹ کرو میں یہاں کھڑا ہو کر تمہیں ہدایات دوں گا تا کہ تم درست جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار سکو''...... عمران نے کہا۔

''لیس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا اور پھر کچھ بلندی پر جانے کے بعد اس کا رخ اس طرف کو ہو گیا جدھر عمران موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارے دینے شروع کر دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر عین اس جگہ پر آ کر ٹک گیا جہاں مارکو تھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تھا اور عمران تیزی سے اس جگہ کی طرف بڑھا۔ قریب جا کر اسے غور سے دیکھا پھر پیچھے ہٹنے لگا۔

''اب اسے اڑا کر سائیڈ پر اتار دو''...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر ایک بار پھر جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور پھر کچھ فاصلے پر دوبارہ زمین پر اتر گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا تیزی سے نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی عمران کی طرف بڑھی۔

''کیا ہوا کیا درست نتیجہ نکلا ہے''...... جولیا نے انتہائی پر جوش لہجے میں پوچھا۔

''فیل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

''کیا مطلب اس وقت تو تم بھی اسے درست قرار دے رہے تھے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ریز پھیلی ضرور ہیں لیکن اتنی نہیں کہ مرکز بدل دیتیں۔ اس کا مطلب ہے کہ طریقہ درست ہے لیکن وزن کم تھا۔ اب مجھے پتہ ہوتا تو میں جوزف اور جوانا کو بھی

ساتھ لے آتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''باس واقعی وزن کم ہو رہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا

''عمران صاحب اس مشن میں نجانے کیا مسئلہ ہے کہ ہر طریقہ ناکامی سے دو چار ہو جاتا ہے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اگر تنویر رقابت چھوڑ دے تو مشن فوراً کامیاب ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'' کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہو کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں منحوس ہوں''...... تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے تنویر کا مطلب روشنی ہوتی ہے اور روشنی تو الٹا نحوست کو دور کر دیتی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے میرا نام کیوں لیا تھا''...... تنویر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''پھر صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو آپ کا مطلب اس خاص مشن سے تھا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہی ایک مشن تو ایسا ہے کہ ہر بار ناکامی سے دوچار ہو جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اب تمہارے اپنے ذہن میں یہ مشن مکمل کرنے کا کوئی لائحہ عمل نہیں رہا اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم واپس چلے جائیں اور جا کر چیف کو رپورٹ دے دیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آج تک تم نے اسے ہمیشہ کامیابی کی ہی رپورٹ دی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب تم اسے ناکامی کی رپورٹ دو گی تو وہ اس طرح تمہیں شاباش دے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیڈر تم ہو اس لئے ناکامی بھی تمہاری ہی سمجھی جائے گی''...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو واپسی کی بات نہیں کی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر آخر تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے اس بار واقعی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مشن مکمل کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کرو۔ یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو''...... جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صفدر کی یادداشت تیز ہونے کی دعائیں مانگ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''شٹ اپ نانسنس ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا۔ یہ وقت ہے اس طرح کے فضول مذاق کرنے کا''...... جولیا نے پیر پٹختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا آپ ذہن کو ٹھنڈا رکھیں اس طرح جھلاہٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ چیف کو ناکامی کی رپورٹ دینے کا مطلب ہے کہ اس کے بعد ہم سب کو انتہائی عبرتناک سزائیں ملنا شروع ہو جائیں گی۔ آپ جانتی تو ہیں کہ چیف کے اصول کس قدر بے لچک ہیں''...... کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب میں نہیں بولوں گی''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''فقرہ تو مکمل کرو''...... عمران نے کہا

''کون سا فقرہ''...... جولیا نے چونک کر کہا

''اب میں نہیں بولوں گی تنویر سے''...... عمران نے فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا

اور جولیا باوجود جھلاہٹ کے بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم سے خدا سمجھے تم ہر بات مذاق میں ہی لے جاتے ہو۔بہر حال اب کھڑے سوچتے رہو۔میں جا کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر قریب ہی موجود ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔

''میں بھی چلتا ہوں۔تم کھڑے سوچتے رہو''...... تنویر نے کہا اور وہ بھی ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔

''عمران صاحب اب اس کے سوا اس مشن کا اور کوئی حل نہیں ہے کہ ہم کیڈو پر حملہ کر دیں۔اس بار اسلحہ ہمارے پاس ہے۔اب جب تک اس مارکوتھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹنگ نہیں کیا جائے گا یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا اور ڈی کوٹنگ کا سامان بہر حال کیڈو سے ہی مل سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر جیسے ہی اس جزیرے سے باہر نکلا اسے میزائل سے ہٹ کر دیا جائے گا۔چاہے ہم کیڈو جائیں یا ہاکاڈو''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باس اس جزیرے پر ہمارے غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں جسے کرنل جوشن نے اتار لیا تھا۔آپ کہیں تو میں تیر کر وہاں جاؤں اور وہاں سے لباس لے آؤں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں وہ تمہیں سکرین پر چیک کر لیں گے اور پھر تمہاری موت سمندر میں ہی ہو سکتی ہے۔ہم جب تک اس جزیرے پر موجود ہیں مارکوتھم ریز کی وجہ سے ہی آہی وہ ہم پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکتے ورنہ میں نے ان کا مشین روم دیکھا ہے۔وہاں سب کچھ موجود ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس بارے میں سوچنا بند کر دینا چاہئے۔میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی بات کسی صورت بھی سمجھ نہ آرہی ہو تو اس پر غور کرنا بند کر دیا جائے تو

ذہن میں اچانک اس کا کوئی نہ کوئی حل آ ہی جاتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوکے آؤ پھر تنویر اور جولیا کے ساتھ جا کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھ جائیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ تنویر ہیلی کاپٹر کے باہر ہی ٹہل رہا تھا جبکہ جولیا ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''ارے کیا ہوا کیا بہن بھائی میں لڑائی ہوگئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اکیلا اندر بیٹھوں''...... تنویر نے جواب دیا۔

''اکیلا کیا مطلب جولیا تو اندر بیٹھی ہوئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ جو میں نے کہا ہے وہ تم بھی سمجھ رہے ہو اور میں بھی''...... تنویر نے کہا۔

''گڈ شو تنویر۔ اس کو آدمی کی عظمت کہتے ہیں۔ بہر حال آؤ اب ہم سب ہیلی کاپٹر میں بیٹھیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے تو عمران نے انجن سٹارٹ کر دیا۔

''کیا مطلب کیا تم واپس جا رہے ہو''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اور کیا کروں اب میں نے باقی عمر یہاں قوالیاں گا گا کر تو نہیں گزارنی''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر اوپر کو اٹھ گیا۔

''لیکن عمران صاحب آپ تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا جائے گا پھر''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے یاد ہے جو کچھ میں نے کہا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو بجائے زیادہ بلندی پر لے جانے کے تیزی سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر سمندر کی سطح کے قریب قریب اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

''کیا اس طرح اس پر میزائل فائر نہ ہو سکے گا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میزائل جب تک قریب پہنچے گا ہم سمندر میں غوطہ لگا چکے ہوں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب کیا آپ ہا کاڈو جا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں اس جزیرے پر جہاں ٹائیگر جا کر غوطہ خوری کے لباس لے آنا چاہتا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب آپ واقعی بے پناہ ذہانت کے حامل ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات اب آئی ہے کہ آپ ہیلی کاپٹر کو سطح کے اس قدر قریب کیوں اڑا رہے ہیں''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس تعریف کا شکریہ گو یہ تعریف مجھے مزید کئی سالوں تک کنوارہ رکھے گی لیکن بہر حال پھر بھی تعریف تو تعریف ہی ہوتی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیا مطلب کیوں عمران ایسا کر رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب نے ہیلی کاپٹر کو اس لئے کم بلندی پر رکھا ہوا ہے کہ ہیلی کاپٹر اور کیڈو کے درمیان وہ واگ جزیرہ آ جاتا ہے اس طرح کیڈو جزیرے سے ہیلی کاپٹر کو سکرین پر دیکھا ہی نہیں جا سکتا اور جب تک اسے دیکھا نہ جائے اس پر کوئی حربہ کیسے استعمال ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ اوہ واقعی اوہ گڈ شو تم تو واقعی بے پناہ ذہین ہو''...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

''بس اب تو نصیب مکمل طور پر ہی ڈوب گیا'' ...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''کیا مطلب کیا میری تعریف تمہیں بری لگی ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تنویر سے پوچھو وہ تمہاری تعریف سے اس طرح خوش ہو رہا ہے جیسے اس کا کوئی بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ تم ہر بار میرا نام کیوں لے دیتے ہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اکلوتے رقیب روسیاہ اوہ سوری میرا مطلب ہے اکلوتے رقیب روسفید جو ہوئے''...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

''تم فکر مت کرو مجھے احمق نہیں بلکہ عقل مند پسند ہیں''...... اس بار جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب اب سمجھی تھی۔

''سن لیا تنویر تمہارا پتہ تو کٹ گیا''...... عمران نے فوراً ہی بات تنویر پر پلٹتے ہوئے کہا۔

''تمہارا یہ مطلب ہے کہ میں احمق ہوں کیوں''...... تنویر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''تنویر تم سے زیادہ عقلمند ہے سمجھے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماشاءاللہ ماشاءاللہ اسے کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اب بچپن میں ہی یہ حالت ہے تو بڑے ہو کر کیا کرو گے''...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

''یہ اس میں بچپن والی بات کہاں سے آ گئی عمران صاحب''...... صفدر نے

ہنستے ہوئے کہا۔

''ہونہار بچے ہی ہوتے ہیں چاہے ان کے پات چکنے ہوں یا کھردرے''...... عمران نے جوابا دیا اور سب اس کی اس دلچسپ وضاحت پر ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''عمران صاحب یہ بروا کیا کسی پودے کا نام ہے جو اس کے چکنے پاتوں کی بات کی جاتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''بروا بچے کو ہی کہتے ہیں اور ایک پودے کا نام بھی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہار ساتھ لگانے سے تو میرا خیال ہے کہ بچہ ہی بروا ہوتا ہے لیکن پھر یہ چکنے پات کس لئے محاورے میں استعمال ہوتے ہیں''...... صفدر باقاعدہ جرح پر اتر آیا تھا۔

''بروا جس پودے کو کہا جاتا ہے اس پودے کے پات انتہائی چکنے ہوتے ہیں۔ باقی رہا ہونہار تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ چاہے یہ بروا پودا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے پات چکنے ہی ہوتے ہیں''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو یہ مطلب ہوتا ہے اس محاورے کا۔ آج پہلی بات سمجھ میں آیا ہے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایسے محاورے کنواروں کی سمجھ میں نہیں آیا کرتے البتہ شادی کے بعد خود بخود سمجھ میں آجاتے ہیں۔''...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار جولیا اور تنویر بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

''لیکن تمہاری تو ابھی شادی نہیں ہوئی پھر تمہیں ان محاوروں کی سمجھ کیسے آ گئی''...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''اب اگر میں نے کہا کہ ایک بار نہیں ہزاروں لاکھوں بار ہو چکی ہے تو تم نے مجھے اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے باہر پھینک دینا ہے اس لئے میں پہلے وضاحت کر دوں کہ شادی کا مطلب ہوتا ہے خوشی''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

''باس کوبرا میزائل''...... اچانک سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب لوگ بری طرح چونک پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک بٹن دبایا تو ہیلی کاپٹر کے تمام شیشے خود بخود بند ہو گئے اور پھر عمران نے انتہائی پھرتی سے ہیلی کاپٹر کا انجن بند کر دیا۔

''ہوشیار''...... عمران نے کہا اور سب کے جسم تن گئے۔ انجن بند ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے نیچے سمندر کی طرف گرنے لگ گیا تھا۔ وہ چونکہ پہلے ہی سمندر کی سطح سے کم بلندی پر سفر کر رہے تھے اس لئے پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر ایک زوردار دھماکے سے سمندر کی سطح پر گرا اور پھر سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔ وہ سب خاموش بت بنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر پانی میں کچھ گہرائی تک گیا پھر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا لیکن ہیلی کاپٹر کے اندر پانی داخل نہ ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پانی کی سطح پر آ گیا اور پھر کسی کشتی کی طرح تیرنے لگا۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹر کے بند شیشوں سے باہر دیکھ رہی تھیں۔ کوبرا میزائل شاید سمندر میں گر کر ضائع ہو گیا تھا یا پھر آگے نکل گیا تھا اس لئے عمران نے دوبارہ انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے ہوا میں بلند ہوا اور پھر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بٹن دبا کر اس کے شیشے کھول دیئے۔

''یہ شاید خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں اسی لئے تو سمندر میں گر کر واپس سطح پر آ گیا اور پھر پانی میں موجود ہونے

کے باوجود انجن سٹارٹ ہو گیا اور پھر فضا میں بھی بلند ہو گیا ہے۔ یہ کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر ہے اسے خصوصی طور پر تیار کرایا گیا ہو گا ورنہ تو ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا کہ ہم پہلے کی طرح سمندر میں چھلانگیں لگا دیتے‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’عمران صاحب انہوں نے واقعی بڑا خوفناک حربہ استعمال کیا ہے۔ کوبرا میزائل تو فضا میں موجود کسی بھی ہیلی کاپٹر یا جہاز کو ہٹ کئے بغیر نہیں چھوڑتا‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’کوبرا میزائل ہیلی کاپٹر یا جہاز کی ایگزاسٹ گیس کا پیچھا کرتا ہے اس لئے میں نے انجن بند کر دیا تھا تاکہ انجن سے نکلنے والی گیس ایگزاسٹ ہی نہ ہو ورنہ کوبرا میزائل کسی صورت بھی پیچھا نہ چھوڑتا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اسی لمحے دور سے وہی جزیرہ نظر آنے لگا جسے کرنل جوشن نے تباہ کیا تھا لیکن جب انہوں نے دور سے اس جزیرے پر نقل و حرکت دیکھی تو عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ تبدیل کر دیا اور پھر اس جزیرے سے کافی فاصلے سے اسے کراس کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

’’جزیرے پر خاصی تیز نقل و حرکت تھی۔ کیا ہو رہا تھا وہاں‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’نیوی کا جزیرہ تھا جسے تباہ کر دیا گیا تھا اب دوبارہ اس پر کام کیا جا رہا ہے اس لئے نقل و حرکت بغیر دوربین کے ہی نظر آ رہی تھی‘‘...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

’’بڑی دیر سے کرنل جوشن کو اس ٹرانسمیٹر کا خیال آیا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو تم نے اس لئے وہ ٹرانسمیٹر پتھر پر مار کر توڑ دیا تھا تاکہ وہ رابطہ نہ کر سکیں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں بس مجھے یہی خطرہ تھا کہ کہیں انہیں ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر کا خیال نہ آ جائے''...... عمران نے کہا ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے کال مسلسل جاری تھی لیکن عمران اطمینان سے ہیلی کاپٹر اڑائے لئے چلا جا رہا تھا۔

''تم کال نہیں سن رہے کیوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ کرنل جوشن یہ سمجھے کہ اس کا ہیلی کاپٹر کوبرا میزائل سے ہٹ ہو چکا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا وہ سکرین پر ہمیں چیک نہ کر رہے ہوں گے کیونکہ اب تو اینگل بدل گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اپنے فاصلے سے چیکنگ نہیں ہو سکتی''...... عمران نے جواب دیا۔ کال کافی دیر تک آتی رہی پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

''عمران صاحب اب ہم واپس ہاکاڈو جا رہے ہیں شاید''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں میں چاہتا ہوں اپنے استاد کو سلام پیش کر کے ہی پاکیشیا جاؤں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''استاد کو کس استاد کو''...... سب نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ماسٹر سکاٹا مارشل آرٹ کا جادوگر جس نے مجھے شکست دی تھی۔ وہ ابھی تک سپیشل سیکشن میں موجود ہوگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ تو تم اس سے حساب کتاب برابر کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں حساب کتاب کیسے برابر ہو سکتا ہے۔ وہ باچانی ہے اور میں پاکیشیائی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب اس طرح تو کرنل جوشن کی اطلاع مل جائے گی کہ اس کا

ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر سکاٹا کو سلام پیش کر دوں اس کے بعد کرنل جوشن کو بھی خود ہی اطلاع کر دوں گا اور خاص طور پر اس کے ہیلی کاپٹر کی تعریف بھی کر دوں گا اور ساتھ ہی لعنت ملامت بھی کہ وہ خواہ مخواہ اس قدر قیمتی ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ سپیشل سیکشن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم صرف سوچتے ہی رہا کرو بولا نہ کرو تاکہ میں ان سب پر کچھ دیر تو رعب ڈال ہی سکوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن عمران صاحب"...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا

"ابھی نہیں ماسٹر سکاٹا کو سلام کرنے کے بعد باقی باتیں ہوں گی"...... عمران نے اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا اور صفدر اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

☆

کرنل جوشن کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ میجر جوگم کے ساتھ کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا۔

''یہ عمران نا قابل تسخیر ہے میجر جوگم۔ یہ انسان نہیں ہے مافوق الفطرت ہے اب دیکھو اتنا بڑا ہیلی کاپٹر ہی غائب ہو گیا ہے۔ اس کی مشینری تم نے جام کر دی تھی وہ بھی اس نے چالو کر لی۔ اب کیا ہو گا''...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے سکرین پر صرف واگ جزیرہ اور اس کے ارد گرد سمندر نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر جو ان کی نظروں کے سامنے واگ جزیرے سے نکلا تھا غائب ہو چکا تھا۔

''جناب عمران اس ہیلی کاپٹر کو کیڈو اور واگ کی سیدھ میں لے جا رہا ہے اس لئے واگ جزیرہ درمیان میں آ جانے کی وجہ سے وہ ہمیں نظر نہیں آ رہا''...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ تو یہ بات ہے حیرت ہے یہ آدمی اس طرح کی باتیں آخر سوچ کیسے لیتا ہے۔ لیکن اب اسے کیسے ہلاک کیا جائے''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''اب آخری حل کوبرا میزائل ہے سر لیکن آپ کا یہ قیمتی ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا''...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ جلدی کرو کوبرا میزائل فائر کرو۔ لعنت بھیجو میرے ہیلی کاپٹر پر۔ میں اور تیار کرا لوں گا۔ حکومت باچان غریب نہیں ہو گئی لیکن اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کو بہر حال ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر''...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر ابھی یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی''...... میجر جوگم نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا مشین روم کی سائیڈ میں

موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل جوشن ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد میجر جوگم واپس آیا اور پھر وہ دوبارہ کنٹرولنگ مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔

''میں کوبرا میزائل فائر کر رہا ہوں سر۔ میں نے اس کی رینج واگ جزیرے سے کم از کم سر کلومیٹر کے فاصلے تک رکھی ہے۔ اس کے بعد وہ خود ہی ہیلی کاپٹر کو ٹریس کر کے اسے تباہ کر دے گا''...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دے اور پھر اس نے جیسے ہی ایک بٹن دبایا سکرین پر ایک چھوٹا سا میزائل تیزی سے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا نظر آنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ پھر وہ واگ جزیرے کو کراس کر کے ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب سکرین خالی تھی لیکن میجر جوگم اور کرنل جوشن دونوں کی نظریں سکرین کی سائیڈ پر ایک خانے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی اس خانے میں فائر کا لفظ نمودار ہوا کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

''وہ مارا تو آخر کار کوبرا میزائل نے ان کا خاتمہ کر ہی دیا۔ ویری گڈ''...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر یہ تو ہیلی کاپٹر کو کسی صورت بھی نہ چھوڑ سکتا تھا''...... میجر جوگم نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن اب ہم اس بات کو کنفرم کیسے کریں گے کہ وہ شیطان اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پھر زندہ سلامت نظر آنا شروع ہو جائیں''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''سر ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ آپ کال کر کے دیکھ لیں۔ اگر کال رسیو ہو جائے تو سمجھیں کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے ورنہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہوں گے''...... میجر جوگم نے کہا۔

''اوہ ویری گڈ تم واقعی بے حد ذہین ہو بلکہ اس شیطان سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ تم نے میرے دل میں اپنی قدر مزید بڑھا لی ہے۔ کال ملاؤ اس ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے''...... کرنل جوشن نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''تھینک یو سر آپ جیسے قدردان بہت کم ہوتے ہیں سر''...... میجر جوگم نے جواب دیا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا اور پھر اس نے خود ہی کال دینا شروع کر دی۔ کال دینے والا بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔

''بس کافی ہے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہے''...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کروں گا''...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر کرنل جوشن کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر کیپٹن ماسٹر سکاٹا اٹنڈنگ یو اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ماسٹر سکاٹا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

''ماسٹر سکاٹا سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور''...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

''ٹھیک ہے سر اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب تم نے اپنے معمول کے کام کرنے ہیں اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سر کیا آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر تشریف لے آئیں گے سر اوور''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

''نہیں میں براہ راست دارالحکومت جاؤں گا اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سر اوور''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

''اوور اینڈ آل''...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ اوور''...... کرنل جوشن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر کیپٹن ہوچو فرام ریڈ آرمی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہاکاڈو اٹنڈنگ یو اوور''...... چند لمحوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

''کیپٹن ہوچو لیکن تم تو سٹی ہیڈ کوارٹر میں تھے۔ یہاں کب اور کیسے آ گئے ہو اوور''...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر مجھے ہیڈ کوارٹر سے یہاں انچارج بنا کر بھجوا دیا گیا ہے۔ میں نے کل ہی چارج لیا ہے سر اوور''...... کیپٹن ہوچو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ میں کیڈو سے بول رہا ہوں اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سر ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے سر کہ آپ کیڈو کے وزٹ پر ہیں سر اوور''...... کیپٹن ہوچو نے جواب دیا۔

''سیکشن میں کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے یا نہیں اوور''...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

''یس سر ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے سر اوور''...... کیپٹن ہوچو نے کہا۔

''تم اس کے پائلٹ سے کہو کہ وہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر لے کر کیڈو پہنچ جائے۔ میرا ہیلی کاپٹر ایک حادثے کے نتیجے میں سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''لیس سر میں ابھی بھجوا دیتا ہوں سر اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پائلٹ کو بلا کر اس سے میری بات کراؤ اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''لیس سر اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر میں پائلٹ تسابو بول رہا ہوں سر اوور''...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

''تم پہلے کبھی کیڈو جزیرے پر آئے ہو یا نہیں اوور''...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

''لیس سر اوور''...... پائلٹ نے جواب دیا۔

''او کے کیا نمبر ہے تمہارے ہیلی کاپٹر کا اوور''...... کرنل جوشن نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''او کے تم فیول ٹینک فل کروا کر جلد از جلد کیڈو پہنچو۔ اوور''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''لیس سر اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل جوشن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''میجر فومانچو کو ہیلی کاپٹر کا نمبر بتا کر کہہ دو کہ وہ ہیلی کاپٹر کے آنے کے بعد مجھے اطلاع کر دے گا''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''لیس سر''...... میجر جوگم نے کہا اور پھر اس نے میجر فومانچو سے رابطہ کر کے اسے کرنل جوشن کا پیغام دے دیا۔

''اب اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے اس میں موجود تمام غیر ملکی جعلی کرنسی

یہاں شفٹ کرانی ہے۔اس کے لئے کیا کیا جائے“...... کرنل جوشن نے کہا۔

”سر مارکوتھم ریز کا سرکٹ ختم کرنا ہوگا اور اینٹی مارکوتھم ریز ایکریمیا سے منگوانا پڑیں گی جس پر کافی وقت لگ جائے گا البتہ ایسا ہوسکتا ہے کہ سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر دیا جائے اور پھر اس پر پاکیشیا کے سائنس دان کا بتایا ہوا طریقہ استعمال کیا جائے اس طرح یہ سرکٹ ختم ہو جائے گا اور جزیرہ اوپن ہو جائے گا“...... میجر جوگم نے کہا۔

”کیا تم یہ کام کر سکتے ہو“...... کرنل جوشن نے پوچھا

”یس سر آسانی سے سر“...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

”لیکن اس کرنسی کو یہاں سے کیسے نکالا جائے گا یہ کافی تعداد میں ہے“...... کرنل جوشن نے کہا۔

”آپ اس کرنسی کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ تو جعلی کرنسی ہے“...... میجر جوگم نے کہا۔

”ہاں ہے تو جعلی لیکن اصل سے زیادہ اصلی ہے۔ڈولفن کا نام اسی لئے پوری دنیا میں مشہور ہے“...... کرنل جوشن نے کہا۔

”وہ تو ہے سر لیکن یہ کرنسی تو پاکیشیا اور دوسرے اسلامی ممالک کی ہے۔وہاں کیسے پہنچائی جائے گی اور اسے کیسے تبدیل کیا جائے گا کیونکہ جب تک اسے تبدیل نہ کیا جائے گا کیونکہ جب تک اسے تبدیل نہ کیا جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا“...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

”دارالحکومت میں میرے پاس ایک بڑا خفیہ گودام موجود ہے۔یہ کرنسی وہاں پہنچا دی جائے تو پھر اسے نکالنے کے بھی ذرائع میسر آجائیں گے اور سنو میجر جوگم تم نے چونکہ اس مشن میں میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے اس لئے آدھی کرنسی کے مالک تم ہو گے۔میرا مطلب ہے کہ اس جعلی کرنسی کے عوض جو اصل کرنسی ملے اسے

ڈالروں میں تبدیل کرالیا جائے گا اور یہ کروڑوں ڈالر بن جائیں گے اور ان میں سے نصف تمہارے ہوں گے اور یہ میری طرف سے تمہارا انعام ہوگا۔تم دنیا کے چند امیر ترین آدمیوں میں سے ایک بن جاؤ گے‘‘...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

’’تھینک یو سر آپ واقعی بے حد فیاض ہیں سر‘‘...... میجر جوگم نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’اصل مسئلہ اسے واگ جزیرے سے دارالحکومت شفٹ کرنا ہے اس طرح کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔اس بارے میں بتاؤ‘‘...... کرنل جوشن نے کہا۔

’’سر اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کرنسی کو کسی آبدوز میں لے جا کر دارالحکومت کے ساحل پر پہنچا دیا جائے اور وہاں سے گوداموں میں‘‘...... میجر جوگم نے کہا۔

’’لیکن کیڈو کی آبدوز تو تباہ ہو چکی ہے‘‘...... کرنل جوشن نے کہا۔

’’آپ عارضی طور پر نیوی کی آبدوز حاصل کر لیں۔آپ ریڈ آرمی کے چیف ہیں آپ کو کیسے انکار کیا جا سکتا ہے‘‘...... میجر جوگم نے کہا۔

’’ہاں یہ ٹھیک ہے میں اپنی آبدوز کی تباہی کی رپورٹ دے کر نیوی سے مستقل طور پر آبدوز حاصل کر لوں گا۔دارالحکومت انکار نہیں کرے گا۔بہر حال پہلے اس جزیرے کو اوپن کرنا ہوگا پھر وہاں موجود کرنسی کو چیک کرنا ہوگا کہ کتنی ہے اس کے بعد تم اس کی نگرانی کرنا۔میں دارالحکومت جا کر آبدوز حاصل کر کے واپس آؤں گا اور پھر اس کرنسی کو شفٹ کیا جائے گا‘‘...... کرنل جوشن نے کہا۔

’’یس سر میں ڈی کوٹنگ کے انتظامات کرتا ہوں سر۔جیسے ہی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے گا ہم اس ہیلی کاپٹر پر واگ جزیرے پر جا کر اس کو ڈی کوٹ کر کے جزیرے کو اوپن کر دیں گے‘‘...... میجر جوگم نے کہا۔

’’او کے پھر تیاری کرو‘‘...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم سر ہلاتا ہوا اٹھا

اور ایک بار پھر سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں ہیلی کاپٹر کی آمد کی اطلاع مل گئی تو وہ دونوں مشین روم سے نکل کر باہر جزیرے کی سطح پر آ گئے۔ میجر جوگم کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

''پائلٹ تم یہیں رکو گے میں خود ہیلی کاپٹر کا پائلٹ کروں گا۔ ہم ایک ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں پھر واپس آئیں گے''...... کرنل جوشن نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس سر''...... پائلٹ نے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور کرنل جوشن ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ میجر جوگم بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو کرنل جوشن نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ پھر کرنل جوشن نے اس کا رخ واگ کی طرف موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر واگ جزیرے پر درختوں کے جھنڈ کے قریب کھلی جگہ پر اتر گیا اور کرنل جوشن اور میجر جوگم دونوں نیچے اتر آئے۔

''تم اسے ڈی کوٹ کر کے اوپن کرو میں اس دوران ان درختوں کے جھنڈ کو چیک کر لوں۔ یہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو ہمارے لئے خطرناک ہو''...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔

☆

''ہم ہاکاڈو پہنچنے والے ہیں۔ تیار رہنا میں کوشش کروں گا کہ سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر میں زیادہ گڑ بڑ نہ ہو لیکن بہر حال پھر بھی وہ سپیشل سیکشن ہے''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کو سپیشل سیکشن کے احاطے میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ میں اتار دیا۔ دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے آئے تو وہاں موجود چار مسلح آدمی حیرت سے اچھل پڑے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

''تم تم کون ہو یہ تو چیف کا ہیلی کاپٹر ہے''...... ان میں سے ایک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں چیف نے ہی بھیجا ہے ہم انجینئر ہیں اور کیڈو جزیرے پر ایک خصوصی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں ماسٹر سکاٹا کہاں ہیں۔ وہی ہے ناں یہاں کا انچارج ''...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا کیونکہ راستے میں انہوں نے ٹائیگر کے پاس ماسک میک اپ باکس سے ماسک نکال کر اپنے چہرے بدل لئے تھے۔ وہ اب سب ایکریمین نظر آ رہے تھے حتیٰ کہ جولیا بھی ایکریمی عورت ہی دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ اچھا آیئے''...... اس آدمی نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں چلتے ہوئے دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں پہلے ماسٹر سکاٹا کو بے ہوشی کے عالم میں چھوڑ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دراصل اس آدمی کو دیکھنا چاہتے تھے جس نے عمران جیسے فائٹر کو شکست دے دی تھی حالانکہ وہ اپنے طور پر یہ سمجھتے تھے کہ عمران کو مارشل آرٹ میں شکست دینا ناممکن ہے لیکن یہ ناممکن ایک آدمی نے ممکن

بنا دیا تھا اس لئے وہ اس آدمی کو دیکھنا چاہتے تھے۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر سکاٹا انہیں آتا دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کون ہیں یہ''...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں انہیں لے آنے والے سے پوچھا۔

''تمہارا نام ماسٹر سکاٹا ہے اور تم سپیشل سیکشن کے اس ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہو''...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا

''ہاں مگر تم کون ہو''...... ماسٹر سکاٹا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کے سارے ساتھی انتہائی حیرت بھری نظروں سے ماسٹر سکاٹا کو دیکھ رہے تھے کیونکہ بظاہر وہ ایک عام سا جاپانی نظر آ رہا تھا۔ ان کے تصور میں شاید ماسٹر سکاٹا کی شبیہہ کچھ اور تھی لیکن جوانا جیسے گرانڈیل آدمی کو عمران نے شکست دے دی تھی اس لئے ان کے خیال میں ماسٹر سکاٹا جوانا سے کہیں زیادہ سپر ٹائپ ہی ہوگا لیکن ان کے سامنے یک عام سا جاپانی نوجوان موجود تھا جس کے کسی انداز سے بھی محسوس نہ ہو رہا تھا کہ وہ ایسا لڑا کا ہو سکتا ہے کہ عمران کو شکست دے دے۔

''سر یہ کیڈو سے چیف کے ہیلی کاپٹر پر آئے ہیں۔ یہ انجینئر ہیں اور کیڈو میں کوئی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں''...... عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے آنے والے نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چیف کے ہیلی کاپٹر میں اوہ لیکن ابھی چیف نے مجھے کال کیا ہے۔ انہوں نے تو ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا''...... ماسٹر سکاٹا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ماسٹر سکاٹا آپ بے شک کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر بات کر لیں تا کہ آپ کو تسلی ہو جائے۔ ہمیں آپ سے ایک انتہائی ضروری کام ہے اور یہ کام آپ کی مکمل تسلی کے بغیر نہیں ہو سکتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ ٹھیک ہے بیٹھو پہلے بتاؤ کہ کیا کام ہے پھر میں مزید کوئی فیصلہ کروں

گا''...... ماسٹر سکاٹا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس باچانی کو واپس جانے کا اشارہ کر دیا جو انہیں لے آیا تھا۔

''شکریہ''...... عمران نے کہا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ماسٹر سکاٹا بھی اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

''آپ وہی ماسٹر سکاٹا ہیں جسے پوری دنیا میں مارشل آرٹ کا جادوگر کہا جاتا ہے''...... عمران نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو ماسٹر سکاٹا بے اختیار چونک پڑا۔

''آپ کیسے جانتے ہیں آپ تو انجینئر ہیں''...... ماسٹر سکاٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مارشل آرٹ میرا شوق ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ اچھا لیکن آپ بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

''ہمیں ڈی کوٹنگ کا سامان چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈی کوٹنگ کیا مطلب کس کی ڈی کوٹنگ''...... ماسٹر سکاٹا نے حیران ہو کر کہا۔

''آپ انجینئر ہیں''...... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں کیوں''...... ماسٹر سکاٹا نے حیران ہو کر کہا۔

''تو پھر آپ کو کیسے ڈی کوٹنگ کا علم ہو جائے گا۔ یہاں اس سیکشن کی مشینری کا انچارج کون ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن راسٹو''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

''اسے بلائیں وہ میری بات سمجھ جائے گا''...... عمران نے کہا تو ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس کے چند نمبر پریس

کر دیئے۔

''ماسٹر سکاٹا بول رہا ہوں۔ آپریٹنگ روم میں آؤ فوراً''...... ماسٹر سکاٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر جاپانی اندر داخل ہوا اور حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔

''یہ انجینئر ہیں اور کیڈو میں کسی مشینری کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ انہیں کوئی چیز چاہئے اس لئے چیف نے انہیں اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں بھجوایا ہے۔ تم پوچھو کہ انہیں کیا چیز چاہئے''...... ماسٹر سکاٹا نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر فرمایئے''...... آنے والے نے کہا اور عمران نے اسے ڈی کوٹنگ کرنے والے خصوصی سامان کی تفصیل بتا دی۔

''یس سر یہ کٹ تو ہمارے پاس موجود ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''اوہ میں سمجھا شاید مارکیٹ سے منگوانا پڑے گی۔ بہر حال وہ کٹ لا دیں تاکہ ہم جلد از جلد واپس جا سکیں کیونکہ جتنی دیر ہو گی اتنا ہی زیادہ وہاں نقصان ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں ابھی لا دیتا ہوں جناب''...... آنے والے نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

''ماسٹر سکاٹا آپ نے مارشل آرٹ کا فن کس سے سیکھا ہے''...... عمران نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مارشل جنگ شو سے''...... ماسٹر سکاٹا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اوہ پھر تو آپ کو لیکس سپر کراس سیریز میں خصوصی مہارت حاصل ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں مگر آپ کیسے جانتے ہیں۔ یہ تو میرے استاد اور صرف مجھے ہی معلوم

ہے‘‘...... اس بار ماسٹر سکاٹا کے چہرے پر بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔

’’تفصیل سے بعد میں بات ہو گی فی الحال ہمیں جلدی ہے کیونکہ اگر اس مشینری کو نقصان پہنچ گیا تو باچان حکومت کو کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہو جائے گا‘‘...... عمران نے کہا تو ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن راسٹو اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک مکینکل کٹ بیگ موجود تھا۔

’’یہ لیجئے جناب یہ مکمل کٹ ہے‘‘...... کیپٹن راسٹو نے کہا تو عمران نے اس سے کٹ بیگ لیا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

’’ویری گڈ میں کرنل جوشن سے آپ کی کارکردگی کی تعریف کروں گا‘‘...... عمران نے کٹ بیگ کو بند کرتے ہوئے کہا۔

’’تھینک یو‘‘...... کیپٹن راسٹو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اور آپ کا بھی جناب۔ آپ واقعی انتہائی فرض شناس آفیسر ہیں‘‘...... عمران نے اٹھتے ہوئے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا اور ماسٹر سکاٹا بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

’’تھینک یو سر یہ تو میرا فرض تھا سر‘‘...... ماسٹر سکاٹا نے اس بار انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس مڑا۔

’’آیئے سر میں آپ کو ہیلی کاپٹر تک چھوڑ آؤں‘‘...... ماسٹر سکاٹا عمران کی بات سن کر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہو گیا تھا۔

’’ماسٹر سکاٹا آپ سے مل کر واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہو گی فی الحال گڈ بائی‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

’’عمران صاحب اس کا فیول چیک کر لیجئے‘‘...... اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''فکر مت کرو ابھی یہ کیڈو کے دس پھیرے لگا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو تم اس آدمی سے شکست کھا گئے تھے۔ اس جھینگر سے''...... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم جسے جھینگر کہہ رہے ہو تنویر یہ شخص واقعی مارشل آرٹ کا جادوگر ہے۔ ویسے اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے مجھے پر کون سا داؤ استعمال کیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سا''...... تنویر نے چونک کر پوچھا کیونکہ اسے خود مارشل آرٹ سے بے حد دلچسپی تھی۔

''اس کے استاد مارشل جنگ شو کے مخصوص داؤ کی سیریز رلیکن ہپر کراس کا ایک داؤ''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ کون سی سیریز ہے عمران صاحب ہم تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہے ہیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس سیریز کا موجود بھی جنگ شو تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ اس سیریز کو اپنے ساتھ قبر میں لیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات نہ کسی کتاب میں چھپی تھیں اور نہ پہلے کسی ایسے آدمی کے بارے میں معلوم ہوا تھا جو اس سیریز کے ایک سو داؤ کی پیچیدگیوں اور نزاکتوں کو جانتا ہو۔ اب پہلی بار پتہ چلا ہے کہ جنگ شو نے اسے اس ماسٹر سکاٹا کو دیا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہی اسے مارشل آرٹ کی جادوگر کہا جاتا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ سیریز ہے کیا''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس سیریز کے تمام داؤ کی بنیاد انسانی جسم میں رگوں کا علم اور ان کا بروقت اور درست استعمال ہے۔ دماغ سے اعصاب کو جانے والی تمام رگیں انسانی گلے سے

گزرتی ہیں۔ یہ انتہائی باریک رگیں ہوتی ہیں جن کا مرکز انسان کے سر کے پیچھے حرام مغز ہوتا ہے۔ دماغ سے تحریکات حرام مغز میں پہنچتی ہیں اور پھر حرام مغز سے یہ تحریکات پورے جسم کے اعصاب کو حرکت میں لاتی ہیں یا حرکت سے روکتی ہیں۔ ویسے تو شاید تمام ڈاکٹر اور حکیم ان رگوں کے بارے میں تفصیلات جانتے ہوں گے لیکن جنگ شو کا کمال تھا کہ اس نے ان نازک اور باریک رگوں کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا فن حاصل کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ شو نے یہ علم تابات کے کسی بوڑھے یوگی سے حاصل کیا تھا۔ بہرحال جنگ شو نے اس میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ وہ صرف انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے مقابل کو مکمل طور پر بے دست و پا کر دیتا تھا بلکہ انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے مقابل کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے کچھ نہ کرنا پڑتا تھا۔ وہ مقابل کی گردن پر ہاتھ رکھتا اور دوسرے لمحے مقابل ختم ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار ایسے داؤ جنگ شو نے ایجاد کئے تھے جن سے کم ہی لوگ واقف تھے اور ان تمام داؤ کو سیریز کہا جاتا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ پر کیا یہی داؤ استعمال کیا گیا تھا''...... صفدر نے پوچھا۔

''میں دروازے کے ساتھ کھڑا تھا کہ دروازہ کھلا اور ماسٹر سکاٹا اندر داخل ہوا۔ میں نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے کے ساتھ لگایا لیکن دوسرے لمحے میرے پیر زمین سے اٹھتے چلے گئے اور میں قلابازی کھا کر ماسٹر سکاٹا کے سامنے زمین پر ایک دھماکے سے پشت کے بل جا گرا۔ یہ بظاہر ایک مخصوص داؤ تھا جسے کراسی کہتے ہیں۔ اس میں کہنیوں کی مدد سے آدمی کو اٹھانے کے لئے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا جاتا ہے اور پھر اپنے جسم کو اسی انداز میں جھکایا جاتا ہے کہ عقب میں موجود آدمی الٹی قلا بازی کھا کر سامنے آ گرتا ہے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے میں مد مقابل سامنے پڑا ہوتا ہے کراسی انتہائی مشکل داؤ ہے اگر ذرا سی بھی غلطی ہو

جائے تو کراسی داؤ کا استعمال کرنے والا اپنا کاندھا اتروا بیٹھتا ہے کیونکہ اس میں فوری طور پر بے پناہ طاقت استعمال کرنا پڑتی ہے۔ بہت کم لوگ اس داؤ کو صحیح انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ میں بھی یہی سمجھا تھا کہ ماسٹر سکاٹا نے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسی استعمال کی ہے لیکن جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ کراسی تو بچوں کا داؤ ہے اس نے مجھ پر وارم اپ لیفٹ لگایا تھا اور یہ داؤ مارشل چنگ شو کی سیریز کا مخصوص داؤ تھا۔ بہر حال مجھے یقین نہ آیا تو میں نے تیزی سے اس پر وار کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے میری گردن پکڑ لی اور میرا سر دیوار میں مارا تا کہ ہلاک ہو جاؤں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرانے سے بچانے کی کوشش کی لیکن میرے بازو پوری طرح حرکت میں نہ آسکے کیونکہ اس نے میری گردن کی کوئی رگ دبا دی تھی جس کے نتیجے میں میرا سر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا اور میں نیچے گر گیا۔ ماسٹر سکاٹا مطمئن ہو کر واپس چلا گیا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں۔ ویسے میری ہلاکت میں واقعی کوئی کسر نہ رہتی کہ اگر صفدر اور ٹائیگر فوراً نہ آ جاتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا اور میں بچ گیا ورنہ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اگر میری زندگی بچ بھی جاتی تو میں ذہنی طور پر ختم ہو جاتا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب ان دونوں داؤ کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی بے پناہ طاقت چاہئے۔ آپ جیسے آدمی کے پیر اکھاڑ کر آپ کو فرش پر پھینکنا اور پھر گردن پکڑ کر اس قدر قوت سے آپ کو دیوار پر مارنے کے لئے انتہائی قوت کی ضرورت ہے جبکہ مجھے اس ماسٹر سکاٹا کے جسم میں اس قدر قوت نظر نہیں آئی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''ماسٹر سکاٹا کے جسم میں واقعی بے پناہ قوت ہے۔ تم شاید اس وقت تک اس کا درست طور پر اندازہ نہ کر سکو جب تک کہ وہ اسے تم پر استعمال نہ کر لے۔ یہ عام

جسمانی قوت نہیں ہوتی اس کو طویل عرصے تک انتہائی سخت اور مشکل خصوصی ورزشوں سے پیدا کیا جاتا ہے۔ورزشیں اس قدر سخت اور دشوار ہوتی ہیں کہ بہت کم لوگ اس کے چوتھائی حصے کو مکمل کر سکتے ہیں ورنہ اگر یہ مشقیں مکمل ہو جائیں تو انسان صرف مکہ مار کر ایک چھوٹی پہاڑی کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔میں نے بھی یہ مشقیں کی ہوئی ہیں لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں اس کے چوتھائی حصے سے بھی کم مکمل کر سکا ہوں جبکہ یہ ماسٹر سکاٹا میرے خیال کے مطابق اس کو مکمل تو نہیں البتہ چوتھائی یا تیسرے حصے تک مکمل کر چکا ہے۔''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب اس کے جسم کی ظاہری ساخت تو نہیں بتاتی کہ اس کے اندر اس قدر قوت ہو سکتی ہے''...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم نے مختلف پہلوانوں یا ریسلرز کو دیکھا ہوگا کہ بظاہر ان کے جسم کمزور نظر آتے ہیں لیکن جب وہ رنگ یا اکھاڑے میں آتے ہیں تو بے پناہ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ بعض پہلوان یا ریسلرز کی جسمانی ساخت ہی ان کی طاقت کا اظہار کر دیتی ہے۔ہماری پاکیشیا کی مقامی اصطلاح میں ایسے لوگ جو بظاہر عام جسمانی ساخت کے نظر آئیں لیکن دراصل ان کے اندر بے پناہ قوت ہو اسے جسم چور کہا جاتا ہے یعنی وہ بے پناہ مشقیں کرتے ہیں لیکن ان کے جسم کی ساخت وہ تبدیلی نظر نہیں آتی جو عام حالات میں ان مشقوں کو کرنے سے جسم میں نظر آتی ہیں اس اصطلاح کے مطابق ماسٹر سکاٹا بھی کم چور ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم نے خواہ مخواہ اس کو ہوا بنا دیا ہے تم مجھے بتاتے میں اسے بتاتا کہ مارشل آرٹ کسے کہتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب کی جو حالت ہم نے دیکھی ہے وہ واقعی تشویش ناک تھی اس

لئے عمران صاحب اس کے بارے میں جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ واقعی درست ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ان معاملات پر بعد میں بات ہو گی۔ واگ جزیرہ اب قریب آنے والا ہے اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں چند باتیں بتا دوں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا باتیں''...... جولیا نے کہا۔

''ماسٹر سکاٹا لازماً کرنل جوشن کو ہماری آمد اس کے ہیلی کاپٹر اور کٹ لے جانے کے بارے میں تفصیلات ٹرانسمیٹر پر بتا دے گا اس طرح کرنل جوشن اور میجر جوگم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے اور کٹ کے بارے میں سنتے ہی میجر جوگم فوراً سمجھ جائے گا کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں جزیرے تک پہنچنے ہی نہ دیں۔ گو میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس اینگل پر جاؤں کہ کیڈو جزیرے سے ہمیں صحیح طور پر ٹارگٹ نہ بنایا جا سکے لیکن کیڈو میں انتہائی جدید ترین میزائل موجود ہیں۔ کوبرا میزائل جیسے اس لئے آپ سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں۔''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ خطرہ کیڈو کی طرف سے میزائل کا ہی ہو سکتا ہے ناں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں ظاہر ہے وہ اب واگ پر تو موجود نہیں ہوں گے''...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹائیگر تم نے اس کٹ کو صحیح حالت میں جزیرے پر پہنچانا ہے۔ یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اگر میزائل فائر ہوا اور باوجود پوری کوشش کے اگر ہیلی کاپٹر ہٹ ہو جائے تو تم سب نے نیچے سمندر میں چھلانگیں لگانی ہیں اور پھر تیرتے ہوئے جزیرے تک پہنچنا

ہے میں کوشش کروں گا کہ تمہیں چھلانگیں لگانے کے بارے میں بتا سکوں لیکن ہوسکتا ہے کہ مجھے اس کی مہلت ہی نہ مل سکے اس لئے تم سب نے اپنے اپنے طور پر حالات کو مدنظر رکھنا ہوگا اس لئے کھڑکیاں کھول لو اور کھڑکیوں کی سائیڈوں پر اپنے آپ کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لو کہ پلک جھپکنے میں سمندر میں چھلانگیں لگا سکو''...... عمران نے کہا۔

''تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے کہ اگر تمہیں مہلت نہ مل سکے۔ کیا تم چھلانگ نہ لگاؤ گے''...... جولیا نے یکلخت انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''میزائل جس سمت سے آنا ہے اس طرح تم موجود ہو اس لئے مجھے تو میزائل کا اس وقت پتہ لگنا ہے جب میزائل ہیلی کاپٹر کے اندر پہنچ کر تمہاری اور میری سیٹ کے درمیان اطمینان سے پھٹ جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب واگ جزیرہ تو اب کافی قریب آ گیا ہے اور ابھی تک کوئی میزائل فضا میں نظر نہیں آیا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم بخیر و عافیت واگ پر پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو بہر حال ہمیں ہر لمحے محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور تم نے ڈبلیو ڈبلیو کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ اس کے بغیر واگ جزیرے کو تباہ نہیں کیا جا سکے گا''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے کچھ فاصلے پر نظر آنے والے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بے حد محتاط اور چوکنا تھا۔ ان کی نظریں اسی سائیڈ پر لگی ہوئی تھیں جس طرف کیڈو تھا کیونکہ بہر حال میزائل کیڈو سے ہی فائر ہونا تھا کہ اچانک سامنے واگ جزیرے کے درختوں سے ایک شعلہ سا چمکا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھ کچھ سمجھتے ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا

میں بکھرتے چلے گئے۔ عمران کے کانوں میں آخری آواز ساتھ بیٹھی جولیا کی چیخوں کی ابھری تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بلینک ہو گیا تھا لیکن اتنی بات بہر حال اس کے ذہن میں آ گئی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں اور انہیں بچ نکلنے کی بھی مہلت نہیں مل سکی۔

☆

کرنل جوشن درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر بڑے غور سے ایک ایک درخت کو نظروں ہی نظروں سے چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان درختوں پر کوئی ایسی چیز نہ چھپا دی ہو جو کسی بھی لمحے ان کے لئے پریشانی یا نقصان کا باعث ہو کیونکہ وہ ذہنی طور پر عمران کی ذہانت سے کافی مرعوب ہو گیا تھا۔ اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ درختوں کو چیک کرتے ہوئے وہ جھنڈ کی آخری رو پر پہنچا تو اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ ایسی کوئی چیز جھنڈ میں موجود نہیں ہے اس لئے اب وہ اطمینان سے ٹہلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں تھیں اسے دور فضا میں ایک ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور بے تحاشہ دوڑتا ہوا جھنڈ میں سے گزر کر اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر چڑھا اور اس کے عقب میں موجود سیاہ رنگ کے تھیلے پر اس طرح جھپٹا جیسے انتہائی بھوکی بلی گوشت پر جھپٹتی ہے۔ یہ تھیلا ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے ریڈ آرمی کے ہر ہیلی کاپٹر میں موجود رہتا تھا اس نے تھیلا اٹھایا اور پھر اس نے سائیڈ کھڑکی سے تھیلے سمیت نیچے چھلانگ لگا دی۔

''کیا ہوا سر''...... دور موجود میجر جوگم نے اونچی آواز میں کہا۔

''تم کام کرو''...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے کہا اور پھر تھیلا اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ جھنڈ میں داخل ہو کر اس کے آخر میں پہنچ کر رک گیا۔ ہیلی کاپٹر اب پہلے سے کافی نمایاں ہو چکا تھا۔ اس کا رخ واگ کی طرف ہی تھا۔ کرنل جوشن نے تھیلے کی زپ کھولی اور اسے زمین پر پلٹ دیا۔ تھیلے میں سے دیگر سامان کے علاوہ ایک خصوصی ساخت کی میزائل گن کے تین چار پارٹس اور میگزین نکل کر

باہر گرے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے یہ پارٹس جھپٹے اور پھر جس طرح مشین کام کرتی ہے اس طرح اس نے ان پارٹس کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ گن مکمل ہوتے ہی اس نے اس کا میگزین اس میں ڈالا اور پھر اسے سیٹ کر کے اس نے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ ہیلی کاپٹر اب کافی واضح ہو گیا تھا اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ اسی کا ہیلی کاپٹر ہے اس کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اور میجر جوگم واگ جزیرے پر موجود ہیں اس لئے وہ یہاں آ رہے ہیں۔ میزائل گن اس نے کاندھے سے لٹکائی اور پھر ایک اونچے درخت پر چڑھنے لگا۔ وہ بھی ایک فوجی تھی اس لئے بغیر کسی رکاوٹ کے وہ درخت پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے دو شاخوں کے درمیان اپنے آپ کو اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر گن کو کاندھے سے اتار کر ہاتھوں میں لے لیا۔ چونکہ اس مخصوص گن کا زاویہ اس وقت درست بنتا تھا۔ جب اسے بلندی سے فائر کیا جائے اس لئے اسے مجبوراً درخت پر چڑھنا پڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر بھی خاص بلندی پر پرواز کرتا ہوا اگ جزیرے کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے گن کو کاندھے سے لگایا اور پھر نشانہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ نشانہ لینے کے بعد وہ اس وقت تک بے حس و حرکت بیٹھا رہا جب تک اس کے اندازے کے مطابق ہیلی کاپٹر اس مخصوص میزائل کی رینج میں نہ آ گیا۔ ہیلی کاپٹر سیدھا اڑا چلا جا رہا تھا اور اب اس پر چیف اور ریڈ آرمی کے الفاظ واضح طور پر نظر آنے لگ گئے تھے۔ کرنل جوشن نے سانس روکا اور پھر گن کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے گن کی نال کے دہانے پر ایک شعلہ سا چمکا اور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ پلک جھپکنے میں فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا میں ہی بکھر گئے اور ان پرزوں کے ساتھ ہی انسانی لاشیں بھی اڑتی ہوئی سمندر میں گر گئیں

''وہ مارا وہ مارا''...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن نیچے پھینکی اور پھر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔

''سر سر کیا ہوا ہے یہ کیسا دھماکہ تھا''......اسی لمحے دور سے اسے میجر جوگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اس کی آواز سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف دوڑا چلا آرہا ہے۔

''مار دیا ہلاک کر دیا ہم جیت گئے ہم جیت گئے''...... کرنل جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور اس نے بجائے درخت سے پوری طرح اترنے کے جوش کی شدت سے وہیں سے ہی نیچے چھلانگ لگا دی اس کا اندازہ تھا کہ وہ کم بلندی سے چھلانگ لگا رہا ہے لیکن بلندی اس کے اندازے سے زیادہ تھی اس لئے وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے قدم زمین پر نہ جم سکے اور وہ اچھل کر سر کے بل گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور پھر تاریکی چھا گئی۔ پھر جس طرح بہت دور سے کسی کی آواز سنائی دیتی ہے اس طرح ایک آواز کرنل جوشن کو سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوتی چلی گئی اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

''کرنل صاحب خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آ گیا ورنہ میں تو مایوس ہو گیا تھا''......اس کے کانوں میں میجر جوگم کی آواز پڑی تو کرنل جوشن نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

''لیٹے رہیں آپ کے سر کا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا''...... میجر جوگم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ یہ میں کہاں ہوں یہ تو واگ جزیرہ نہیں ہے''...... کرنل جوشن نے میجر جوگم کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے کے باوجود تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں شدید درد سا ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر

تاریک دھبے سے پھیلنے لگے لیکن چند لمحوں بعد اس کا ذہن پھر روشن ہو گیا۔

''آپ کیڈو کے ایمرجنسی ہسپتال میں ہیں جناب''...... میجر جوگم کی آواز سنائی دی اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل جوشن نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا دروازے سے ایک ڈاکٹر اندر داخل ہو رہا تھا۔

''آپ کو ہوش آ گیا تھینک گاڈ''...... ڈاکٹر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''اب میں ٹھیک ہوں تم جا سکتے ہو۔ میں نے میجر جوگم سے اہم بات کرنی ہے''...... کرنل جوشن نے ڈاکٹر سے کہا۔

''یس سر''...... ڈاکٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر مڑ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

''میں یہاں کیسے پہنچ گیا''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''سر آپ درختوں کے جھنڈ کی طرف گئے جبکہ میں نے مارکوتھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی میں نے اسے ڈی کوٹ کیا اچانک دور درختوں کے جھنڈ کی طرف موزوگا میزائل چلنے کا خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ میں یہ دھماکہ سن کر پریشان ہو گیا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی میں نے آپ کی چیخ سنی تو میں اور تیزی سے دوڑا اور پھر میں ن آپ کو جھنڈ میں زمین پر پڑے ہوئے دیکھا۔ آپ کے سر میں گہرا زخمت ھا اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ساتھ ہی موزوگا میزائل گن بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں آپ کی طرف لپکا اور پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی حالت بے حد خراب ہے تو میں گھبرا گیا۔ وہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے میں آپ کا خون روکتا۔ آپ کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اسی لئے میں نے آپ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ مجھے آپ کی زندگی بچانے کے علاوہ

باقی سب کچھ بھول گیا تھا۔ پھر میں نے آپ کو ہیلی کاپٹر میں لٹایا اور ہیلی کاپٹر اڑا کر یہاں کیڈو لے آیا۔ یہاں آپ کو فوری طور پر ایمرجنسی ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہاں ڈاکٹر نے سرتوڑ کوشش کی لیکن آپ کا خون ہی نہ رک رہا تھا اور آپ کی حالت بے حد نازک ہو گئی تھی لیکن ڈاکٹر کوگن بے حد قابل ڈاکٹر ہیں۔ آخر کار چند گھنٹوں کی اس کی سرتوڑ کوشش کے بعد آپ کی حالت سنبھل گئی اور آپ کے سر کے زخم سے نکلنے والا خون رک گیا۔ پھر آپ کو ہوش میں لانے کی کوششیں کی گئیں اور اب آپ کو دو گھنٹے بعد ہوش آیا ہے"...... میجر جوگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ میجر جوگم تم نے واقعی میری زندگی بچائی ہے کیونکہ مجھے واقعی ایسی بیماری ہے کہ میرے جسم پر زخم آ جائے تو پھر خون آسانی سے نہیں رکتا۔ بہر حال مجھے فوراً وہاں سے یہاں لے آئے اور میں بچ گیا ورنہ شاید میں نہ بچ سکتا۔ اب میں ذاتی طور پر تمہارا ممنون ہو گیا ہوں"...... کرنل جوشن نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔

"آپ میرے چیف ہیں سر آپ کی زندگی بچانا تو میرا فرض ہے۔ مجھے تو خوشی ہے کہ میں آپ کے کام آ سکا لیکن یہ ہوا کیا تھا آپ نے موزوگا گن فائر کی تھی۔ آپ شاید چیخ بھی رہے تھے"...... میجر جوگم نے کہا۔

"تو تمہیں کسی بات کی خبر نہیں ہوئی"...... کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے کہا

"سر آپ کی حالت دیکھ کر تو مجھے اور کسی بات کا ہوش ہی نہ رہا تھا"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"میں درختوں کے جھنڈ کو دیکھتا ہوا آگے بڑھا تو میں نے دور سے ہی ایک ہیلی کاپٹر کو واگ کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کافی فاصلے پر تھا لیکن اچانک مجھے اس ہیلی کاپٹر کی ایک خاص نشانی نظر آ گئی یہ میرا سرکاری ہیلی کاپٹر تھا"...... کرنل جوشن نے کہنا شروع کیا۔

"لیکن سر وہ تو کوبرا میزائل سے ہٹ ہو چکا تھا"...... میجر جوگم نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم یہی سمجھتے رہے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ عمران انسان نہیں شیطان ہے وہ نہ صرف بچ نکلے تھے بلکہ وہ شاید اس نیوی والے جزیرے میں چھپے رہے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا ہیلی کاپٹر واگ جزیرے پر اترتے دیکھا تو وہ ہیلی کاپٹر پر واگ کی طرف آنے لگے۔ اگر میں اتفاقاً ادھر نہ چلا جاتا تو وہ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جاتے اور ہم مکمل طور پر بے بس ہو جاتے۔ بہر حال مجھے یاد آ گیا کہ ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹروں میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے جو بیگ رکھا جاتا ہے اس میں موزوگا میزائل گن بھی ہوتی ہے جسے پارٹس کی صورت میں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں دوڑ کر واپس آیا ل۔ ہیلی کاپٹر سے میں نے تھیلا اٹھایا اور واپس جھنڈ میں چلا گیا۔ اب ہیلی کاپٹر واضح نظر آنے لگ گیا تھا اور وہ واقعی میرا سرکاری ہیلی کاپٹر تھا۔ میں نے گن جوڑی اور اس میں میگزین ڈالا اور پھر درخت پر چڑھ کر میں نے ہیلی کاپٹر کا نشانہ لیا۔ موزوگا میزائل اگر درست نشانے پر پڑ جائیت وپھر گن شپ ہیلی کاپٹر کے بھی پلک جھپکنے میں ٹکڑے اڑا دیتا ہے۔ ہیلی کاپٹر سیدھا واگ کی طرف آ رہا تھا اور مجھے جب اندازہ وہ گیا کہ وہ موزوگا میزائل گن کی رینج میں آ گیا ہے تو میں نے ٹریگر دبا دیا اور میرا نشانہ درست ثابت ہوا۔ میزائل پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر کے آگے کی طرف کے نچلے حصے میں جہاں جوڑ ہوتا ہے لگا اور ہیلی کاپٹر کے فضا میں ہی پرزے اڑ گئے اور میں نے اپنی آنکھوں سے ہیلی کاپٹر کے ٹکڑوں کے ساتھ انسانی لاشیں بھی سمندر میں گرتی ہوئی دیکھی تھیں۔ اب میں نے یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا تھا اس لئے میں مسرت کی شدت سے چیختا ہوا نیچے اترنے لگا۔ ادھر تمہاری آواز بھی میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنی طرف سے تو کم بلندی سمجھتے ہوئے چھلانگ لگا دی لیکن مجھے اندازہ لگانے میں غلطی ہوئی تھی۔ بلندی میرے اندازے سے زیادہ نکلی اس لئے نیچے گر کر میں

سنبھل نہ سکا اور پلٹ کر گرا اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''اوہ پھر تو ڈبل مبارک ہو سر آپ نے آخر کار اس شیطان گروہ کا خاتمہ کر ہی دیا۔ ویسے بھی چیف ہیں آپ ہی انہیں ختم کر سکتے تھے''...... میجر جوگم نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''اب ہم بھی سیف ہیں اور اب واگ میں موجود کروڑوں اربوں کی کرنسی بھی سیف ہوگئی ہے۔ اب تمام خطرے ختم ہو گئے ہیں''...... کرنل جوشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے اچانک ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے سے پھیلتے محسوس ہونے لگے۔

''اوہ اوہ میری آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے کیوں پھیل رہے ہیں''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''اوہ آپ آرام کریں سر۔ آپ نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ آپ آرام کریں میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں''...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن بیڈ پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر آ گیا لیکن اب کرنل جوشن کا ذہن دوبارہ سنبھل گیا تھا۔

''اب میں ٹھیک ہوں''...... کرنل جوشن نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر آپ کے سر پر کافی گہرا زخم آیا تھا شاید کسی پتھر کا نوکیلا حصہ سر میں گھس گیا تھا اس لئے آپ کو آرام کی شدید ضرورت ہے''...... ڈاکٹر نے کہا اور کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

☆

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو اسے اپنے جسم میں شدید ترین درد کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ یہ لہریں اس قدر تیز تھیں کہ عمران کے منہ سے کراہ نکل گئی۔

''آپ کو ہوش آ گیا عمران صاحب۔اس کے کانوں میں صفدر کی آواز پڑی تو عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔''......

''لیٹے رہیں آپ شدید زخمی ہیں آپ کے سینے پر زخم آیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہ یہ ہم کہاں ہیں وہ ہیلی کاپٹر''...... عمران نے بے چین ہو کر کہا۔

''ہیلی کاپٹر اچانک تباہ ہو گیا اور کھڑکیوں کے پاس ہونے کی وجہ سے ہم سمندر میں جا گرے۔آپ کے سینے میں ہیلی کاپٹر کا کوئی پرزہ لگا اس لئے آپ کے سینے پر زخم آ گیا لیکن ہم ٹھیک تھے اور آپ بے ہوش ہو گئے تھے۔پھر ہم نے آپ کو سنبھالا اور یہاں لے آئے۔پانی میں گرنے کی وجہ سے آپ کا خون تو بند ہو گیا لیکن آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آ گیا''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن تمہارا یہ لہجہ کیوں افسردہ ہے۔ کیا مطلب، باقی ساتھی کہاں ہیں''...... عمران نے یکلخت چونک کر کہا۔

''وہ تنویر کو تلاش کر رہے ہیں۔میں آپ کی وجہ سے یہاں ہوں''...... صفدر نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔

''کیا کیا ہوا تنویر کو کہاں ہے وہ''...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا ہے۔اس کی لاش کو تلاش کیا جا رہا

ہے''...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

''کیا کیا کہہ رہے ہو۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مجھ سے پہلے میرا کوئی ساتھی نہیں مر سکتا۔نہیں یہ کیا کہہ رہے ہو نہیں، نہیں''...... عمران نے یکلخت کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر واپس نیچے گرنے لگا تو صفدر نے اسے سنبھال لیا۔

''عمران صاحب ایسا ہو چکا ہے۔بہر حال اللہ کے کاموں میں کس کا دخل ہے''...... صفدر نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں صفدر ایسا مت کہو۔میرا دل کہہ رہا ہے کہ تنویر زندہ ہے۔وہ مر نہیں سکتا کہاں ہے وہ، کہاں گرا تھا وہ، مجھے وہاں لے چلو میں خود اسے تلاش کروں گا''...... عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم نے کم کوشش کی ہو گی۔آپ کو تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوش آیا ہے۔اس دوران ہم نے سمندر کو دور دور تک چھان مارا ہے لیکن تنویر کا کچھ پتہ نہیں چلا۔اب بھی میرے علاوہ باقی ساتھی حتیٰ کہ جولیا بھی اسے تلاش کر رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

'' اوہ اوہ مجھے بتاؤ پانی کی لہریں کس طرف بہہ رہی ہیں۔ مجھے بتاؤ''...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ادھر جدھر سے ہمارا ہیلی کاپٹر آ رہا تھا۔ادھر بہہ رہی ہیں۔میں نے ان لہروں کو دیکھ کر بہت دور تک اسے تلاش کیا ہے لیکن وہ نہیں ملا''...... صفدر نے جواب دیا۔

''لہریں کیڈو کی طرف سے آ رہی ہیں شاید''...... عمران نے کہا۔

''ہاں آ تو ادھر ہی سے رہی ہیں لیکن جا مغرب کی طرف رہی ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اوہ اوہ تم اس جزیرے کے اس طرف اسے تلاش کرو جدھر کیڈو ہے۔ جاؤ جلدی کرو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

''ادھر ادھر وہ کیسے جا سکتا ہے۔ نہیں عمران صاحب ادھر تو نہ وہ جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یو نانسنس جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ ورنہ میں خود جاؤں گا''...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

''آپ لیٹے رہیں میں جاتا ہوں ادھر چیک کرتا ہوں''...... صفدر نے عمران کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

''جاؤ جلدی جاؤ وقت ضائع نہ کرو''...... عمران نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

''صفدر صفدر، تنویر مل گیا ہے۔ وہ زندہ ہے''...... اچانک دور سے جولیا کی مسرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو صفدر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ آواز اسی طرف سے آ رہی تھی جدھر کیڈو جزیرہ تھا۔

''اوہ اوہ خدایا تیرا شکر ہے''...... صفدر نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا۔

''یا اللہ تو رحیم و کریم ہے تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ یا اللہ تو بڑا مہربان ہے''...... عمران نے یکلخت سر کو زمین پر رکھتے ہوئے انتہائی گلوگیر لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل یہی ورد کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ اٹھا تو اسی لمحے اس کے ساتھی دور سے دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ تنویر کو کیپٹن شکیل نے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا جبکہ صفدر، جولیا اور ٹائیگر تیزی سے اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی''...... عمران نے لمبے لمبے

سانس لیتے ہوئے کہا۔

''عمران تنویر زندہ ہے۔ یا اللہ تو کتنا رحیم ہے''...... جولیا نے قریب آ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسے اپنی تکلیف وغیرہ سب بھول گئی تھی۔

''آپ کو ہوش آ گیا باس شکر ہے''...... ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

''ہاں اللہ کا شکر ہے۔ وہ واقعی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ مردے کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہی سب کچھ ہے وہی سب کچھ ہے''...... عمران نے کہا اور اسی لمحے کیپٹن شکیل نے تنویر کو نیچے لٹا دیا۔ تنویر بے ہوش تھا۔ اس کے سر پر کئی جگہ پر زخم تھے لیکن ان سے خون نہ بہہ رہا تھا۔

''اس کے منہ میں پانی ڈالو''...... عمران نے تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی چشمے کی طرف دوڑ پڑی۔

''اسے اٹھا کر چشمے کے قریب لے جاؤ جلدی کرو اس کی حالت خراب ہے''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جھک کر تنویر کو دوبارہ اٹھایا۔ صفدر بھی ساتھ شامل ہو گیا اور پھر وہ اسے اٹھائے تیزی سے چشمے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اٹھا اور اس نے بھی چلنے کی کوشش کی۔ اس کا جسم ابھی تک لڑکھڑا رہا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

''نہیں، مجھے چھوڑ دو میں خود جاؤں گا''...... عمران نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ خود ہی چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے کے بعد اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لیا اور اب وہ درست طور پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ پھر جب وہ چشمے پر پہنچے تو تنویر کو اس وقت ہوش آ رہا تھا۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی۔ تیرا لاکھ لاکھ شکر

ہے''...... عمران نے تنویر کے قریب جا کر کہا اور پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

''اوہ اوہ تمہاری حالت بھی خراب تھی۔ اب کیسا محسوس کر رہے ہو''...... جولیا نے یکلخت عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اللہ کا شکر ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران صاحب تنویر کو ٹائیگر نے اسی طرف سے دریافت کیا ہے جدھر کیڈو ہے۔ آپ بھی مجھے ادھر ہی بھیج رہے تھے حالانکہ ہم سب کا خیال تھا کہ ادھر تنویر کسی صورت میں نہیں جا سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تنویر کی فطرت کو سمجھتا ہوں اور مجھ سے زیادہ اور کون سمجھے گا۔ آخر یہ میرا رقیب روسیاہ اوہ سوری رقیب روسفید بلکہ اب تو رقیب روزرد ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسی فطرت''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''تنویر نے لازماً جزیرے کی طرف تیرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا ہو گا اس لئے لامحالہ یہ سائیڈ پر ہو گیا ہو گا اور اس صورت میں بہر حال وہ کیڈو والی سائیڈ پر ہی پہنچ سکتا تھا۔ کہاں سے ملا تھا یہ''...... عمران نے بات کرتے کرتے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ ساحل کے نیچے ایک کھاڑی میں اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ مجھے اچانک خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جدوجہد کرتے ہوئے ادھر نہ چلے گئے ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے تنویر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''مم مم میں کہاں ہوں''...... تنویر نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تو واگ جزیرے پر ہو۔ ویسے اگر تمہار دستیابی میں چند لمحے مزید تاخیر ہو جاتی تو تمہاری بجائے ہم سب جنت میں پہنچ جاتے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تنویر بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''تم ٹھیک ہو عمران، تم ٹھیک ہو۔ میں نے تمہاری حالت خراب دیکھی تھی۔ میں نے تمہیں پکڑ کر ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی لیکن پھر نجانے تم کہاں چلے گئے''...... تنویر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس حالت میں بھی اپنے متعلق بے چینی دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم ادھر سائیڈ پر کیسے چلے گئے تھے۔ ہم تمہیں دوسری طرف تلاش کرتے رہے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا ذہن میرے قابو میں نہ آ رہا تھا۔ اس جزیرے پر پہنچنے کی کوشش کرتا رہا پھر شاید میں جزیرے تک پہنچ بھی گیا لیکن اس کے بعد مجھے کچھ خبر نہ رہی''...... تنویر نے کہا۔

''تم لاشعوری طور پر جدوجہد کرتے رہے ہو۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صرف تمہاری ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کی دعاؤں کی لاج رکھی ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے بہت پہلے اللہ تعالیٰ سے انتہائی خلوص دل سے دعا مانگی تھی کہ میرا کوئی ساتھی میری موجودگی میں مجھ سے نہ بچھڑے اور پھر اس دعا کے بعد مجھے جو قلبی سکون ملا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے اور اب جبکہ مجھے ہوش آیا اور صفدر نے مجھے بتایا کہ تنویر ہم سے بچھڑ گیا ہے تو مجھے اس لئے یقین نہ آ رہا تھا کہ ابھی میں تو زندہ ہوں پھر تنویر کیسے بچھڑ سکتا ہے۔ پہلے میں مروں گا پھر تمہارے ساتھ جو ہو

سو ہو اس لئے میں نے صفدر سے کہا کہ تنویر نہیں مر سکتا۔ وہ زندہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تنویر زندہ ہے''...... عمران نے کہا تو سب اس کے بے پناہ خلوص و محبت بھرے جذبات کو دل کی گہرائیوں تک محسوس کرنے لگے۔

''خدا نہ کرے کہ تمہیں کچھ ہو۔ خبردار اگر آئندہ منہ سے ایسی بات نکالی''...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس نے پھر بھی عمران کے لئے موت کا لفظ منہ سے نہ نکالا تھا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب، ہمارے ہیلی کاپٹر کو موزوگا میزائل گن سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہاں درختوں کے جھنڈ کے نیچے ایک موزوگا گن موجود تھی جس میں میگزین بھی موجود تھا اور جب ہم آپ کو کھینچ کر ساحل کی طرف لے آ رہے تھے تو ہم نے ایک ہیلی کاپٹر کو بھی اڑ کر کیڈو کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''ظاہر ہے یہ کیڈو جزیرے کے لوگ ہی ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ ہمیں ہٹ کر کے فوری نکل کیوں گئے تھے۔''...... صفدر نے کہا۔

''باس وہاں ایک خون آلود نوکیلا پتھر بھی موجود تھا اور اس کے ساتھ خون کی کچھ مقدار بھی زمین میں جذب نظر آئی تھی۔ شاید کوئی زخمی ہوا تھا''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے کیا ہوا''...... عمران نے چونک کر پوچھا

''باس میں نے وہاں ایک جھاڑی میں ایک سیاہ تھیلا اور کچھ سامان دیکھا تھا اس وقت چونکہ تنویر صاحب کا مسئلہ تھا اس لئے میں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ اب مجھے یاد آیا ہے میں وہ لے آتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ تھیلا تھا۔

''اس میں کیا ہے''...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے تھیلا کھول کر وہیں الٹا دیا اور عمران چونک پڑا۔

''اوہ اوہ اس میں تو ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے اسلحہ ہے۔ شاید موزوگا گن بھی اس میں تھی اس لئے یہ وہاں موجود تھا''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''وہ وہ کٹ کہاں ہے جو ہم سپیشل سیکشن سے لے آئے تھے''...... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ وہ تو سمندر میں ہی گر گئی۔ میں ابھی سے کمر سے باندھنے کے لئے ایڈجسٹ کر ہی رہا تھا کہ دھماکہ ہوگا''...... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''اور وہ ڈبلیو ڈبلیو بھی سمندر میں غائب ہو چکا ہے عمران صاحب دراصل یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ ہم سنبھل ہی نہ سکے تھے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ ایسا بھی ممکن ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا ممکن ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ٹائیگر صفدر کے ساتھ جاؤ اور جا کر چیک کرو مارکوتھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹ تو نہیں کر دیا گیا''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''کیا مطلب یہ کیسے ہوسکتا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جاؤ جا کر معلوم کرو''...... عمران نے بے چین لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور صفدر دونوں تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے جھنڈ سے باہر چلے گئے۔ کیپٹن شکیل بھی مڑ کر ان کے پیچھے چلتا ہوا جھنڈ سے باہر چلا گیا۔

''یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے''...... جولیا نے پوچھا جبکہ تنویر ایسے ہی آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

''دیکھو پہلے انہیں آنے دو''...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''میرا خیال درست ثابت ہوا ہے شاید''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب وہ واقعی ڈی کوٹ ہو چکا ہے وہاں با قاعدہ ڈی کوٹنگ کٹ بھی موجود ہے''...... چند لمحوں بعد صفدر نے دوڑ کر جھنڈ کے اندر آتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ چلو''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی تنویر بھی اٹھنے لگا۔

''جولیا تنویر کو سہارا دے کر لے آؤ''...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

''نہیں اب میں ٹھیک ہوں تمہارا شکریہ''...... اسی لمحے عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

'' صفدر تم جا کر اسے سہارا دو ورنہ اب یہ گر گیا تو مسئلہ بن جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر جولیا کا سہارا نہیں لینا چاہتا اور پھر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

''باس باس مبارک ہو مارکو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو گیا ہے''...... اسی لمحے دور سے ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

''سرکٹ ختم ہو گیا اتنی جلدی کیسے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''باس پسے ہوئے کوئلے کی ڈھیری ابھی تک وہاں موجود تھی۔ میں نے کوئلہ اٹھا کر اس پر ڈال دیا اور واقعی سرکٹ فوراً آف ہو گیا۔''...... ٹائیگر نے مسرت

بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں یہ کارنامہ خود سر انجام دینا چاہتا تھا بہر حال ٹھیک ہے۔ان خوفناک ریز سے نجات ملی ورنہ اس سرکٹ نے واقعی اس بار ہمیں عذاب میں ڈال دیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔جولیا اوراس کے ساتھی صفدراور تنویر کے چہرے بھی مسرت سے کھل اٹھے۔

''اسے ڈی کوٹ کس نے کیا ہوگا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میجر جوگم اور کرنل جوشن نے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''کیا کیا مطلب اوہ تو یہ لوگ یہاں موجود تھے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں ہم پر فائر بھی کرنل جوشن نے کیا ہو گا جبکہ وہ میجر جوگم اس وقت اسے ڈی کوٹ کرنے میں مصروف ہو گا۔پھر شاید کرنل جوشن درخت سے گر کر شدید زخمی وہ گیا تو میجر جوگم سب کچھ بھول گیا اور اسے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر کیڈو لے گیا ہو گا۔ مجھے یہ خیال اس لئے آیا ہے کہ موزوگا گن کا صرف ایک فائر ہوا اور ہمارا خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا۔ایسا نشانہ کسی انتہائی تربیت یافتہ آدمی کا ہی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہی آدمی مخصوص جوڑ کو نشانہ لے سکتا ہے جسے اس خصوصی ہیلی کاپٹر کی ساخت کا علم ہو۔اس طرح میرا خیال کرنل جوشن کی طرف گیا لیکن کرنل جوشن اکیلا یہاں آ کر کچھ نہیں کر سکتا تھا اور نہ بظاہر اس کے یہاں آنے کی کوئی وجہ تسمیہ نظر آتی تھی اس لئے یقیناً وہ میجر جوگم سمیت یہاں آیا ہو گا تاکہ بارکوتھم ریز کے سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر کے اسے ختم کرے اور جزیرہ اوپن کر سکے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ہمارا ہیلی کاپٹر کوبرا میزائل سے تباہ ہو چکا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا کہ وہ زخمی ہو گیا اور یہ لوگ فوراً یہاں سے نکل گئے ورنہ تو وہ اطمینان سے ہم سب پر فائر کھول سکتے تھے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اللہ تعالیٰ واقعی رحیم و کریم ہے جسے ہم اتفاقات سمجھتے ہیں وہ بھی اس کی حکمت کا حصہ ہوتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب اب وہ سکرین پر ہمیں چیک کر رہے ہوں گے اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم زندہ سلامت یہاں موجود ہیں اور اب جبکہ مارکوتھم ریز کا سرکٹ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب تو وہ یہاں سٹار میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں۔ اب تو وہ کام کرے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ ہاں واقعی چلو ہمیں واپس اس جھنڈ میں جانا چاہئے بلکہ جھنڈ کی بجائے کوئی ایسی کھاڑی تلاش کرو جو سطح سے کافی نیچے ہو تاکہ ہم سکرین پر نظر نہ آ سکیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب واپس چل پڑے۔

''لیکن عمران صاحب اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ہمیں سکرین پر چیک نہ کر سکے تو پھر وہ یہاں آئیں گے''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے کیڈر سے مخالف سمت میں جزیرہ کی سطح سے کافی نیچے ایک بڑی سی کھاڑی تلاش کر لی اور وہ سب وہاں پہنچ گئے جبکہ عمران کے کہنے پر وہ سیاہ تھیلا بھی وہاں لے آیا گیا اور موزوگا گن بھی۔

''اب دعا کرو کہ وہ یہاں آ جائیں ورنہ واقعی اس بار ہم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر یہاں ختم ہو جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

☆

کرنل جوشن بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرنل جوشن نے چونک کر دیکھا۔

''سر سر وہ پاکیشیائی زندہ ہیں سر وہ واگ جزیرے پر موجود ہیں سر''...... دروازے میں سے دوڑ کر آتے ہوئے میجر جوگم نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل کر اٹھ بیٹھا۔

''کیا کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود موزوگا گن سے ہیلی کاپٹر تباہ کیا ہے اور میرے سامنے ان کی لاشیں سمندر میں گری تھیں۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو''...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے خود سکرین پر انہیں دیکھا ہے سر۔ آپ چلیں اور خود دیکھ لیں۔ وہ وہاں موجود ہیں سر''...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن تیزی سے بیڈ سے نیچے اترا اور پھر لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ میجر جوگم نے اسے سہارا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے مشین روم میں پہنچ گئے۔

''دیکھیں سر، یہ دیکھیں''...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ واقعی واگ جزیرے پر ایک عورت اور پانچ مرد موجود تھے۔ وہ اس جگہ موجود تھے جہاں مارکوتھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تھا۔

''یہ یہ تو ایکریمی ہیں۔ یہ عورت بھی ایکریمی ہے''...... کرنل جوشن نے چند لمحوں بعد کہا۔

''سر میں ان کا کلوز اپ سکرین پر لاتا ہوں۔ ان میں سے دو کا ماسک میک اپ آدھے سے زیادہ ادھڑ چکا ہے۔ آپ دیکھ لیں وہ ایشیائی ہیں''...... میجر جوگم نے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر سکڑتا چلا گیا اور اب صرف وہی منظر سامنے تھا

جس میں وہ سب لوگ اکٹھے کھڑے تھے۔

''ہاں یہ میک اپ میں ہیں۔ان کے لباسوں کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ سمندر سے باہر نکلے ہیں۔ہاں یہ وہی لوگ ہیں لیکن یہ بچ کیسے گئے، ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا۔یہ کیسے ممکن ہے'' ...... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اوہ سر انہوں نے مارکوتھم ریز کا سرکٹ بھی ختم کر دیا ہے۔اب جزیرہ اوپن ہو چکا ہے'' ...... میجر جوگم نے کہا۔

''کیا کیا کہہ رہے ہو'' ...... کرنل جوشن نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

''سر جب میں نے سکرین اوپن کی تو میں نے انہیں وہاں کھڑے دیکھا تو مجھے شک پڑا۔چنانچہ میں نے چیکنگ کی تو مارکوتھم ریز کا سرکٹ موجود نہ تھا۔چونکہ جب میں آپ کو وہاں سے اٹھا کر لایا تو اس وقت میں سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر چکا تھا۔انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور اس پر پہا ہوا کوئلہ ڈال کر سرکٹ ختم کر دیا'' ...... میجر جوگم نے کہا۔

''لیکن اب یہ کیا کرنا چاہتے ہیں'' ...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ زیادہ سے زیادہ جزیرہ اوپن کر لیں گے لیکن سر یہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتے کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی لانچ ہے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر'' ...... میجر جوگم نے جواب دیا۔اب وہ اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

''اوہ اوہ یہ تو جا رہے ہیں یہ کہاں جا رہے ہیں'' ...... کرنل جوشن نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور میجر جوگم نے سکرین کی طرف دیکھا تو واقعی عمران اور اس کے ساتھی مڑ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف جا رہے تھے۔

''معلوم نہیں سر شاید وہاں درختوں کے جھنڈ میں جا رہے ہوں'' ...... میجر جوگم نے کہا۔

''انہیں چیک کرتے رہو''...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر سکرین پر منظر ساتھ ساتھ بدلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں سے ہوتے ہوئے دوسری طرف گئے اور پھر وہ اچانک جزیرے کی سطح سے نیچے اتر کر سکرین سے غائب ہو گئے۔

''کیا کیا مطلب کیا یہ سمندر میں اتر گئے ہیں''...... کرنل جوشن نے حیران ہو کر کہا۔

''نہیں سر پانی تو کافی نیچے ہے۔ یہ کسی کھاڑی میں چھپ رہے ہیں''...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ اب میں ان کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ ان کا خیال ہو گا کہ انہیں چیک نہیں کیا جا رہا ہو گا اس لئے یہ کھاڑی میں چھپے رہیں گے اور ہم جزیرے کو خالی سمجھ کر جب دوبارہ وہاں جائیں گے تو یہ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''یس سر آپ واقعی بے حد ذہین ہیں سر''...... آپ نے درست تجزیہ کیا ہے میجر جوگم نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ میجر جوگم اگر مارکو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو چکا ہے تو پھر تو اب سٹار میزائل وہاں کام کر سکتا ہے اوہ اوہ سٹار میزائل فائر کرو ان پر''...... کرنل جوشن نے اچانک اچھلتے ہوئے کہا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

''یس سر واقعی سر لیکن اب تو یہ لوگ دوسری طرف ہیں۔ سطح پر میزائل فائرنگ سے تو یہ ہلاک نہ ہوں گے''...... میجر جوگم نے کہا۔

''تم میزائل کو عین اس جگہ ٹارگٹ کرو جہاں سے نیچے اترے ہیں۔ وہ پوری جگہ ہی اڑا دو پھر تو یہ ہلاک ہو جائیں گے''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''اوہ لیس سر لیس سر میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ لیکن سر ایسی صورت میں ٹام میزائل کیوں نہ فائر کر دیا جائے اس طرح جزیرے کا یہ پورا حصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ پانی سے بھی نیچے تک''...... میجر جوگم نے کہا۔

''ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو لیکن کسی طرح ان بد روحوں کو ہلاک کر دو''...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ دوڑتا ہوا سائیڈ سیکشن کی طرف بڑھ گیا۔

''آخر یہ لوگ کس طرح ہلاک ہوں گے۔ کوئی تو طریقہ ایسا ہو جس سے ان کی موت یقینی ہو جائے''...... کرنل جوشن نے بڑے بے بس سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد میجر جوگم واپس آ گیا۔

''سر میں نے ٹام میزائل ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ اب ان کی موت یقینی ہو گی سر''...... میجر جوگم نے کہا۔

''کاش ایسا ہو جائے''...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بٹن پریس کیا تو تیز سیٹی کی آواز دور سے سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد سکرین پر ایک شعلہ سا واگ جزیرے کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ میجر جوگم نے اب سکرین پر پورے جزیرے کو کور کیا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد یہ شعلہ جزیرے کے اس حصے سے جا ٹکرایا جہاں درختوں کا جھنڈ تھا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر سرخ رنگ سا پھیلتا چلا گیا اور پھر سیاہی چھا گئی۔

''سر اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ اب تو یہ ہر صورت میں ہلاک ہو گئے ہوں گے''...... میجر جوگم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن مجھے کیسے یقین آئے گا''...... کرنل جوشن نے کہا پھر آہستہ آہستہ سکرین صاف ہوتی گئی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جہاں ٹام میزائل جزیرے

سے ٹکرایا تھا وہاں کا پورا حصہ غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں سمندر کا پانی پھیلا ہوا تھا۔

''اوہ وہ لاشیں کلوز اپ میں لے آؤ۔ مجھے ایک لاش نظر آئی ہے''...... کرنل جوشن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کی ناب گھمانا شروع کر دی اور سکرین پر اس حصے کا منظر تیزی سے ابھرتا چلا گیا جہاں پہلے جزیرہ تھا اور اب سمندر نظر آ رہا تھا۔

''اوہ اوہ ہاں اوہ تھینک گاڈ یہ ختم ہو گئے ہیں۔ یہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ تھینک گاڈ''...... کرنل جوشن نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن میجر جوگم کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔ وہاں پانی میں واقعی ایک عورت اور پانچ مردوں کی لاشیں تیرتی پھر رہی تھیں۔

''ہاں یہ ختم ہو گئے اب ختم ہو گئے ہیں۔ بس اب آف کر دو سکرین اور وہاں دو لانچیں بھیجو تاکہ یہ جا کر ان کی لاشیں اٹھا لائیں۔ جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ یہ لاشیں تیرتی ہوئی سمندر میں دور نکل جائیں''...... کرنل جوشن نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

''سر یہ لاشیں کٹی پھٹی ہوئی نہیں ہیں صحیح سالم ہیں''...... میجر جوگم نے آخر کار وہ کہہ دیا جو اس کے ذہن میں تھا۔

''یہ کھاڑی میں تھے ان پر براہ راست تو میزائل نہیں گرا ہو گا اور تم احمق تو نہیں ہو گئے۔ سمندر پر زندہ انسان لاشوں کی طرح کیسے تیر سکتا ہے نانسنس''...... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سکرین آف کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے کال دینا شروع کر دی۔

''اوہ اوہ ٹھہرو۔ رک جاؤ، بند کرو یہ کال''...... اچانک کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا تو میجر جوگم نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اس میزائل سے اگر جزیرہ اوپن ہو گیا ہو گا تو یہ لوگ اندر جا کر کرنسی کو بھی

چیک کر سکتے ہیں اس لئے انہیں مت بھیجو''...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر لیکن پھر کیا ہم وہاں جائیں''...... میجر جوگم نے کہا۔

''ہاں میں تمام چیکنگ کر کے وہیں سے ٹرانسمیٹر پر آبدوز کال کر لوں گا''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''سر جب تک ان پاکیشیائیوں کی موت کنفرم نہ ہو جائے آپ کو وہاں نہیں جانا چاہئے۔ ویسے یہ جزیرہ اوپن بھی ہو گیا ہو گا تب بھی پرلیس سیکشن اور اس کے گودام سامنے تو نہ ہوں گے''...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن چونک پڑا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں ان لاشوں پر یقین نہیں آ رہا''...... کرنل جوشن نے کہا۔

''میں نے ایک امکانی بات کی ہے سر۔ ایسا ہے کہ ہم لانچ پر صرف میجر فومانچو اور ایک دوسرا آدمی وہاں بھیج دیتے ہیں۔ وہ ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے جائیں گے پھر وہاں جا کر وہ لاشیں چیک کریں گے اور پھر ہمیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے۔ جب کنفرمیشن ہو جائے تب آپ وہاں جائیں اور سر اگر آپ مزید راز رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان دونوں کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے''...... میجر جوگم نے کہا۔

''اوہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ویسے بھی یہ لاشیں دور بھی نکل جائیں تو پھر بھی انہیں لانچ کے ذریعے چیک کیا جا سکتا ہے اور رہا ان لاشوں کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف کنفرمیشن چاہئے اور بس۔ ٹھیک ہے کرو کال اور بھیجو میجر فومانچو کو''...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کھاڑی میں موجود تھا۔ وہ سب اپنے اگلے اقدام کے بارے میں بات چیت کررہے تھے۔

''عمران صاحب اگر انہوں نے ہمیں سکرین پر چیک کرلیا ہے تب وہ یہاں نہیں آئیں گے اور ہم کب تک اس کھاڑی میں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تم بتاؤ کہ کیا کریں۔ ہمارے پاس نہ لانچ ہے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر۔ تنویر اور میں زخمی بھی ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس جزیرے کو اوپن کر کے اس کے اندر جانا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اندر کوئی لانچ، کوئی کشتی یا کوئی ایسی چیز موجود ہو جسے استعمال کیا جاسکتا ہو''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ ہاں ویری گڈ اندر اور کچھ ہو نہ ہو لامحالہ ٹرانسمیٹر تو ضرور موجود ہوگا اور ٹرانسمیٹر مل جائے تو میں پوری باچان حکومت کو یہاں بلا سکتا ہوں اور اب ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ اب کرنل جوشن کھل کر سامنے آگیا ہے اور اس کی یقیناً اب یہ کوشش ہوگی کہ وہ یہاں سے جعلی کرنسی غائب کردے تاکہ اس کے خلاف کسی قسم کا کوئی ثبوت بھی نہ مل سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن جزیرہ اوپن کس طرح ہوگا''...... جولیا نے کہا۔

''اس ڈھلان والا حصہ توڑنا پڑے گا جیسا کہ ہم نے بہت پہلے پروگرام بنایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کس طرح ہمارے پاس تو اب ایسا کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے''...... جولیا نے کہا

''تم اگر صرف غصیلی نظروں سے اس حصے کو دیکھ لو تو وہ بیچارہ ٹوٹ پھوٹ جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''سنجیدگی اختیار کرو عمران، اس وقت صورت حال انتہائی نازک ہے۔ہم زندہ تو بچ گئے ہیں لیکن بے دست و پا ہو کر رہ گئے ہیں''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا سنجیدہ ہو جانے سے دست و پا لگ جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنجیدگی سے سوچنے سے کوئی نہ کوئی ترکیب سمجھ میں آ ہی جاتی ہے''...... جولیا نے اپنی بات پر بضد تھی۔

''تنویر بے چارہ تو سنجیدہ رہ رہ کر تھک گیا ہے لیکن اس کے ذہن میں تو اب تک کوئی ترکیب نہیں آئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب کیسی ترکیب''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

'' رقابت میں کامیاب ہونے کی۔ کیوں تنویر کوئی ترکیب سمجھ میں آئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے سر میں شدید درد ہے اس لئے تم مجھے تو معاف ہی رکھو''...... تنویر نے آہستہ سے کہا وہ آنکھیں بند کئے ایک سائیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

''اوہ، اوہ کیا زیادہ درد ہے۔اوہ یہاں تو کوئی دوا بھی نہیں ہے''...... جولیا نے تنویر کی بات پر یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تنویر کے سر کے زخم بگڑ رہے ہیں اس لئے درد ہو رہا ہے۔ مجھے بھی سینے میں درد محسوس ہو رہا ہے''...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''باس اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر چیکنگ کروں، ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر کی بجائے لانچوں پر آ ئیں''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ درختوں کے جھنڈ میں سے کسی ایسے درخت پر چھپ کر بیٹھو کہ تم چیکنگ بھی کر سکو اور سکرین پر بھی نظر نہ آسکو۔ تمہاری بات درست ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر پر ہی آئیں اور اگر وہ لانچوں پر آئے تو یقیناً وہ پہلے جزیرے کے چاروں طرف چکر لگائیں گے اور یہ کھاڑی بالکل سامنے ہے“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور کھاڑی سے نکل کر اوپر سطح پر چڑھتا چلا گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔

”باس باس کیڈو کی طرف سے میزائل فائر ہوا ہے۔ وہ ابھی آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہے“...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

”اوہ، اوہ سمندر میں اتر جاؤ اور تیرتے ہوئے جزیرے سے دور ہٹ جاؤ، اٹھو، اٹھو“...... عمران بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے حتیٰ کہ تنویر بھی اس طرح اٹھا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور پھر وہ واقعی بجلی کی سی تیزی سے سمندر میں اترتے چلے گئے اور پھر وہ ابھی جزیرے سے کچھ فاصلے پر پہنچے ہی تھے کہ انتہائی تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ ایک میزائل جزیرے کے اس حصے سے ٹکرایا جہاں درختوں کا جھنڈ اور وہ جگہ تھی جس کے نیچے کھاڑی میں وہ چھپے ہوئے تھے اور پھر ایک قیامت خیز دھماکے کے ساتھ جزیرے کا وہ حصہ ٹکڑوں میں بکھرتا چلا گیا اور اس کی وجہ سے پانی میں اس قدر خوفناک مدوجزر پیدا ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم پانی کے ساتھ ہی اس قدر تیزی سے الٹ پلٹ ہوئے کہ ان کے دماغ بے اختیار سن ہو کر رہ گئے۔ ان کی حالت واقعی خوفناک لہروں سے الٹ پلٹ ہونے والے حقیر تنکوں جیسی ہو گئی تھی لیکن جلد ہی اس دھماکے کی شدت ختم ہو گئی اور عمران اور اس کے ساتھی سنبھل جانے میں کامیاب ہو گئے۔

”یہ ٹام میزائل تھا اور اس کا ٹارگٹ عین وہی جگہ تھی جہاں ہم موجود تھے۔ اس کا

مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ سکرین پر چیک کیا گیا ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ اگر ٹائیگر چند لمحے پہلے باہر نہ جاتا تو اس وقت ہماری لاشوں کے ٹکڑے ہی سمندر میں تیر رہے ہوتے''...... عمران نے پانی میں تیرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے ساتھی بھی اب اپنے آپ کو سنبھال کر اس کے قریب تیرتے ہوئے پہنچ گئے تھے۔

''ہاں اس بار بھی واقعی قسمت نے ہمارا ساتھ دیا ہے عمران صاحب ورنہ بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن قسمت کب تک ہمارا ساتھ دیتی رہے گی۔ یہ مشن تو لگتا ہے کہ ہماری جانیں لے کر چھوڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب وہ لوگ اب بھی چیکنگ کر رہے ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ارے ہاں سنو اب ہم سب لاشوں کی صورت میں تیرتے ہوئے وہاں جائیں گے جہاں میزائل فائر ہوا تھا تاکہ ان کی تسلی ہو سکے۔ اپنے جسم اکڑا لو اور پورے جسم کو سیدھا کر کے پانی کی رو پر تیرتے رہو۔ کیا ایسا کر لو گے تم''...... عمران نے کہا۔

''ہاں عمران صاحب، اگر جسم کو مکمل طور پر اکڑا لیا جائے تب ہی ہمارا پورا جسم پانی کے اوپر تیر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ویسے مجھے تو نیوی کے دوران اس کی باقاعدہ پریکٹس کرائی گئی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو چلو پھر تم لاشوں کے سپہ سالار بن جاؤ''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے''...... کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم پانی میں کسی تختے کی طرح اکڑ

کر تیرنے لگا۔

''لیکن میں تو پانی میں اس طرح اچھل نہیں سکتی۔ نیچے سخت زمین ہو تو اس کے سہارے ہی جسم کو اچھالا جا سکتا ہے کیپٹن شکیل کیسے اچھال ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں میں اچھال دیتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کا بازو پکڑا اور پھر واقعی جولیا سمندر میں اچھلنے والی مچھلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور پھر اس کا جسم اکڑتا چلا گیا۔

''گڈ شو، بس اسی طرح تیرتی رہو''...... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب اسی طرح تیرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہ اس جگہ سے دور تیر رہے تھے لیکن عمران نے انہیں ایک ایک کر کے جزیرے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہاں گرد اور دھواں ابھی تک فضا میں موجود تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جب تک یہ دھواں اور گرد صاف نہیں ہو گی اس وقت تک سکرین پر انہیں چیک نہ کیا جا سکے گا اس لئے وہ لپک لپک کر انہیں دھکیلتا ہوا اس حصے میں لے آیا اور پھر وہ خود بھی ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم بھی کسی لاش کی طرح تیرنے لگا۔ اب وہ اس حصے میں تیر رہے تھے۔ جہاں میزائل فائر ہوا تھا۔

''باس یہ راستہ''...... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے پلٹ کر پانی میں غوطہ لگایا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

''بس کافی ہے اب ہم کب تک اس طرح تیرتے رہیں گے آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر اس سمت تمام افراد نے بھی پلٹ کر پانی میں غوطے لگا دیئے۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک سرنگ نما راستے کے دہانے میں پہنچ گئے جہاں سمندر کا پانی تھوڑا سا نیچے تھا۔ ویسے سمندر کا پانی اندر کافی دور تک چلا گیا تھا۔ شاید میزائل کے دھماکے کی وجہ سے یہ دہانہ کھلا تھا اور پانی چونکہ اچھلا تھا اس لئے وہ اندر بھی چلا گیا تھا۔ عمران بھی

اس دہانے سے اندر داخل ہوا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ وہ اب اس سرنگ میں چلتے ہوئے گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ گو سرنگ تاریک تھی لیکن ان کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں۔

''اس کا مطلب ہے کہ جو کام میں جولیا کی غصیلی نظروں سے لینا چاہتا تھا وہ اس ٹام میزائل نے کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کرنل جوشن نے یہ میزائل تو ہمیں ہلاک کرنے کے لئے فائر کیا ہو گا لیکن قدرت نے الٹا اس میزائل کی وجہ سے یہ دہانہ کھول دیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دہانہ کھولنا ہمارے بس میں نہ تھا''...... صفدر نے کہا اور ایک بار پھر سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرنگ ایک موڑ کاٹ کر ایک بہت بڑے ہال نما کمرے میں جا کر ختم ہو گئی۔ ہال میں مختلف مشینیں نصب تھیں۔ عمران جو سب سے آگے تھا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا یکلخت ہال کی چھت سے تیز روشنی کا دھارا سا نکلا تو عمران بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن دھارا ویسے ہی رہا۔

''اوہ تو یہاں لائٹ کا آٹومیٹک نظام ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ روشنی کیا کسی جنریٹر سے پیدا ہو رہی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں اس قدر تیز روشنی جنریٹر سے نہیں پیدا ہو سکتی۔ یہاں لازماً اٹیمک بیٹریاں استعمال کی گئی ہیں''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب مجھے چکر آ رہے ہیں۔ میری آنکھوں کے آگے سیاہ دھبے آنے لگ گئے ہیں''...... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار اس کی طرف متوجہ ہو

گئے۔

''اوہ اوہ یہاں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ بہرحال اب دہانہ کھل گیا ہے اس لئے ابھی آکسیجن کی کمی دور ہو جائے گی لیکن تم بیٹھ جاؤ۔ صفدر اس کا خیال رکھو میں یہاں سے ایمرجنسی میڈیکل باکس تلاش کرتا ہوں اور ٹائیگر تم باہر جا کر جزیرے کے اوپر سطح پر لیٹ جاؤ۔ بیٹھنا یا کھڑے نہ ہونا ورنہ سکرین پر نظر آ جاؤ گے اور ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ کوئی اور خوفناک میزائل فائر کر دیں اور ہم اندر ہی دب کر ختم ہو گئیں''...... عمران نے کہا تو تنویر وہیں موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور واپس سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔

''عمران صاحب میرا خیال ہے کہ یہاں کے بارے میں کوئی تفصیلی فائل لازماً موجود ہو گی۔ اس سے یہاں کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ آپ میڈیکل باکس تلاش کریں میں اور صفدر اس دوران وہ فائل تلاش کرتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر ایسی فائل دستیاب ہو جائے تو پھر سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا اور پھر ایک سائیڈ روم میں اسے ایک الماری میں ایمرجنسی میڈیکل باکس مل گیا۔ وہ اسے اٹھا کر واپس آیا اور اس نے اسے تنویر کے قریب رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کا جائزہ لینے لگا۔

''گڈ یہ تو عمرو عیار کی میڈیکل زنبیل ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر عمران نے تنویر کو دو مختلف انجکشن لگائے اور پھر اس کے سر کے زخموں کو صاف کر کے ان پر بینڈیج کر دی۔ اسی لمحے صفدر واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

''عمران صاحب یہ دیکھیں یہ ٹرانسمیٹر لیکن اس کی ساخت عجیب ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے چونک کر اس ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔

''اوہ اوہ یہ تو مونوٹایپ ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کی کال کسی کچر سے کیچ نہیں ہو سکتی۔ اوہ ویری گڈ''...... عمران نے اس کے ساتھ سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

''صفدر عمران بھی زخمی ہے تم ایسا کرو کہ پہلے اس کی بینڈ یج کر دو پھر کام ہوتا رہے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ارے نہیں اس کی ضرورت نہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسے کرو، ہمیں تمہاری زندگی اور صحت ہمیں سب سے زیادہ مطلوب ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کاش تم نے لفظ ہمیں کی بجائے مجھے کہہ دیا ہوتا تو بینڈ یج کی ضرورت ہی نہ پڑتی''...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ آیئے میں آپ کی بینڈ یج کر دوں''...... صفدر نے کہا۔

''کاش زخمی دل کی بھی بینڈ یج کسی طرح ہو جاتی''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے دزدیدہ نظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کی بینڈ یج جوتوں سے کی جا سکتی ہے اور چونکہ تم خاموش نہیں رہو گے اس لئے میں بھی کیپٹن شکیل کے ساتھ فائل تلاش کرنے جا رہی ہوں جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر کیپٹن شکیل گیا تھا۔ صفدر نے عمران کے سینے پر موجود زخموں کی نہ صرف بینڈ یج کر دی بلکہ اس نے عمران کی ہدایات کے مطابق اسے بھی دو مختلف انجکشن لگا دیئے۔

''اب کیا محسوس کر رہے ہو تنویر''...... عمران نے اپنی ٹریٹمنٹ سے فارغ ہوتے ہی تنویر سے پوچھا۔

''اب میں ٹھیک ہوں''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب یہ فائل یہ دیکھیں اس میں یہاں کے بارے میں سب کچھ موجود ہے''...... اچانک دور سے کیپٹن شکیل کی تیز آواز سنائی دی اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی آ رہی تھی اور کیپٹن شکیل نے قریب آ کر فائل عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے فائل کھولی، فائل میں باریک ٹائپ شدہ بیس پچیس صفحات تھے۔ عمران سرسری طور پر انہیں دیکھتا رہا۔ آخر میں ایک تہہ شدہ نقشہ بھی تھا۔

''ویری گڈ یہ واقعی اہم فائل ہے۔ اس میں اس جزیرے کے اندرونی راستوں، انتظامات اور دیگر تمام تفصیلات موجود ہیں۔ ویری گڈ، کہاں سے ملی ہے یہ فائل''...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی۔ میں نے سیف دریافت کر لیا اور سیف کھلا ہوا تھا''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس بارے میں مزید کوئی بات ہوتی دور سے سرنگ میں کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

''یہ ٹائیگر ہے''...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''باس کیڈو کی طرف سے ایک لانچ آ رہی ہے۔ اس میں دو آدمی سوار ہیں اور اس کا رخ اسی جزیرے کی طرف ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کتنی دور ہے ابھی''...... عمران نے پوچھا

''بس زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں پہنچ جائے گی''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''یہ یقیناً کنفرمیشن کے لئے آ رہے ہوں گے اور انہیں وہاں سکرین پر بھی چیک

کیا جا رہا ہو گا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تمہارے ساتھ جائیں گے۔ جب یہ لانچ اس دہانے کے قریب آئے تو تم نے ان دونوں کو زندہ پکڑ کر یہاں لے آنا ہے لیکن لانچ کو اس انداز میں ہک کرنا ہے کہ وہ سکرین پر نظر نہ آ سکے اور اگر ان کے ساتھ کوئی سامان یا اسلحہ وغیرہ ہو تو وہ بھی اٹھا لاؤ۔ بہر حال یہ خیال رکھنا کہ کرنل جوشن اور میجر جوگم انہیں سکرین پر پکڑے جاتے نہ دیکھ سکیں ورنہ وہ یہاں میزائلوں کی بارش کر دیں گے“ ...... عمران نے کہا تو ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور پھر سرنگ کی طرف بڑھ گئے۔

”اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ایسا اسلحہ یقیناً موجود ہو گا جس سے اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکے گا“ ...... جولیا نے کہا۔

”اس فائل میں تو کسی اسلحہ وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ شاید انہیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ یہاں بھی بھاری اسلحہ کسی کام آ سکتا ہے“ ...... عمران نے کہا۔

”پھر اسے کیسے تباہ کیا جائے گا“ ...... جولیا نے کہا۔

”ان لوگوں کو آنے دو۔ ان سے بات چیت کے بعد ہی کوئی صورت حال سمجھ میں آئے گی“ ...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد سرنگ میں کئی افراد کے قدموں کی آوازیں ابھریں تو عمران نے جولیا اور تنویر تینوں کی نظریں سرنگ کے دہانے کی طرف جم گئیں۔ چند لمحوں بعد صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے تو ان دونوں نے اپنے کاندھوں پر ایک ایک بے ہوش آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔

”ٹائیگر کہاں ہے“ ...... عمران نے پوچھا۔

”وہ لانچ کو ہک کر کے باہر ہی ٹھہرے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مزید لانچیں آ جائیں“ ...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک بڑے سے سیاہ رنگ کے تھیلے کو نیچے رکھا اور پھر کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو

اس نے فرش پر لٹا دیا۔ کیپٹن شکیل نے بھی اپنے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے لٹا دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کیپٹن فومانچو تھا۔ وہ اس وقت اس سے مل چکا تھا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت مہمان بن کر کیڈو پر گیا تھا۔

''کوئی پرابلم تو نہیں ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں ٹائیگر سمندر میں اتر گیا تھا۔ پھر لانچ جیسے ہی آہستہ آہستہ چیکنگ کرتی ہوئی غار کے دہانے پر پہنچی تو ٹائیگر نے اسے دہانے کے قریب دھکیل دیا اور ہم دونوں اچھل کر لانچ پر چڑھے اور یہ دونوں ایک ایک ضرب سے ہی بے ہوش ہو گئے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''بڑے عقلمند لوگ ہیں باقی ضربیں بچا لیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

''تھیلے کا سامان فرش پر ڈالو''...... عمران نے کہا اور صفدر نے تھیلے کو کھولا اور فرش پر الٹ دیا۔ اس میں میزائل گن، دو مشین گنیں اور ایک ٹرانسمیٹر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ گنوں کا فالتو میگزین تھا۔

'' اس فومانچو کو کرسی پر بٹھاؤ اور پھر بیلٹ سے اس کے ہاتھ باندھ دو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایات کی تعمیل شروع کر دی۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمرنا نے کہا تو صفدر نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل پہلے ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ فومانچو کا ساتھی ویسے ہی بے ہوشی کے عالم میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فومانچو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار

اچھل سا پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے۔

''تم تم زندہ ہو، یہ کون سی جگہ ہے''...... فومانچو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ہمیں پہچانتے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن کرنل جوشن نے تو بتایا تھا کہ تم ہلاک ہو چکے ہو اور اس نے تمہاری لاشیں سمندر میں تیرتی ہوئی خود دیکھی ہیں۔ پھر تم زندہ کیسے ہو گئے''...... فومانچو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم تو ایکریمی ہیں۔ کیا تمہیں پاکیشیائی نظر آرہے ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میجر جوگم نے بتایا تھا کہ تم ایکریمی میک اپ میں ہو۔ تمہاری تعداد بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے برابر ہے اور پھر اس نے سکرین پر تم میں سے دو کے میک اپ بھی ادھڑے ہوئے دیکھے تھے''...... فومانچو نے جواب دیا۔

''تم یہاں کیا کرنے آئے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں تمہاری لاشوں کو چیک کر کے کنفرم کرنے آیا تھا تاکہ ٹرانسمیٹر پر کرنل جوشن کو اطلاع دے سکوں لیکن یہ کون سی جگہ ہے''...... فومانچو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ واگ جزیرہ ہے اور اب میری بات غور سے سن لو۔ تم ریڈ آرمی کے عام ملازم ہو اور اس برے اور بھیانک کھیل میں شریک نہیں ہو جس کھیل میں کرنل جوشن اور میجر جوگم شامل ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم خواہ مخواہ مارے جاؤ۔ کرنل جوشن اور میجر جوگم نے بین الاقوامی تنظیم ڈولفن کے ساتھ سازش کر کے اس جزیرے کے اندر پریس سیکشن بنایا ہوا ہے جس میں جعلی کرنسی چھپتی ہے اور باچان حکومت کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے تمہارے ڈیفنس سیکرٹری کو کال کر کے ساری صورت حال بتا

دی ہے۔وہ یہاں پہنچنے والے ہیں۔ان کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے اعلیٰ افسران بھی ہوں گے۔اس کے بعد تم خود جانتے ہو کہ کیا ہو گا اس لئے اب تم بتاؤ کہ تم اس چکر میں ملوث ہونا چاہتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا ناں میں دو ٹوک جواب دو''...... عمران نے کہا۔

''مم میرا کسی چکر سے کیا تعلق، میں تو ملازم ہوں لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔کرنل جوشن کبھی کسی مجرم تنظیم کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا''...... فومانچو نے جواب دیا۔

''تم ٹرانسمیٹر اٹھاؤ اور کرنل جوشن کو ہماری لاشوں کے بارے میں کنفرم کر دو۔ اس کے ساتھ ہی اسے بتا دو کہ یہاں کا خفیہ راستہ اوپن ہو چکا ہے اور تم اندر جا کر سب کچھ دیکھ چکے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں میں کرنل جوشن سے غلط بیانی نہیں کر سکتا۔وہ میرا کورٹ مارشل کرا دے گا''...... فومانچو نے کہا۔

''او کے پھر تم چھٹی کرو۔صفدر اس کی گردن توڑ دو''...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور صفدر تیزی سے فومانچو کی طرف بڑھا۔

''رک جاؤ، رک جاؤ کیا تم میری ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرا سکتے ہو''...... فومانچو نے کہا۔

''وہ یہاں آ رہے ہیں پھر تم خود ہی ان سے بات کر لینا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے کراؤ میری بات، میں تیار ہوں لیکن اگر انہوں نے مجھے واپس بلا لیا تو پھر''...... فومانچو نے کہا۔

''تو پھر تم واپس چلے جانا البتہ تمہارا یہ ساتھی یہاں رہے گا۔تم اس کے بارے میں کوئی بہانہ بھی کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے، میں تیار ہوں''...... فومانچو نے کہا۔

''اس کے ہاتھ کھول دو اور ٹرانسمیٹر اسے دے دو''...... عمران نے کہا اور صفدر

نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیلٹ کھول دی اور پھر وہ ٹرانسمیٹر اٹھانے ہی لگا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

''کرنل جوشن خود کال کر رہا ہے شاید''...... عمران نے کہا اور فومانچو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو میجر جوگم کالنگ اوور''...... بٹن آن ہوتے ہی میجر جوگم کی خصوصی آواز سنائی دی۔

''لیس سر میجر فومانچو اٹنڈنگ یو اوور''...... فومانچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے رپورٹ نہیں دی اور تمہاری لانچ بھی سکرین پر نظر نہیں آ رہی کہاں ہو تم اوور''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''میں اس وقت واگ جزیرے کے اندر موجود ہوں سر''...... یہاں ایک سرنگ کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ میں اس کے اندر آیا تو یہ مشین روم ہے، میں اسے دیکھ رہا تھا کہ کال آ گئی اوور۔ میجر فومانچو نے کہا۔

''تمہارا ساتھی کہاں ہے اوور''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ وہ دہانے میں چھلانگ لگاتے ہوئے پیر پھسلنے سے نیچے گر گیا تھا اور ہلاک ہو گیا اوور''...... میجر فومانچو نے جواب دیا۔

''تمہاری لانچ کہاں ہے اوور''...... اس بار دوسری طرف سے کرنل جوشن نے پوچھا۔

''اسے میں نے ایک کھاڑی میں ایک پتھر کے ساتھ ہک کر دیا ہے سر اوور''...... میجر فومانچو نے کہا۔

''ان پاکیشیائیوں کی لاشوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے، اوور''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''صرف ایک لاش جزیرے کی ایک کھاڑی میں پھنسی ہوئی موجود ہے سر اور کوئی

لاش نہیں نظر آئی اوور''...... فومانچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر فومانچو نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر آف کیا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ سنائی دی اور میجر فومانچو کرسی سمیت نیچے فرش پر گر گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ میجر فومانچو نہ صرف لاش میں تبدیل ہو چکا تھا بلکہ اس کا جسم بھی سیاہ ہو چکا تھا۔

''ویری بیڈ، یہ لوگ تو واقعی بے رحم قاتل بن چکے ہیں''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ اسے ہلاک کرنے پر مجبور تھے عمران صاحب کیونکہ اس نے ان کا راز اوپن کر دیا تھا''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا خیال ہے کہ اب کرنل جوشن خود یہاں آئے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ یہاں آ کر کیا کرے گا''...... جولیا نے کہا۔

''وہ مونو ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں رہا کہ باچانی حکومت کے اعلیٰ حکام کو یہاں بلا کر یہ سب کچھ دکھایا جائے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم یہ کیسے ثابت کرو گے کہ کرنل جوشن اس میں ملوث ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں تمہاری بات درست ہے۔ پہلے اسے پکڑنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ یہاں آئے گا تو اسے پکڑیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ یا میجر جوگم دونوں میں سے کوئی لازماً آئے گا اور یہیں آئے

گا''...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر سرنگ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''میرا خیال ہے کہ ٹائیگر کرنل جوشن کے ہیلی کاپٹر کی آمد کی خبر لا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''خدا کرے ایسا ہی ہوتا کہ اس عذاب مشن سے تو جان چھوٹے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''باس ہیلی کاپٹر آ رہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو اچھا ہے۔ یہاں سے نکلنے کی اللہ تعالیٰ سبیل پیدا کر رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''سب لوگ سائیڈوں پر ہو جاؤ تاکہ کرنل جوشن یا میجر جوگم یا دونوں اطمینان سے اندر داخل ہو سکیں''...... عمران نے کہا۔

''باس وہ اندر گیس بھی تو فائر کر سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ تمہاری طرح سائنس دان نہیں ہیں کہ لاشوں کو گیس سے بے ہوش کرتے پھریں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار جھینپ سا گیا۔

''عمران صاحب اگر یہ کرنل جوشن یہاں آئے تو پھر اس کا کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''فی الحال بے ہوش کرنا ہے پھر دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ بے ہوش پڑا ہوا آدمی اور میجر فوما نچو کی لاش دھماکے کی وجہ سے اچھل کر ایک طرف پڑی ہوئی تھی اس لئے انہیں ہٹانے کی ضرورت نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں قدموں کی آوازیں سرنگ میں سے آتی ہوئی سنائی دیں۔ یہ دو آدمیوں کی آوازیں تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دہانے کی سائیڈوں میں دیواروں سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔

قدموں کی آوازیں قریب آئیں اور پھر یکلخت رک گئیں۔

''میجر جوگم مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اندر کوئی موجود ہے''...... اچانک کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

''سر اس میجر فوما نچو کی لاش پڑی ہوئی ہو گی''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''اوہ ہاں واقعی شاید اسی لئے مجھے احساس ہوا ہے''...... کرنل جوشن کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی قریب ہی کھڑے ہوئے تھے۔ پھر قدموں کی آوازیں آگے بڑھنے لگیں اور چند لمحوں بعد کرنل جوشن اور اس کے پیچھے میجر جوگم دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ان پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور کمرہ انسانی چیخوں اور پھر کرنل جوشن اور میجر جوگم کے فرش پر گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے انہیں اس انداز میں اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا تھا کہ وہ گرنے کے دوران ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر وہ دونوں ہی ان دونوں پر تیزی سے جھکے اور ان کے کاندھوں اور سروں پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے تیزی سے مخصوص انداز میں ان کے سروں کو جھٹکے دیئے تو دونوں کے انتہائی تیزی سے مسخ ہوتے ہوئے چہرے دوبارہ نارمل ہونے شروع ہو گئے۔

''ٹائیگر تم باہر جا کر چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر پائلٹ باہر موجود ہو۔ اسے بے ہوش کر کے اٹھا لانا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔

''ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا دو اور یہاں کہیں رسیاں موجود ہوں گی ان سے ان دونوں کو اچھی طرح باندھ دو۔ یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں۔ یہ اچانک حملے کی وجہ سے مار کھا گئے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’توبہ کس قدر طویل جدوجہد کرنا پڑی ہے ان کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لئے‘‘...... جولیا نے بھی عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔

’’چیف کو رنگے ہاتھوں پکڑنا آسان نہیں۔ اپنے چیف کو بھی پکڑنے کی ٹرائی کر دیکھو‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’چیف ایکسٹو سے اس کا کیا مقابلہ اور سنو آئندہ ایسی مثالیں دے کر چیف کی توہین نہ کیا کرو سمجھے‘‘...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’چیف کی توہین، حیرت ہے، توہین تو اس کی ہوتی ہے جس کی کوئی عزت ہوتی ہے، چیف کی تو‘‘...... عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ گیا ورنہ جولیا کا گھومتا ہوا بازو اس کی گردن پر پڑتا۔

’’یہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے‘‘...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’تم باتیں نہ کر کے کیا حاصل کر لیتے ہو جو میں باتیں کر کے حاصل کر لوں گا‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوبارہ آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔

’’ہیلی کاپٹر خالی ہے باس‘‘...... ٹائیگر نے اندر آ کر کہا۔

’’ٹھیک ہے پھر بھی تم باہر ہی ٹھہرو ورنہ تمہیں بھی اپنے چیف کی توہین پر غصہ آ جائے گا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

’’تم باز نہیں آ سکتے بکواس کرنے سے‘‘...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’آ سکتا ہوں بلکہ اس کے بعد بکواس تو ایک طرف سرے سے بات کرنے کو ہی میری زبان ترس جائے گی‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’اگر ہے تو ایسا کون سا طریقہ ہے جس سے تم بکواس سے باز آ سکو مجھے

بتاؤ''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس پوری دنیا میں مردوں کو خاموش کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہی صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے والا طریقہ''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا آپ ہی خاموش ہو جائیں۔ عمران صاحب کو تو خاموش کرانا ناممکن ہے''...... صفدر نے کرنل جوشن کو باندھ کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''جس طرح تمہارا خطبہ نکاح یاد کرنا ناممکن ہو چکا ہے چلو میری خاطر نہ سہی تنویر کی خاطر ہی یاد کر لو''...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

''کیا کیا مطلب میری خاطر کیا مطلب ہوا''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''ایک بار یاد کر لے کسی طرح بھی پھر دیکھیں کام کس کے آتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہو اور بس''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم خود بتاؤ تنویر کی موجودگی میں اور میں کیا کر سکتا ہوں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اسی لئے زندہ بھی ہو۔ یہ ذہن میں رکھنا''...... تنویر نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

''فضول باتیں مت کیا کرو تنویر''...... جولیا نے تنویر پر آنکھیں لگاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ بھلا عمران کے بارے میں ایسے ریمارکس کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

''عمران صاحب اب انہیں ہوش میں لایا جائے''...... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔ وہ شاید اب اس موضوع کو بدلنا چاہتا تھا۔

''نہیں انہیں ابھی بے ہوش رہنے دو پہلے ہم یہاں کی مکمل تلاشی لیں گے پھر انہیں ہوش میں لے آئیں گے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

☆

باچان کے ڈیفنس سیکرٹری اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ انہوں نے سر اٹھا کر ایک نظر انٹر کام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیے۔

''یس''...... ان کے لہجے میں خاصی سختی تھی کیونکہ جب وہ اہم کاموں میں مصروف ہوں تو ان کے حکم کے مطابق انہیں کسی طرح بھی ڈسٹرب نہیں کیا جاتا تھا۔

''سر پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کی ٹرانسمیٹر کال موصول ہو رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے اس کی کال فوری طور پر اٹنڈ نہ کی تو باچان کے انتہائی اہم جزیرہ کیڈو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے''...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''علی عمران اوہ لے آؤ ٹرانسمیٹر''...... ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھے۔ ایک بار باچانی حکومت نے ایک انتہائی اہم مشن پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے علی عمران اور اس کے ساتھی کو بھیجا گیا تھا لیکن جب ڈیفنس سیکرٹری اس عمران سے ملے تو وہ بے حد پریشان ہوئے کیونکہ وہ انہیں ایک احمق اور مسخرے نوجوان سے زیادہ کچھ اور نظر نہ آ رہا تھا۔ چونکہ ان کے ذاتی تعلقات پاکیشیا کی وزارت خارجہ کی سیکرٹری سر سلطان سے تھے اور سر سلطان کے ذریعے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے خصوصی درخواست کی گئی تھی اس لئے انہوں نے سر سلطان سے اس عمران کے بارے میں بات کی تو سر سلطان نے انہیں یقین دلایا کہ عمران ان کا پرابلم حل کر دے گا اور پھر وہی ہوا۔ عمران نے انتہائی حیرت انگیز ذہانت اور کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند روز میں ہی وہ مشن مکمل کر لیا جو

باچانی حکومت کے لئے نہ صرف انتہائی پریشان کن بلکہ تقریباً لاتحل مسئلہ بنا ہوا تھا۔تب سے ڈیفنس سیکرٹری اس کے بے حد مداح ہو گئے تھے۔اس کے بعد بھی کئی بار عمران سے ان کی ملاقات ہوئی تھی اور وہ اس کے مزاج اور افتادِ طبع کو سمجھ گئے تھے لیکن وہ اس کی کارکردگی اور ذہانت کے تہہ دل سے قائل تھے۔یہی وجہ تھی کہ جب انہیں بتایا گیا کہ علی عمران کی ٹرانسمیٹر کال ہے تو وہ فوراً کال اٹنڈ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

"کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اس عمران کا کیڈو سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک ان کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں یاد آ گیا تھا کہ انہیں حکومت کے ایک خفیہ ادارے سے رپورٹ ملی تھی کہ کوئی بین الاقوامی مجرم تنظیم جزیرہ کیڈو کے سلسلے میں کام کر رہی ہے اور انہوں نے کرنل جوشن کو خصوصی میٹنگ میں کال کر کے اسے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس سلسلے میں کام کرے۔اس کے بعد وہ غیر ملکی دورے پر چلے گئے تھے اور ان کی واپسی آج ہی ہوئی تھی۔اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے انتہائی مودبانہ انداز میں سلام کر کے ٹرانسمیٹر ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔جب وہ نوجوان کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ڈیفنس سیکرٹری باچان فرام دس اینڈ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس سٹارٹ اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی اور شگفتہ آواز سنائی دی تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔وہ سمجھ گئے تھے کہ چونکہ انہوں نے اپنے

فقرے کے آخر میں فرام دس اینڈ کہا ہے اس لئے عمران نے اینڈ کے متبادل سٹارٹ کالفظ کہہ دیا ہے۔

''کیا بات ہے عمران صاحب آپ نے کیوں کال کی ہے، اوور''...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''جناب آپ حکومت کے بہت بڑے افسر ہیں اور مجھے بڑے بڑے افسروں سے بات کرنے کا بڑا شوق ہے تاکہ کل میں اپنے ملنے والوں پر رعب ڈال سکوں کہ میری بات ہمیشہ بڑے بڑے افسروں سے ہوتی ہے۔ ویسے بھی ایسا کیمرہ ایجاد نہیں ہوا کہ بات چیت کے ساتھ ساتھ اتنے فاصلے کے باوجود ہم دونوں کا اکٹھا فوٹو بھی کھینچ جاتا تو پھر تو بڑا پختہ ثبوت ہوتا اور میں اس فوٹو کو فریم کرا کر اپنے ڈرائنگ روم میں لٹکا سکتا اوور''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

''عمران صاحب میں اپنی غلطی پر معذرت چاہتا ہوں۔ واقعی مجھے اس انداز میں نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔ اوور''...... ڈیفنس سیکرٹری نے فوراً ہی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کئی بار عمران سے مل چکے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے معذرت خواہانہ انداز نہ اپنایا تو عمران کی زبان روکنا کم از کم ان کے بس کی بات نہ رہے گی اور چونکہ عمران نے کیڈو اور نقصان کا حوالہ دیا تھا اس لئے وہ کال ختم بھی نہ کرنا چاہتے تھے۔

''پھر تو واقعی آپ بہت بڑے بلکہ عظیم آدمی ہیں ورنہ ہمارے ملک میں تو بڑے افسر معذرت کا لفظ ہی مدتوں پہلے بھول چکے ہیں۔ بہرحال آپ کا وقت بے حد قیمتی ہے سنا ہے کہ سونے کے بھاؤ بھی مل جائے تب بھی قیمت پوری نہیں ہو سکتی اس لئے اب میں اصل بات پر آ رہا ہوں اور اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ بذات خود کیڈو کے قریب واگ جزیرے پر تشریف لے آئیں تو اس سے نہ صرف باچان کا بھلا ہو گا ہو سکتا ہے کہ آپ کا بھی ساتھ ہی بھلا ہو جائے ورنہ پھر مجھے باچان کے پرائم منسٹر

صاحب کو بطور مہمان خصوصی یہاں بلانا پڑے گا اوور“ ...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا کیا مطلب واگ جزیرے پر کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں واگ جزیرہ کیڈو کے قریب تو ہے لیکن وہ تو غیر آباد جزیرہ ہے اوور“ ...... ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”اس وقت میں اس جزیرے سے آپ کو کال کر رہا ہوں اور اگر میری یہاں موجودگی کے باوجود آپ اسے غیر آباد کہنے پر مصر ہیں تو پھر یہاں ریڈ آرمی کا چیف کرنل جوشن اور اس کا ساتھی اور کیڈو کا مشین روم انچارج میجر جوگم بھی موجود ہے اوور“ ...... عمران نے کہا۔

”کرنل جوشن بھی واگ جزیرے پر موجود ہیں کیوں، اس سے بات کرائیں اوور“ ...... ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”سوری جناب وہ اس وقت بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اور دوسری بات یہ بھی سن لیں کہ ریڈ آرمی آپ کے تحت ہے اور بالآخر آپ اس کے ذمہ دار بنتے ہیں اور اگر یہ بات پرائم منسٹر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں براہ راست پہنچ گئی کہ کرنل جوشن کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے آلہ کار بن کر کام کر رہے ہیں تو آپ خوف سوچ لیں کہ کیا نتائج نکل سکتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ خود یہاں تشریف لے آئیں اور سب کچھ خود ملاحظہ کر لیں۔ اس کے بعد آپ جانیں اور حکومت باچان۔ اوور“ ...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری کی پیشانی پر یکلخت شکنوں کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔

”کرنل جوشن اور مجرم تنظیم کا آلہ کار وہ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور پھر حکومت باچان کے مفادات تو کیڈو جزیرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ واگ جیسے جزیرے سے حکومت باچان کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اوور“ ...... ڈیفنس سیکرٹری نے

انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’یہی دلچسپی تو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔ سر اگر آپ نہیں آ سکتے تو مجھے بتا دیں لیکن پھر آپ مجھ سے گلہ نہیں کریں گے۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہوا کیا ہے۔ کچھ بتائیں تو سہی اوور‘‘...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

’’تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں ہے البتہ آپ کی تسلی کے لئے اتنا بتا دیتا ہوں کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن جو جعلی کرنسی چھاپتی ہے اس نے اسرائیل سے مل کر پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کی ہے۔ ڈولفن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انتہائی جدید ترین مشینری سے کسی بھی ملک کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے جسے جعلی ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسرائیل نے یہ سازش اس لئے کی کہ ڈولفن کے ذریعے پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر اسے پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر اسے پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک میں پھیلا کر ان کی معیشت جام کر دی جائے۔ چونکہ ڈولفن زیادہ تر ایکریمیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپتی تھی اس لئے اس نے اپنے پریس سیکشن کو بچانے کے لئے اسے پہلے کیڈو پر رکھا ہوا تھا لیکن جب کیڈو پر باچان نے قبضہ کیا تو انہوں نے یہ پریس سیکشن واگ منتقل کر دیا کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ کسی کو شبہ بھی نہ ہو سکے گا کہ باچان میں بھی ایسی حرکت کی جا سکتی ہے لیکن باچان میں ریڈ آرمی اسے بہرحال ٹریس کر لیتی اس لئے انہوں نے کرنل جوشن کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اور اس طرح انہوں نے واگ جزیرے پر خفیہ طور پر اپنا پریس سیکشن قائم کر لیا اور کرنل جوشن نے کیڈو کے حفاظتی انتظامات کو واگ تک پھیلا کر اسے بھی محفوظ کر لیا۔ پاکیشیا کو اطلاع ملی تو میں ٹیم لے کر یہاں پہنچا۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ باچان حکومت اس میں ملوث نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے اپنے طور پر کام شروع کر دیا اور اب یہ مشن اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ میں چاہتا تو اس پورے جزیرے کو تباہ کر دیتا

لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس طرح باچان اور پاکیشیا کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور انتہائی قریبی اور دوستانہ تعلقات میں فرق آ سکتا ہے اس لئے میں نے اسے بھی تباہ نہیں کیا اور کرنل جوشن کو بھی ہلاک نہیں کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بھی سر سلطان کی طرح انتہائی اصول پسند ہیں اس لئے میں نے براہ راست آپ سے بات کی ہے کہ آپ آئیں اور یہ سارا سیٹ اپ خود دیکھ لیں۔ اس کے بعد آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ اگر آپ کو ہم سے کوئی خطرہ ہو تو آپ بے شک ملٹری انٹیلی جنس کے مسلح افراد کو ساتھ لے آئیں۔ اوور''...... عمران نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بگڑ سا گیا۔

''اوہ اوہ ویری بیڈ، رئیلی ویری بیڈ، سب کچھ ہوتا رہا اور میں بے خبر رہا، اوہ رئیلی ویری بیڈ، میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کرنل جوشن جیسا آدمی بھی اس قدر بھیانک سازش میں ملوث ہو سکتا ہے اور یہ خوفناک کام باچان کی سرزمین پر ہو رہا ہے۔ اوہ عمران صاحب میں تو کیا پوری باچانی حکومت آپ کی بے حد مشکور رہے گی ورنہ ہمارے تعلقات نہ صرف ایکریمیا، یورپ بلکہ پورے اسلامی ممالک سے خراب ہو جاتے اور باچان کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھانے پڑتے۔ میں واگ پہنچ رہا ہوں۔ آپ میرا انتظار کریں۔ پلیز اوور''...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

''آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اس لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ بہر حال آپ تشریف لے آئیں میں ملزم ثبوتوں کے ساتھ آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں، اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر انہوں نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا تاکہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو کال کر کے ہیلی کاپٹر اور مسلح افراد کا فوراً بندوبست کر سکیں۔

☆

عمران صاحب ڈولفن اور اسرائیل کا یہ سیٹ اپ تو نا کام ہو گیا لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ یہی کام کسی اور ملک میں نہیں کریں گے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں سے فارغ ہو کر ہمیں بہر حال اس ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرنا پڑے گا''...... جولیا نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ابھی ہمارا مشن مکمل نہیں ہوا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے خدا خدا کر کے یہ طویل مشن مکمل ہونے کے قریب پہنچا ہے اور تم بدشگونی کی باتیں کر رہے ہو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''کیا مطلب کیسی بدشگونی''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس قدر طویل بھاگ دوڑ اور اٹھک بیٹھک کے بعد یہ مشن مکمل ہونے کے قریب آیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ابھی مشن مکمل نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہارا چیف مجھے وہ چھوٹا سا چیک بھی دینے سے انکار کر دے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم فکر مت کرو۔ میں چیف سے سفارش کر دوں گی۔ اس مشن کا چیک تمہیں دے دیا جائے گا''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر تمہاری سفارش چیف مانتا ہے تو پھر پلیز دو چیک لے دو۔ دوسرا مشن میں یہیں بیٹھے بیٹھے مکمل کر دیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''دوسرا مشن کیا مطلب دوسرا مشن تو ڈولفن کے خلاف ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر

ایکریمیا میں ہے یہاں تو نہیں ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پہلے تم وعدہ کرو، پھر آگے بات ہو گی“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میرا وعدہ کہ اگر تم ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دو تو دوسرا چیک میں تمہیں دلا دوں گی اور اگر چیف نے نہ دیا تو میں خود دے دوں گی“...... جولیا نے کہا۔

”تمہارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

”کیا مطلب تمہیں اس سے کیا“...... جولیا نے چونک کر کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”اگر تمہارا چیک واپس آ گیا تو پھر میں اس چیک کا کیا کروں گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”کیسے واپس آئے گا، تم اب چکر نہ چلاؤ سیدھی بات کرو“...... جولیا نے کہا۔

”مس جولیا عمران صاحب کو یہاں سے ایک ڈائری بھی ملی ہے جو یہاں کے پریس سیکشن کے ایک سیف میں موجود تھی، اس ڈائری میں یقیناً ڈولفن کے بارے میں اہم معلومات موجود ہوں گی اس لئے عمران صاحب یہاں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل کرنے کی بات کر رہے ہیں آپ خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یار ایک تو تم جب بھی بولتے ہو میرا نقصان ہی کرتے ہو۔ کیا ضرورت تھی تمہیں بولنے کی۔ جیسے پہلے خاموش رہتے ہو اب بھی خاموش رہ جاتے تو کیا بگڑ جاتا۔ کم از کم جولیا کے دستخط ہی مل جاتے کیونکہ ظاہر ہے رقم تو اب اتنی نہ ہو گی جتنی مجھے چاہئے میں اس چیک کو فریم کرا کر اپنے فلیٹ میں ہی لٹکا دیتا“...... عمران نے کہا تو اس بار سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''میں تمہیں ویسے ہی دستخط کر کے دے دیتی ہوں''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تنویر سے پوچھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مجھے گولی مار دے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں میں کیوں گولی ماروں گا، تم ایک لاکھ دستخط کرا لو''...... تنویر نے جواب دیا۔

''عمران صاحب کا مقصد تو نکاح نامے پر دستخطوں سے ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''تب گولی تو کیا میزائل ماروں گا''...... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''عمران صاحب، کیا اس ڈائری میں واقعی ڈولفن کے بارے میں معلومات موجود ہیں''...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے یہ بات کی تھی۔

''ہاں ورنہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری کو کال کرنے سے پہلے اس کرنل جوشن کو ہوش میں لا کر اس سے ڈولفن کے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا لیکن یہ ڈائری ملنے کے بعد اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اس ڈائری میں ایسی معلومات موجود ہیں کہ اگر یہ ڈائری حکومت ایکریمیا تک پہنچ گئی تو اس کی ایجنسیاں اس تنظیم کا مکمل طور پر خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گی کیونکہ حکومت ایکریمیا ہم سے زیادہ اس تنظیم کے خاتمے کی خواہشمند ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس قدر اہم ڈائری یہاں کس نے رکھی ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''ڈائری کے اندراجات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا انچارج سائمن ڈولفن کے بانی ممبران میں سے تھا اور اسے اس بارے میں مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل

تھیں اور چونکہ وہ فطری طور پر ڈائری رکھنے کا عادی تھا اس لئے اس نے اس ڈائری میں وہ تمام معلومات درج کر دیں۔ دوسری بات یہ کہ سائمن کے کبھی تصور میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ یہاں اس ڈائری تک کوئی دوسرا آدمی بھی پہنچ سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''ڈیفنس سیکرٹری تو نجانے کب یہاں پہنچے گا اب اس سے پہلے کم از کم کرنل جوشن کو تو ہوش میں لے آئیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں اگر اسے پہلے ہوش میں لایا گیا تو یہ کوئی نہ کوئی کہانی سوچ لے گا لیکن جب اچانک اسے ہوش میں آتے ہی ڈیفنس سیکرٹری نظر آئے گا تو پھر نفسیاتی طور پر یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا اور ویسے بھی اسے یا میجر جوگم کو ہوش میں لا کر ہم نے ان سے کیا معلوم کرنا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اسی طرح بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ سرنگ میں ٹائیگر کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اسے باہر بھیج دیا تھا تاکہ جب ڈیفنس سیکرٹری کا ہیلی کاپٹر آتا دیکھے تو وہ انہیں اطلاع کر سکے اور اس کی آمد بتا رہی تھی کہ وہ یہی اطلاع دینے آ رہا ہے۔

''باس ہاکاڈو کی طرف سے باچان ملٹری کے تین ہیلی کاپٹر واگ کی طرف آ رہے ہیں''...... ٹائیگر نے اندر آ کر کہا۔

''اوکے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر موجود ماسک اتار دیا۔

''ہم بھی اتار دیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں تم نے ان کے سامنے اصل شکلوں میں نہیں آنا ورنہ سیکرٹ سروس سیکرٹ نہیں رہے گی اور دوسری بات یہ کہ سوائے ٹائیگر کے تم سب نے یہیں رہنا ہے میں

نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک معمولی سے ڈیفنس سیکرٹری کا استقبال کرے۔ میرا کیا ہے میں تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہوں اور بے چارہ ٹائیگر تو کرائے کا سپاہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔

☆

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ایک روز پہلے ٹیم کے ساتھ ڈولفن کا مشن مکمل کر کے واپس آیا تھا اور آج دانش منزل آیا تھا۔

''عمران صاحب اس بار تو آپ کو بہت وقت لگ گیا اس مشن کو مکمل کرتے ہوئے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ اکیلا مشن چار مشنوں کے برابر تھا اس لئے ایک کی بجائے اب تم نے مجھے چار چیک دینے ہیں''...... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو آپ کو ایک چیک بھی نہیں مل سکتا''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب کیا جولیا نے کہا ہے کہ میں نے مشن مکمل نہیں کیا''...... عمران نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

''اس نے بتایا ہے کہ اس قدر طویل عرصہ اس مشن کی تکمیل میں اس لئے لگ گیا ہے کہ آپ کے پاس مارکوتھم ریز کا توڑ ہی نہیں تھا۔ جو توڑ کر کے آپ نے مشن مکمل کیا ہے وہ توڑ سرداور نے آپ کو بتایا تھا اس لئے چیک اگر ملنا بھی چاہئے تو سرداور کو ملنا چاہئے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سوچ لو میں نے بڑی مشکل سے تمہاری عزت بنا رکھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب اس میں عزت کا کیا سوال آ گیا''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا

''جو چیک تم دو گے اس سے سرداور کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے کنجوش واقع ہوئے ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''میری عزت کی بجائے آپ کی عزت کو البتہ ضرور خطرہ لاحق ہو جائے

گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا وہ کیسے''...... اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''سر داور کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کتنی تنخواہ پر کام کرتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''بات تو تمہاری ٹھیک ہے چلو ایسا کرو کہ تم ایک بڑا چیک انہیں بھیج دو اور ایک چھوٹا چیک مجھے دے دو۔ میرا وعدہ کہ سر داور کو ملنے والا چیک کیش نہیں کراؤں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر داور والا چیک آپ کو کیسے مل جائے گا۔ وہ تو سر داور کے نام ہی ہو گا کیونکہ انہوں نے مارکو تھم ریز کا توڑ بتایا تھا''...... بلیک زیرو بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

''اگر میں سوپر فیاض اور ڈیڈی سے وصولی کر سکتا ہوں تو بے چارے سر داور کس قطار میں آتے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو نے ہنسنے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''واقعی آپ چاہیں تو وہ چیک کیا اس سے بڑا دوسرا چیک بھی ان سے وصول کر سکتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے عمران صاحب ڈولفن کے بارے میں اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جولیا نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ آپ نے وہاں سے کوئی ایسی ڈائری حاصل کی ہے جس میں ڈولفن کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہیں''...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ جولیا کو تم نے مخبر رکھا ہوا ہے شاید''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا، ظاہر ہے غصہ مصنوعی تھا۔

''وہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ مجھے مشن کے

بارے میں تفصیلی رپورٹ دے۔ اس میں مخبری والی کون سی بات ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے سوچا تھا کہ اس ڈائری کا حکومت ایکریمیا سے باقاعدہ سودا کروں گا تاکہ سلیمان پاشا کا ادھار کچھ کم ہو سکے لیکن جولیا نے یہ بتا کر میرا سارا منصوبہ ہی ختم کر دیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیے۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں موجود ہے''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''اگر سلطان فیاضی کے موڈ میں ہیں یعنی خلعت اور جاگیریں بخشنے کے موڈ میں ہیں تو عمران موجود ہے اور اگر سلطان کو جلال آ رہا ہے اور جلاد کو حاضر کر رکھا ہے تو پھر عمران موجود نہیں ہے''...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اس وقت تو واقعی خلعت اور جاگیروں والا ہی مسئلہ ہے''...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ارے پھر تو عمران نہ صرف موجود ہے بلکہ فرشی سلام بھی عرض کر رہا ہے''...... عمران نے جلدی سے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''ایکریمیا کے چیف سیکرٹری کا فون آیا ہے۔ تم نے جو ڈائری انہیں بھجوائی تھی انہوں نے اس پر فوری کارروائی کی ہے اور ڈولفن کا سیٹ اپ ختم کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کا کہنا ہے کہ حکومت ایکریمیا اس پر نہ صرف حکومت پاکیشیا کی ممنون ہے بلکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بھی بے حد ممنون ہے اور وہ اس سلسلے میں باقاعدہ تھینکس کا سرکاری لیٹر بھی بھجوا رہے ہیں سر سلطان نے مسکراتے

ہوئے کہا“......

”صرف تھینکس کا لیٹر، کیا زمانہ آ گیا ہے، میں سمجھا تھا کہ ایکریمیا کی ایک دو ریاستیں الاٹ کر دیں گے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”حکومت باچان کی طرف سے بھی تھینکس کا لیٹر پہنچ چکا ہے اور ڈیفنس سیکرٹری نے خصوصی طور پر تمہارا شکریہ ادا کیا ہے“...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”لیکن ان تھینکس کے لیٹرز سے آغا سلیمان پاشا کا ادھار تو اترنے سے رہا۔ ادھر سیکرٹ سروس کے چیف صاحب چیک دینے سے انکاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مشن پورا کرنے کے لئے نسخہ تو سرداور نے بتایا ہے اس لئے چیک بھی انہیں ہی مل سکتا ہے میں تو ناکام رہا ہوں“...... عمران نے ایک طرح سے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ پھر تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میری کیا مجال ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے کام میں مداخلت کر سکوں، اب تمہاری قسمت“...... سر سلطان نے کہا اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ بھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

”جہاں سلطان بے بس ہو جائے وہاں پر ملکہ عالیہ ہی کام کر سکتی ہیں اس لئے اب ملکہ عالیہ کے دربار میں ہی فریاد کرنا پڑے گی“...... عمران نے شکست بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ تو شاید کچھ نہ کر سکے البتہ اگر تم اپنی اماں بی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی شکایت کر دو تو پھر دیکھنا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا حشر“...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیرو

دونوں ایک بار پھر ان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمبر تو بعد میں آئے گا پہلے شکایت لگانے والے کی شامت آ جائے گی کہ وہ گیا کیوں تھا وہاں کافروں کے ملک میں''...... عمران نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے سر سلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''بہر حال میں تو مشورہ ہی دے سکتا تھا اب تمہاری مرضی، اللہ حافظ''...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''سر سلطان بھی آج موڈ میں تھے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے تعریف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی، کی گئی ہے۔ اور وہ حکومت کی طرف سے اس کے انچارج ہیں۔ اس لیے اصل تعریف تو ان کی ہوئی ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے بھی ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد